مست بوندی فیض عالم راز داں، راز ضمیر

راہ نمائے پیر کامل بے کساں راہ گیر

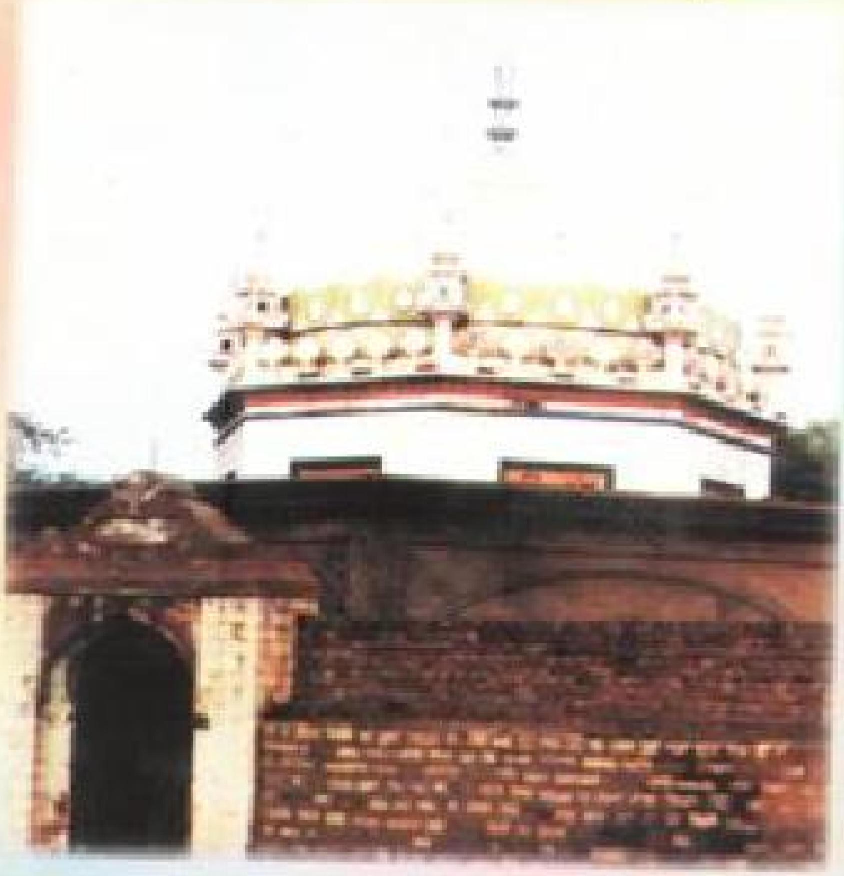

ریاض الاویسیہ

بر حالات

حضرت محمد عظیم عرف میاں بوندی

از

حضرت [illegible] معین الدین [illegible]

صاحبزادہ شاہ سلطان اویسی قادری

سجادہ نشین آستانہ عالیہ [illegible] شریف

www.soonvalley.com

شجرہ شریف

www.soonvalley.com™

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ربنا غفر؟ جناب کبریا کے واسطے ۔ عافنا ذات محمد مصطفیٰ کے واسطے

بخش عصیانم بطفیل حضرت خواجہ اویس ۔ نفس رحماں قطب حق فرد انخفیا کے واسطے

کرکرم در جہاں بطفیل پیر دستگیر ۔ شیخ عبدالخالق نوری الہدیٰ کے واسطے

دین محکم کر طفیل پر محکم الدین شہید ۔ صاحب میری جازی الشبب راہنما کیواسطے

بخش گنج کر دور رنج ایں صاحب گنج کیلئے ۔ محمد عظیم حافظ دے پٹ پیر سخا کے واسطے

در دین و دنیا شاد کن از غم مرا آزاد کن ۔ المست بوندی مظہر نور خدا کے واسطے

دین و دنیا کا وسیلہ دو جہاں کے دستگیر ۔ میرے کل مطالب کر حصول جملہ پیشوا کیواسطے

از نور عیاں معین الدین مسند نشیں ۔ عقدہ کشائی کیجئے خیرالنساء کے واسطے

اللھم افتح لنا بالخیر واختم لی بخیر ۔ عاقبت بالخیر کن خیر الوریٰ کے واسطے

خادم ہم خانہ میاں چنوں ظاہر ہوئے ۔ سائیں منور شد منور علی مرتضیٰ کے واسطے

جملہ اویسیہ قادریہ کے کر منور دل تو ۔ ہم طفیل پنج پاک و شاہ کربلا کے واسطے

ہدیہ تشکر

خواہشات واُمنیات میں سے دیرینہ خواہش بہ سعی وکاوش رفقاء مخلصین پایہ تکمیل ہوئی اور ریاض الاولیہ کا اول ایڈیشن چھپ گیا بعدازاں اس کی تقسیم ایسی تسلسل سے ہوئی کہ سال گزرنے نہ پایا جو کتاب کا پہلا ایڈیشن تقسیم شد۔ بعدازاں خالق ذوالجلال سے آرزو رہی کہ حضرت بابا بوندیؒ کی کتاب ریاض الاولیہ کے دوسرے ایڈیشن کی طباعت کا بندوبست ہو جائے ابھی آرزو اپنے مدار عقرب میں تھی کہ حضرت بابا جی کے دیرینہ مرید اور مخلص عقیدتمند ملک شیر محمد لالہ ولد ملک مظفر خان ساکن تلی حال مینجنگ ڈائریکٹر وائٹ پرل پنڈی بھٹیاں (شیخوپورہ) نے خود اس ایڈیشن کی طباعت ثانیہ کا ذمہ لیکر مجھے عرس پر اسکی تکمیل کے لئے کہا جس پر میں ان کا تہہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے دوسرے ایڈیشن کے اتنے بڑے اخراجات برداشت کر کے بابا بوندی کے سایہ بوندی کو حاصل کیا اور کرم کی بوندیں اکٹھی کر کے بحر کرم کو اپنے دامن میں سمویا اللہ رب العزت کے ہاں دست بدعا ہوں کہ اللہ مرید خاص کے درجات کو بلند کرے اور انہیں دین ودنیا کی آسانیاں دے آمین۔

دعا گو

صاحبزادہ شاہ سلطان سجادہ نشین

www.soonvalley.com™

معاونین

۱۔ صاحبزادہ محمد ریاض الدین صاحب سرپرست اعلیٰ خانقاہ بوندیہ تلی شریف

۲۔ صاحبزادہ احمد سلطان صاحب

۳۔ صاحبزادہ علی سلطان صاحب

۴۔ صاحبزادہ عظیم سلطان صاحب

۵۔ صاحبزادہ عامر سلطان صاحب

۶۔ صاحبزادہ قادر سلطان (مرحوم)

۷۔ صاحبزادہ عمیر ریاض صاحب

۸۔ ملک شیر محمد صاحب لالہ

انتساب

اس حقیر سی کاوش کا ہدیہ ان صلحاء کے نام جنہوں نے فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول ہو کر امت مسلمہ کے قلوب اور اسلام کے روحانی شجر کی آبیاری کی۔

مولف

www.soonvalley.com™

درود بهشتی

سرورکائنات ﷺ سے مروی ہے کہ اگر کوئی شخص اس درود شریف کا ورد کرتا ہے اس کا ثواب دس ہزار شہیدوں اور دس ہزار حاجیوں، عابدوں، عالموں، صابروں، عارفوں، متقیوں اور غازیوں کے برابر اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔ اور اس کا ثواب ہزار ختم قرآن پاک کے برابر ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم ارزقنا شفاعة المصطفی وتشفع المصطفی ومشفی المصطفی وایمان المصطفی وامان المصطفی واسلام المصطفی وبھا المصطفی ولقاء المصطفی وبقاء المصطفی وبر المصطفی وبرکة المصطفی وبھجة المصطفی وتوبة المصطفی وبصیرة المصطفی وعلم المصطفی وحلم المصطفی ورحمة المصطفی اللھم رزقنا قوة المصطفی وتوکل المصطفی ولسان المصطفی وبرھان المصطفی وحضور المصطفی ونور المصطفی وسعت المصطفی وسخا المصطفی وثناء المصطفی وثواب المصطفی اللھم ارزقنا کمال المصطفی وجمال المصطفی وحبة المصطفی وصلوٰة المصطفی ورحمان المصطفی ورحیم المصطفی اللھم متدخوثنا وصلی اللہ وعلی خیر خلقه محمد وآله واصحابه اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

www.soonvalley.com™

درود شمسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شمس الھدیٰ محمد بدر الدجی محمد ۔ محمد نور الھدیٰ محمد صلوا علی محمد ، صلوٰة برمحمد ، طٰه لقب محمد' اعلی نصب محمد 'فخری عرب محمد' صلوا علی محمد ، صلوٰة برمحمد شاھی حرم محمد بحری کرم محمد کھف امم محمد صلوا علی محمد ، صلوٰة برمحمد نوری خدای محمد شمع الدجی محمد اعلی العلی محمد صلوا علی محمد ، صلوٰة برمحمد ھم اشفعو امحمد ھم اکرمو محمد ھم اشرفو محمد صلوا علی محمد ، صلوٰة برمحمد کنج سخا محمد کان حیا محمد کنج وفا محمد کنج بقا محمد صلوا علی محمد ، صلوٰة برمحمد ختم رسل محمد ھادی سبل محمد مرسل جمل محمد صلوا علی محمد ، صلوٰة برمحمد ھم مصطفی محمد ھم مقتدی محمد ھم مجتبی محمد صلوا علی محمد ، صلوٰة برمحمد بحری عطا محمد مشکل کشا محمد ما امت محمد صلوا علی محمد ، صلوٰة برمحمد وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقه محمد وآله واصحابه اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب ...... ریاض الاویسیہ برحالات بوندیہؒ

نام مصنف ...... صاحبزادہ حاجی معین الدین صاحب علیہ الرحمۃ

نواسہ حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ خانقاہ اویسیہ بوندیہ تلی

کمپوزنگ محمد فیاض خان پرنسپل جامعہ محمدیہ غوثیہ للبنات خوشاب

ابوالحسن شاہ پریس خوشاب فون 713821-710862

ترتیب وتدوین حافظ محمد ابوبکر (خانقاہ نقشبندیہ عطائیہ تلی شریف)

سن اشاعت اول 2003ء

اشاعت دوم 2005ء

ہدیہ 150 روپے

ناشر صاحبزادہ شاہ سلطان سجادہ نشین

اویسیہ بوندیہ تلی شریف فون 0454-722999

ملنے کا پتہ

خانقاہ اویسیہ بوندیہ تلی شریف

نوٹ۔ کتاب کا ہدیہ اور ڈاک خرچ بھیج کر بذریعہ ڈاک بھی منگوائی جاسکتی ہے

www.soonvalley.com™

دیباچہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

الٰہی غنچہ امید بکشا گلے از روضہ جاوید بنما
بخنداں ازلب آں غنچہ باغم وزیں گل عطر پرور کن دماغم

حمد وصلوٰۃ کے بعد احقر کو برادر مکرم جناب صاحبزادہ شاہ سلطان نے یہ انتہائی اہم ذمہ داری سونپ دی کہ قرطاس اوریسہ برحالات بوندیہ کو جمع کر کے ادارہ کی خدمت کی جائے پہلے تو اس ذمہ داری کے سوچنے پر دلی مسرت ہوئی کہ اس عاجز کو ایسی بڑی ہستی کی سوانح عمری اور حالات واقعات مکاشفات وکرامات کے مجموعے کی نشرواشاعت کی خدمت کا موقع ملا لیکن دل میں خیال آیا کہ "چہ نسبت خاک بہ عالم پاک را" آخر کار اس کام کو مدنظر رکھ کر دربار بوندیہ پر حاضری دی اور خدائے ذوالجلال سے اس ذمہ داری کے نبھانے اور حضرت جنید وقت کی رضامندی کے حصول کا اظہار کیا۔

بعدازاں اللہ تعالیٰ نے ہمت بخشی اور اس کام کو انتہائی مختصر وقت میں پایہ تکمیل تک پہنچانے کی ذمہ داری کو نبھایا کتاب ریاض الاوریسہ برحالات بوندیہ مکاشفات وکرامات کا وہ مجموعہ اور اسرار کا وہ خزانہ ہے جسے پڑھ کر قاری کے دل کی سکرین پر ایک مقولہ القاء ہوتا ہے کہ "کار ولی کار خدا است" جس کی شاہد آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ ہیں جیسا کہ ومارمیت اذرمیت ولکن اللہ رمی کی تفسیر میں اشاری مفسرین نے مکمل طور پر اس بات کی طرف اشارہ دیا ہے۔ عام مفسرین کرام نے بھی اس نکتہ کو بیان فرمایا احادیث صحیحہ میں بھی یہ چیز وارد ہوئی ہے کہ جیسا کہ المومن ینظر بنور اللہ اور من عادلی ولیا فقد اذنتہ بالحرب صادق ہیں۔ میاں! ری علیہ الرحمۃ کا شمار ان صلحاء میں سے ہے جو کہ سابقون الاولون کے اسلاف میں سے گردانے جاتے ہیں اور اس صالح نفس شخصیت نے اسرار و رموز کے مدارج کو اتنی وسعت کے ساتھ چشم بصیرت سے دیکھا جس کی مثال آج کل مشکل ملتی ہے کیونکہ قحط الرجال کا دور دورہ ہے مادیت پرستی پبلک پر حاوی ہونے کی وجہ سے روحانیت کے شجر ثمر دار کی طرف چشم مخلوق بہت کم اٹھتی ہے

حقیقت بات یہ ہے کہ قرآن و حدیث، فقہ و تصوف اور اسلاف کی تحریرات کا مطالعہ کیا جائے تو جملہ مقالہ جات اس بات کے شاہد ہیں کہ اسلام نے تربیت کے چار عناصر پیش کیے ہیں۔ جس کا پرچار انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے آج تک ہوا جا رہا ہے اور وہی چار چیزیں تلاوت + شریعت + طریقت + سیاست ہیں

ان چیزوں کی شہادت جملہ اسلاف کی کتب اور صلحاء کی روایات دیتی ہیں۔ جب کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی تحریرات تو ان چار اسرار کے حصول کی تبلیغ کرتی ہیں اللہ تعالی سے دعا گو ہوں کہ جس نے اس حقیری کاوش پر پورا اترنے کا موقع بخشا اور شائد یہی کاوش حصول منزل معرفت الہی اور حصول مغفرت بن جائے۔

احقر

قاضی حافظ ابوبکر

بمقام تلی شریف

6 ذی قعد 1424ھ

www.soonvan...com

تقریظ از

حاجی عبدالرحمن مدظلہ العالی

خلیفہ حضرت خدا بخش رانجھا رحمۃ اللہ علیہ مرولہ شریف (کوہلہ شریف اوکاڑہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و خالق العالمین و الہ العالمین . ثم الصلوٰۃ و السلام علی سیدنا محمد و علی آلہ و اصحابہ و ازواجہ و اولیاء امتہ اجمعین . دائما ابدا ۔

مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات

اے ہمیشہ حاجتے مارا پناہ
بار دیگر ماغلط کردیم راہ
چوں عنایت تہ شود باما مقیم
کے بود بیم از ان وزدے لئیم
گر ہزاراں دام باشد برقدم
چوں تو باما ای شود ہیچ غم
من بخواہم پاسبان من توئی
من چو طفل حرز جان من توئی
بروئے من کی وشت صد شد زنظر
مے کنی ہر روز اے رب البشر
دوست را برمن نظر شد دوختا
حیف باشد دل بدیگر دوختا
از حدث ششتم خدایا پوست را
از مصائب دور داری دوست را

قال اللہ تبارک و تعالی جل جلالہ فی القرآن المجید . الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون اما بعد

مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

اے بسا ابلیس روحِ آدم است
پس بہر دست نباید داد دست
اولیاء راہست قدرت از الٰہ
تیر جستہ باز گرداند زراہ
چوں تو چشم دل نہ داری اے عنود
گنج مے پندار اندر ہر وجود
گفت حق اندر سفر ہر جا روی
باید اول طالب مرد شوی
ہیچ قوم راہ خدا رسوا نہ کرد
تا دلی صاحب دل نامد بدرد
چشم بند و گوش بند و لب بند
گر نہ بینی ذات حق بر ما بخند
ہر کہ کاؤ جو خورد قربان شود
ہر کہ نور حق خورد قرآن شود
ہمسری با انبیاء برداشتند
اولیاء را ہم چو خود پنداشتند
گفت ایں تک مابشر ایشاں بشر
ماؤں ایشاں بستہ خوابیم خور
ایں ندانستند ایشاں از عمیٰ
درمیاں فرق بود بے منتہا
ایں خورد گردد پلیدی زو جدا
آں خورد گردد ہماں نور خدا

اعلموا۔ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے تمام معجزات من جانب اللہ عطاء ہوتے ہیں اور تمام اولیاء اللہ کی کرامت برحق ہین کیونکہ ہر ولی کو ہر کرامت باذن اللہ عطاء ہوتی ہے اور معجزات کا منکر اور کرامات کا منکر مرتد منافق ہے۔ فی الجملہ اب کتاب میں اعلیٰ سرکار سلطان ولایت حضرت بابا بوندی فاتح باب بہشتی کی جملہ کرامات لکھی جاتی ہیں تاکہ ہر خاص وعام کو فائدہ اور عقیدہ درست ہو حسب الحکم الارشاد سجادہ نشین شاہ سلطان عالی اقبال لکھے جاتے ہیں۔

نوٹ (بابا بوندی رحمۃ اللہ علیہ حاجی عبدالرحمٰن صاحب کے دادا پیر ہیں اور آپ نے حضرت کے مزار پر کافی عرصہ چلہ کر مکاشفات اور روحانیت کے مدارج کی سیر کی ہے اور آپ اس بات کے مقر ہیں کہ آپ نے اس دربار سے بہت زیادہ کسب فیض کیا)

خادم الفقراء

مولوی عبدالرحمٰن

خلیفہ (حضرت خدا بخش رانجھا رحمۃ اللہ علیہ مرولہ شریف)

کوہلہ شریف اوکاڑہ)

حضرت بابا بُندی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

بابا بُندی نوری گنجی فاتح باب بہشتی
مظہر انوار حضوری قوم اعوان قریشی
اور مست بُندی مصدرِ فیوضات ہست چوں بایزیدؒ
زیردو قدم او بحر برشد چوں بابا فریدؒ
ہست اکمل باب بُندی درولایت شد منتہی
ظاہر باطن ہست نوری حضوری دائم در تجلی
سلطان الولایت بابا بُندی مست قلندر در تجلی
سراج الطریقت معرفت از فرش تا عرش حاصل سیر کشفی
اویسیوں کا عالی کرامات بابا بُندی اکمل نوری
ہر کہ خواہد نور باطن یابد اورا از بُندی
از قبر محمد عظیم نسلی منتہی شد بُندی دائم نوری
جلالی مست حضوری دائم سیف اللسان حنفی

از مولوی عبدالرحمٰن قادری نقشبندی
ساکن کوہلہ

تقریظ

از حاجی خورشید احمد

ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول تلی

سلطان العارفین صاحب ولایت المست فی معرفۃ الحق حضرت بابا بوندی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات ومکاشفات اور کرامات پر مشتمل کتاب ریاض الاولیہ پر نظر ثانی کی ڈیوٹی جناب صاحبزادہ شاہ سلطان صاحب جانشین حضور بابا بوندی علیہ الرحمۃ نے میرے ذمے لگائی کتاب کے مکمل مطالعہ کا موقع ملا اور مسرت ہوئی کہ مولف کتاب جناب صاحبزادہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ نے محبان حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ اور تشنگان فیض کی پیاس بجھانے کے لئے پورے تحقیق سے مواد اکٹھا کرنے کی کوشش کی ہے اور واقعی آپ نے اس کتاب کی تالیف فرما کر مریدان حضور کی روحانی تربیت کا حق ادا کر دیا ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں نے اپنے پیرومرشد حضور قبلہ پیر محمد مقصود علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جب کہ وہ بقید حیات تھے عرض کیا کہ حضور بابا بوندی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں سنا ہے کہ آپ مجذوب تھے اور مجذوب تو صرف اپنی ذات کے لئے فیض رساں ہوتا ہے حالانکہ بابا بوندی علیہ الرحمۃ سے تو بڑی دنیا نے فیض پایا ہے تو آپ فرمانے لگے کہ نہیں بیٹا۔ بابا بوندی علیہ الرحمۃ تو سالک تھے اور میں نے بھی آپ سے سلوک کا سبق پڑھا ہے اور پھر آپ نے فرمایا کہ باوا صاحب علیہ الرحمۃ بہت ہی مستجاب الدعوات تھے یعنی آپ کی دعا بہت زیادہ مقبول ہوتی تھی اور ساتھ ہی آپ نے ان کے کشف وکرامت کا ایک واقعہ سنایا کہ میں اکثر آپ کے پاس آیا کرتا تھا تو ایک دفعہ میں عراق کے ایک ولی اللہ جسے بابا پکارتے تھے کے پاس حاضر ہوا تو وہ تمام آدمیوں سے مختلف زبانوں میں باتیں کرتے کرتے جب میری طرف متوجہ ہوئے تو بار بار کہنے لگے بوندی ہم سے چھوٹا ہے بوندی ہم سے چھوٹا ہے میں اس سے سلوک کا سبق حاصل کر کے فارغ ہو گیا اور جب کافی عرصے کے بعد واپس تلی شریف میں آیا تو بابا بوندی علیہ الرحمۃ دور سے ہی پکار رہے تھے کہ بابا ہم سے بڑے ہیں بابا ہم سے بڑے ہیں۔ بہر حال یہ واقعہ بندہ نے قارئین کرام کی روحانی بالیدگی کے لئے ان کی نذر کر دیا ہے کیونکہ پوری کائنات اللہ کے ولی کے سامنے رائی کے دانے کے برابر ہوتی ہے اور یقیناً اللہ کے ولی کی صحبت ہزار سال کی بے ریا عبادت سے بہتر ہے حضور قبلہ بابا بوندی علیہ الرحمۃ کے

مکاشفات وکرامات اور اقوال علاقے میں مقولوں کی حد تک مشہور ہیں اور لوگوں نے آپ کے فیض بے پایاں سے بے حد وحساب فیض پایا ہے اور اب بھی آپ کے مزار پر انوار سے فیض یاب ہو رہے ہیں کیونکہ آپ کا اپنا فرمان ہے کہ "فقیر اوہ جس دی قبر جاگے" خدائے بزرگ و برتر کی بارگاہ مقدسہ میں دعا ہے کہ اللہ کریم اپنے پیارے محبوب کریم ﷺ کے صدقے مولف کتاب صاحبزادہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے اور اس آستانے کا فیض تا قیامت جاری رہے اور ہم لوگ فیض یاب ہوتے رہیں۔

ناچیز غلام مقصودی

حاجی خورشید احمد

ایم اے عربی ایم اے اسلامیات۔ بی ایڈ

ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول تلی

تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مادی دنیا اگرچہ روحانی دنیا سے دور ہو رہی ہے لیکن قلب سکون اور اطمینان کی تلاش میں پریشان ہے۔ تصوف و فقر کا یہ خاصہ ہے کہ ہر پریشان خاطر کو سکون کی دعوت دیتا ہے اس لئے لوگ اہل تصوف کی پیاس رکھتے ہیں۔

الحمدللہ صاحبزادہ شاہ سلطان نے ریاض الاویسیہ جو کہ حضرت محمد عظیم رحمۃ اللہ علیہ المعروف بابا بوندی علیہ الرحمۃ کے حالات زندگی پر مشتمل کتاب عمدہ پیرائے میں تالیف کی ہے۔

اس گوہر نایاب (ریاض الاویسیہ) میں تصوف کی تمام باریکیاں اور سالک کی ابتداء سے لیکر انتہا تک کے تمام احوال مکاشفات و کرامات کے پردہ میں حقائق الہامیہ بول رہے ہیں جس میں ایک طالب کیلئے ساری زندگی کا دستور العمل آسان اور سہل عبارت میں نہایت دلچسپ پیرائے میں موجود ہے اس میں صاحبزادہ حضرت معین الدین اویسی قادری نے بابا بوندی علیہ الرحمۃ کے تمام ارشادات سمو دیئے جو اپنی آنکھوں دیکھے یا کانوں سنے تھے جن سے صرف یہ دکھانا مقصود تھا کہ مرید و پیر کے تعلقات کیسے اور کتنے گہرے محبت و اخلاص سے پر اور فیض رساں ہیں۔ آج بھی اس مرد قلندر کی کرامات کی کوئی حد نہیں۔ ہر آنے جانے والے دیکھ رہے ہیں اور آزما رہے ہیں کہ میاں محمد عظیم تصوف و فقر کا عظیم پہاڑ ہیں۔

اور جن کا جسد اطہر زائرین کو گلاب کی خوشبو سے معطر کر رہا ہے۔

احقر نے صاحبزادہ شاہ سلطان صاحب گدی نشین آستانہ عالیہ حضرت محمد عظیم عرف میاں بوندی علیہ الرحمۃ تلی شریف کے اصرار پر چند سطور بطور ہدیہ پیش کرنے کی سعی کی ہے

گر قبول افتد زہے عزو شر

ورنہ

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

غلام محمد اذکری
ایم اے ہسٹری
ساکن تلی شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین الذی زین قلوب العارفین بنور معرفت الاسلام والصلواۃ والسلام علی سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین۔

اما بعد۔ فقیر معین الدین بن صاحبزادہ اللہ بخش عرض گزار ہے کہ بندہ کو اکثر محبان حضرات بابا بوندی علیہ الرحمۃ نے مجبور کیا کہ چونکہ آپ اولاد بوندی ہیں اور آپ کی حیات میں تم نے پرورش پائی اور آپ کو اکثر حالات حضرت سے وابستگی ہے اور واقفیت ہے آپ ان کو زیر قلم لاکر محبان حضرات تشنگان فیض کی پیاس بجھائیں بایں امر اگرچہ یہ کام میری بساط سے زیادہ تھا لیکن عشق حضور سے مجبور ہو کر جن حالات واذکار سے روشناس تھا ان کو فی سبیل اللہ سپرد قلم کرتے ہوئے ہدیہ قارئین کیا اور دعائے خیر کا مستحق ہوں۔

غرض یہ کہ بابا بوندی علیہ الرحمۃ کا سلسلہ فیض جو کہ اویسیہ قادریہ کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے بایں ترتیب ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ سرور عالم ﷺ مدینہ طیبہ ۱۲ ربیع الاول

حضرت خواجہ اویس قرنی بارگاہ رسول قرن ۱۲ صفر

حضرت عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ سالک بخش خان چشتیاں بہاولپور ۲۷ ذی الحجہ

حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی رحمۃ اللہ سالک بہاولپور ۲۷ ربیع الثانی ۱۱۹۸ھ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث پاک رحمۃ اللہ بغداد شریف ۱۱ ربیع الثانی

حضرت خواجہ حافظ محمد عظیم رحمۃ اللہ علیہ سالک خانقاہ نمل شریف ضلع میانوالی ۶ شعبان

حضرت خواجہ میاں محمد عظیم عرف حضرت بابا بوندی رحمۃ اللہ علیہ مست الست خانقاہ تلی شریف ضلع شاہ پور ۱۱ جمادی الثانی

فقیر صاحبزادہ معین الدین اویسی قادری رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین خلیفہ اول خانقاہ تلی۔

حضرت صاحبزادہ حافظ اللہ جوایا مظفر سلطان اویسی قادری رحمۃ اللہ سجادہ نشین ثانی تلی

۹ فروری ۱۹۸۳

حالات زندگی

آقلمے ہنر لا سیاہی لکھ مرشد دا حال
مرشد سوہنڑاں کرم کریسی پلیسی جام پیالہ

شیخ طریقت رہنمائے حقیقت سلطان الفقراء عاشق یزدان الست فی التوحید عالیجناب قبلہ عالم حضرت بابا بوندی کا اصلی نام محمد عظیم اور بوندی اسم عطا کردہ مرشد پاک کا ہے کہ تم بوند کرم ہو بایں وجہ بوندی کے اسم مبارک سے مشہور معروف ہوئے اور بابا لقب ہے۔

حسب ونسب کے لحاظ سے حضور علوی ہیں جو کہ شجرہ مبارک بایں ترتیب ہے کہ حضرت محمد عظیم بن میاں محمد بن اللہ جوایا بن سلطان محمود بن بہلول بن مرد بن کالہ بن امیر بن عالم عرف علو بن سید ابن کرعام (جد کرہام بحوالہ کھیوٹ ۱۰۲ بندوبست قانونی ۱۸۶۱ء ۱۸۵۷ء) بن دریام بن اجمل بن شاہ نواز بن تجر بن چوٹ (جد چوئیال جو کہ بانی موضع تلی وپد ھراڑ تھا)

عالیجناب حضرت قبلہ بابا بوندی مست الست کی پیدائش کی صحیح تاریخ تو معلوم نہیں بعض روایتوں سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کی پیدائش تقریباً ۱۸۱۳ء ۱۲۳۳ھ موضع تلی شریف تحصیل وضلع شاہ پور میں ہوئی آپ کے والد ماجد کے اسم گرامی میاں محمد اور والدہ کا نام مائی خان بی بی ہے آپ کے والدین بہت نیک وخدا ترس اور پکے مسلمان تھے آپ کے خیالات بچپن ہی سے پاکیزہ تھے جب آپ کچھ تعلیم کے قابل ہوئے تو والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا والدہ ماجدہ نے آپ کو درس میں داخل کرا دیا اور بوجہ غربت تلی شریف کو ترک کرنا پڑا اور والدہ ماجدہ کے ہمراہ موضع سوڈھی تانگے چلے گئے اور آپ دو بھائی تھے اور آپ بڑے تھے اور چھوٹے بھائی کا نام محمد حلیم تھا اور وہاں پھر آپ کو درس قرآن پاک کی خاطر مولوی صاحب کی خاطر سپرد کر دیا گیا تھا کہ قرآن شریف کا درس مکمل کر لیں جو کہ مسلمانوں کا قدیمی اسلامی طریقہ ہے کہ اولاد کو شروع تعلیم قرآن پاک ہی سے کراتے ہیں جس کی وجہ سے اور برکت سے مسلمان بچوں کا ظاہر اور باطن منور اور درخشاں ہو جاتا ہے اور دین و دنیا میں سرخرو ہو جاتے ہیں لیکن اب افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ ہم اب اہل مغرب کے قدموں پر چل نکلے ہیں اور اس چیز کی طرف توجہ دینا بے معنی اور فضول خیال کرتے ہیں جو کہ ہمارا فرض اولین تھا اور ہے لیکن اب وہ بچہ قابل خیال کیا جاتا ہے کہ مادری زبان انگریزی بن جائے ہائے افسوس جب کہ فخر اس چیز پر ہونا چاہیے کہ ہمارا بچہ چھوٹی عمر میں ہی حافظ قرآن ہے یا حدیث و دینی تعلیم مکمل کر چکا ہو خیر اصل مقصد سے بہت دور چلا آیا ہوں معاف کیجیے۔

ہاں تو اس کے بعد حضرت بابا بوندی رحمۃ اللہ علیہ وہاں بھی زمانہ راس نہ آیا اور وقت نے بھی

ساتھ نہ دیا اور اپنے گھر واپس لوٹے اور یہاں پر آتے ہی آپ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا اس وقت آپ کی عمر دس بارہ برس کی تھی۔ قرآن کریم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ کو روحانی تعلیم حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا اور روحانی تعلیم ماسوائے کامل مرشد اور ولی کامل کے حاصل نہیں ہو سکتی تھی اور جب تک کامل مرشد یا ولی اللہ نہ ملے اس وقت تک باطن کا نور انسان پر عیاں نہیں ہوتا کیونکہ شریعت ظاہر اور عشق باطن ہر کسی کو میسر نہیں ہوتا کیونکہ اس کے لئے خلوص عقیدہ کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ بایں امر واضح ہے کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بابا بوندی رحمۃ اللہ علیہ اپنے کمال کو پہنچ چکے تھے تو کسی طالب علم نے آپ سے عرض کی کہ آپ مجھے فقر عطا فرمائیں اتفاقاً آپ کے پاس ہی ایک درخت کا تنا جو کہ زمین میں گڑھا ہوا تھا لیکن اوپر سے کٹا ہوا تھا حضور نے اسے حکم دیا کہ اس ٹڈھی پر چڑھ کر کود وہ اس ٹڈھی پر کھڑا ہو کر کودا بابا صاحب نے سوال فرمایا کہ اس لکڑی نے کوئی جنبش کی ہے تو اس آدمی نے جواب دیا کہ نہیں حضور تو آپ نے فرمایا کہ پہلے لوگوں کا ایمان اور اعتقاد اس جڑ سے بھی زیادہ مضبوط ہوتا اور جو ارشاد مرشد ہوتا اس پر کامل یقین رکھتے تھے اور ان کے ایمان کبھی بھی متزلزل نہیں ہوتے تھے تب جا کر وہ لوگ اپنی منزل مقصود کو پا لیتے تھے

گر تو خواہی کے شوم سرخرو روز جزا

طوطیائے چشم ساز خاک پائے اولیاء

تو ثابت ہوا کہ فقر میں سب سے پہلے اور ضروری چیز یقین محکم وصدق ثابت ہے ہاں! تو جب حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ کی طبیعت میں شوق الی اللہ غالب ہوا تو آپ نے بزرگوں کی زیارتوں کی ٹھانی تلہ شہر کے قریب ایک ڈھوک طوال ہے اس میں ایک بزرگ رہتے ہیں ان کا اسم گرامی فقیر صاحب میاں لکھی تھا۔ جو کہ مرید حضرت سلطان العارفین سلطان باہو علیہ الرحمۃ سے تھا۔

اور اکثر ان کے ہاں میاں راگھا صاحب جو کہ خلیفہ سلطان العارفین تھا بوجہ پیر بھائی ہونے کے تشریف فرما ہوتے تھے میاں راگھا صاحب موضع بولہ واقعلی ہڈالی تحصیل وضلع خوشاب میں تشریف رکھتے تھے تو ایک دفعہ میاں راگھا صاحب طوال کو جاتے ہوئے شب کو قیام بابا بوندی علیہ الرحمۃ کے ہاں فرمایا اور ذکر الٰہی شروع ہوا اور حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ بہت محظوظ ہوئے اور میاں راگھا صاحب کے غلام بن کر دربار شریف سلطان باہو علیہ الرحمۃ پر آنا جانا شروع کر دیا عشق الٰہی غالب آیا تو گھر بار چھوڑ کر اپنی رہائش بھی میاں راگھا صاحب کے ہاں اختیار کر لی میاں راگھا صاحب سالک بزرگ تھے انہوں نے بابا بوندی پاک کو ایسی ادویات کھلائیں کہ آپ نامرد ہو گئے اور مجاہدات کی وجہ سے حس نفسانی بھی ختم ہو چکی تھی اور شادی کے قابل نہ رہے اس زمانے میں بنگلہ نور سے والا تعمیر ہو رہا تھا اور عملداری حکومت برطانیہ شروع تھے

آپ وہاں بطور مزدور کام کرتے اور جو مزدوری کی رقم کماتے وہ جا کر میاں راگھا صاحب کی نظر کرتے اور لنگر کی نذر کر دیتے اس طرح کچھ عرصہ خدمت لنگر میں گزارا بعد میں آپ مشکیزہ لے کر جنگلوں میں پیاسے لوگوں کو پانی پلانا شروع کر دیا جب کچھ عرصہ اس حالت میں میں گزر گیا تو بعد میں آپ میاں راگھا صاحب کے ہاں مقیم ہو گئے (لیکن وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے) کچھ عرصہ کے بعد آپ کی میاں راگھا صاحب سے نہ بن پڑی اور نہ پردہ حجاب چاک ہوا اس لئے آپ واپس گھر کو لوٹ آئے اور اپنے چھوٹے بھائی میاں حلیم صاحب کے ہمراہ اپنی کاشتکاری کے کام میں مشغول ہو گئے تو تھوڑے عرصے کے بعد آپ کے بھائی نے آپ کی شادی کی ٹھانی حیا کا زمانہ تھا آپ نے اپنے بھائی کو اتنا بھی کہنا گوارا نہ کیا کہ میں شادی کے قابل نہیں ہوں اس وجہ سے آپ فکرمند سے رہنے لگے تلی شریف کے جنوب مغرب میں ایک خانقاہ بابا لڑ کے شاہ کی ہے اس خانقاہ شریف پر میاں پیارا صاحب نامی متولی تھے چونکہ وہاں حضرت بابا صاحب کی آمد و رفت کثرت سے تھی اس لئے وہ آپ کے گہرے دوست بن گئے تھے ان کو حضرت بابا بوندی صاحب نے کہا کہ یار میں تو شادی کے قابل ہی نہیں اور میرا بھائی میری شادی کے درپے ہے اور اب اگر میں اپنی حالت خفیہ رکھوں اور بھائی سے اظہار نہ کروں تو سب سے بڑا دھوکہ ہے جو میرے بھائی کی برادری کی عورت کے ساتھ ہے جس کو اللہ تعالیٰ بھی معاف نہیں فرمائیں گے میاں پیارا صاحب نے فرمایا کہ یار گھبراؤ نہیں میرے پاس ایک نسخہ موجود ہے تم ٹھیک ہو جاؤ گے کچھ عرصہ تو میاں پیارا صاحب نے وہی نسخہ والا راز حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ سے چھپائے رکھا کہ وہ کون سا نسخہ ہے آخر پیارا صاحب نے کہا کہ ہمیں تمل شریف تحصیل میانوالی جانا پڑے گا وہاں بڑے کامل طبیب ہیں جن کے پاس یہ اعلیٰ نسخہ موجود ہے تم انشاء اللہ ٹھیک ہو جاؤ گے تلی شریف اور تمل شریف کا درمیانی فاصلہ تقریباً تیس کوس یعنی پینتالیس میل ہے اور پہاڑی سفر نہایت کٹھن منزل اور دشوار گزار راستہ ہے آپ تمل شریف کو تیار ہو گئے اور تلی شریف کا ایک اور آدمی جس کا نام میاں خان تھا اور اکثر تمل شریف آتا جاتا رہتا تھا کیونکہ وہ غلامان حضرت حافظ محمد عظیم وٹے پٹ نملوی سے تھا اس کو ہمراہ لیکر یہ تینوں اشخاص تلی شریف سے پیدل تمل شریف چل پڑے جب وہاں پہنچ گئے تو ایک خانقاہ شریف پر اب ان صاحبان نے حضرت بابا رحمۃ اللہ علیہ کو کہا کہ یہ طبیب کامل کا مزار شریف ہے جو آپ سے کچھ عرصہ پہلے اس جہان فانی سے پردہ فرما چکے ہیں اور ان کے اسم مبارک حافظ محمد عظیم صاحب سے ان کی حکمت کا فیض اب بھی جاری ہے اور رہے گا مزار شریف کے نزدیک ایک چشمہ تھا جس پر حضور حافظ محمد عظیم وٹے پٹ وضو کیا کرتے تھے اس وجہ سے اس چشمہ کو حافظ جی کے نام سے پکارا جاتا تھا ہاں یاد رہے کہ آپ کے اسم گرامی کے ساتھ جو وٹے پٹ تحریر

تحریر کیا گیا ہے یہ آپ کی کنیت ہے اور اس کی وجہ خاص یہ ہے کہ جب تک آپ اس جہان فانی پر جلوہ افروز رہے تو آپ اکثر پہاڑوں جنگلوں میں جا کر پتھروں کو ادھر ادھر کر کے انسانوں کے لیے گزر گاہ بنایا کرتے تھے تالاب وغیرہ بنایا کرتے تھے جس کی وجہ سے آپ وٹے پٹ مشہور ہوئے اس چشمہ مذکور کو آپ کی دعا تھی اس دعا کی برکت سے جس مرض والا مریض اس چشمہ پر غسل کرتا وہ صحت یاب ہو جاتا ہے افسوس کہ اب وہ چشمہ زیر آب ہو گیا ہے کیونکہ وہ جگہ نشیب تھی اور دامن کوہ میں واقع تھے حکومت برطانیہ نے اس کی جانب جنوب مغرب ایک بن تیار کرا دیا ہے جو کہ بارش کا پانی جمع ہو کر ضلع میانوالی کے علاقہ اور شہر کو سیراب کرے اس بند کی وجہ سے وہ نشیب جگہ چشمہ فیض عام زیر آب ہو گیا ہاں آپ کے فرمان کے مطابق چونکہ اس وقت چشمہ موجود تھا اور بند نہ بندھا ہوا تھا حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ نے اس چشمہ پر غسل کیا اور ہمراہیوں نے بھی غسل کیا غسل سے فارغ ہونے کے بعد قبلہ حافظ صاحب کی مسجد جو کہ پرانا شہر تمل میں ہے اس میں آپ نے نفل ادا کئے اور نماز ادا کی اس مسجد میں جس کے حجرے وغیرہ بھی تھے۔ قبلہ حافظ صاحب اکثر اس مسجد میں قیام فرماتے اس کے سر دوال (دروازے سے اوپر والا جالا) چند میں مٹی کا لوٹا بھی پڑا رہتا جس میں پانی بھی آپ کی زندگانی کے وقت کا موجود تھا اس کو حضرت وٹے پٹ دم کر کے گئے تاکہ اس دم شدہ پانی سے اور پانی ملا کر غسل بھی کیا جائے اور مریض نوش بھی کرے تاکہ صحت کاملہ نصیب ہو آپ نے اس پانی سے دوبارہ غسل کیا اور نوش کر کے نماز وغیرہ ادا کر کے مزار شریف پر جا کر قدم بوسی سے فارغ ہونے کے بعد اپنے ساتھیوں کے ہمراہ پھر مسجد میں آ کر سو رہے آپ کو خواب میں حافظ محمد عظیم تملوی علیہ الرحمۃ کی بشارت ہوئی کیا دیکھتے ہیں قبلہ حضرت محمد عظیم رحمۃ اللہ علیہ تملوی ایک مرصع تخت پر جلوہ گر ہیں اور حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ کو اپنے پاس بلا کر اپنے پاس بٹھا کر دست شفقت آپ کے جسم پر پھیر کر دست بیعت سے مزین فرمایا اور ساتھ ہی یہ ارشاد فرمایا کہ بیٹے تم اتنے مغموم کیوں ہو یہ دنیا کی محرومی کوئی شے نہیں اگر تم اللہ کا مرد بننا چاہتے ہو تو اس در پر کوئی کمی نہیں اور تمہارے لئے میرے دروازے کھلے پڑے ہیں جب چاہیں اپنی پیاس بجھا سکتے ہیں جب آپ خواب سے بیدار ہوئے تو اپنے آپ کو صحت یاب پایا اتنے میں آپ نے اٹھ کر خوشی خوشی وضو کیا اور نماز شکرانہ ادا کی اور اپنی صحت یابی کی کیفیت ساتھیوں کو بتائی اور نماز صبح باجماعت ادا کر کے پھر مزار شریف پر سلام وقدم بوسی کر کے تینوں ہمراہی خوشی خوشی اپنے گاؤں کو لوٹے اپنے بھائی کے ہمراہ زمینداری کرنے لگے اللہ کے فضل و کرم سے بارشیں اچھی ہو گئیں اور فصل بہت اچھا ہوا اور آمدنی کافی ہو گئی تو پھر آپ کے بھائی میاں حلیم صاحب نے آپ کی شادی بڑی دھوم دھام سے رچائی اللہ کے فضل و کرم سے آپ کو بیوی بھی پاکیزہ اور پاک فطرت ملی

ازدواجی زندگی بسر ہونے لگی شادی کے ایک سال بعد ایک لڑکی تولد ہوئی زمانہ سلف کے مطابق حسب دستور آپ کے شہر کے لوگ اور برادری کے آدمی آپ کی لڑکی کے پیدا ہونے پر برائے اظہار تاسف اکٹھے ہوئے اس پر آپ بھی بڑے غمگین ہو گئے اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ لڑکی رضائے الٰہی سے فوت ہو گئی اس کے بعد آپ کی دوسری لڑکی پیدا ہو گئی لوگ پھر حسب معمول برائے تاسف آئے اس بار بھی آپ کی طبیعت پر اس کا بہت برا اثر پڑا دوسری لڑکی بھی رضائے الٰہی سے فوت ہو گئی کچھ عرصہ کے بعد اللہ کریم نے آپ کو تیسری لڑکی دی اس کا نام مائی اللہ جوائی پکارا جاتا تھا اور جس کے بطن سے آپ کی اولاد قائم ہوئی اور کئی بار حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ کا دل اس دنیا سے اچاٹ ہو گیا اور اس دنیا سے متنفر رہنے لگے تلی شریف کا گاؤں دامن کوہ میں واقع ہے اور اکثر لوگ ہر وقت پہاڑ پر اپنے کام کو آتے جاتے ہیں یہاں کی کاشتکاری کے استعمال کی لکڑی اور جلانے کی لکڑی اور پتھر برائے مکان بھی لوگ پہاڑ سے ہی لاتے ہیں اس صورت میں ہل کی ضرورت کی بنا پر آپ پہاڑ پر تشریف لے گئے آپ کے دل میں اس وقت مزار شریف حضرت نسلوی کی کشش بھی موجزن تھی آپ کو پہاڑ پر ایک پتھر ملا جو کہ ہر قسم کے رنگوں سے مزین تھا آپ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اگر یہ پتھر حضرت حافظ جی ونے پنڈ کے مزار پر لگا ہوا ہو تو بڑا ہی خوبصورت لگے گا اسے اٹھا کر گھر لے آئے کہ جب دربار شریف پر جاؤں گا تو اس کو وہاں پر لے جا کر رکھوں گا کچھ عرصہ پر آپ مزار شریف کی زیارت کے لئے گئے اور وہ پتھر ہمراہ لے جا کر مزار شریف پر جا کر رکھا آپ کو وہ پتھر پسند آیا آپ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ تمام مزار ایسے ہی پتھروں سے بنایا جائے تو کیا خوب ہوا کہ اس عشق میں آپ وہاں سے چل پڑے اور واپس اپنے گاؤں تلی شریف پہنچ کر زیادہ رہائش پہاڑ پر جنگل ہی میں رکھ لی اور ہر قسم کے پتھروں کی تلاش شروع کر دی جو پتھر اس قسم کا ملتا تو اسے ایک جگہ اکٹھا کرتے رہے غرض یہ کہ اس صورت کے پتھروں کی تلاش وغیرہ میں عرصہ دو اڑھائی سال گزر گئے اب حضور کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ پتھر بہت اکٹھے ہو گئے ہیں مزار شریف کے لئے کافی ہوں گے تو دو چار گٹھریاں باندھ کر گردن پر رکھ کر جانب منزل خانقاہ نمل شریف لے جانے کا کام شروع کر دیا آپ پیدل پتھر اٹھا کر لے جاتے تو اس کام میں پھر عرصہ دو اڑھائی سال کا بیت گیا اور ابھی تک تمام پتھر مزار شریف پر نہیں پہنچا چکے تھے کہ خواب میں مرشد پاک کے دیدار سے مشرف ہوئے اور انہوں نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری محنت مکمل ہو چکی ہے اور اب جاؤ باقی ماندہ پتھروں کو بجائے اپنے گردن پر اٹھا لانے کے اونٹ پر لاد کر لے آؤ چنانچہ حسب الحکم آپ تلی شریف واپس تشریف لے آئے اور اونٹ کا بندوبست کر کے باقی ماندہ پتھروں کو اونٹ پر لاد کر نمل شریف پہنچے اسی دوران آپ کی بیوی بھی آپ کے ساتھ تھی وہ یہ کوشش کرتی رہتی کہ کسی نہ کسی

طریقہ سے فقیر صاحب کو مجھ سے انس ومحبت پیدا ہوا لیکن آپ میں تو عشق مرشد و عشق حق موجزن ہو چکا تھا دنیا و مافیہا سے بے خبر اپنے خیال میں ہی محو رہے جو کہ دیدار مرشد میں بیتا ہے ایک رات جب تمام متولی صاحبان اپنے گھروں کو چلے گئے تو آپ نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے آج مرشد پاک کی قبر کو کھودنا ہے اور تم نے میرا چوکیدارہ کرنا ہے کہ کوئی آدمی ادھر نہ آنے پائے اور اگر آئے تو اس کی آمد کی اطلاع دینا غرض یہ کہ مائی صاحبہ اپنی ڈیوٹی پر کھڑی ہو گئیں رات کا وقت تھا مائی صاحبہ دور اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہی تھیں اور ساتھ ساتھ قبر شریف کے کھودے جانے کی آواز بھی ان کے کانوں پر پہنچ رہی تھی کچھ وقت کے بعد مائی صاحبہ کے کانوں میں آواز آنا بند ہو گئی تو مائی صاحبہ کے ذہن میں خیال پیدا ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی سانپ یا کسی اور زہریلے جانور نے فقیر صاحب کو ڈس لیا ہو آپ مزار شریف کی جانب دوڑی چلی آئیں اور کیا دیکھتی ہیں کہ فقیر صاحب قبر شریف کے کنارے بے ہوش پڑے ہیں اور لحد مبارک سے پتھر بھی اکھڑا پڑا ہے اور اندر سے تیز شعاعیں باہر آ رہی ہیں مائی صاحبہ کی ہمت کمال تھی کہ آپ بالکل نہ گھبرائیں اور آپ نے لحد مبارک کا پتھر اپنی جگہ پر رکھ کر تمام قبر کو مٹی سے ڈھانپ کر درست کر دی صبح چونکہ مستری نے قبر شریف درست کرنی تھی اس لئے صبح کو مستری میاں محمد سکنہ پائی خیل آ گئے اور ان پتھروں سے مزار مبارک کو نئے سرے سے تعمیر کر دیا اس وقت گدی نشین میاں نور صاحب دربار شریف پر تھے اور یہ الفاظ اس مزار کے تختہ پر کندہ تھے

از	اشارت	محمد	عظیم
نور میاں	ساخت	تربت	قدیم
سیزدہ	بود	سال	ہجرتی
محمد	نبی	ختم	الرسل یا حرمتی

حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ تقریباً ایک ہفتہ وہیں بے ہوش پڑے رہے اور جب ہوش آیا کہ اپنی بیوی سے کہنے لگے کہ میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ تم میری طرف سے آزاد ہو اب تم میرے کام کی نہیں اور میں تمہارے کام کا نہیں رہا لہٰذا تم میکے چلی جاؤ مائی صاحبہ کو حضور نے ہمراہ لے کر میکے پہنچا کر رات کو اسی شہر کی مسجد میں قیام کیا صبح کی نماز اپنے سسر کے ہمراہ مسجد میں ادا کر کے اس کے سامنے بیوی کو حدود شرع سے سبکدوش کر دیا اور وہاں سے سیدھے تھل شریف چلے گئے اب آپ کی یہ حالت تھی کہ آپ اکثر استغراق میں رہتے کبھی نفلوں میں قیام فرماتے اور کبھی لنگر شریف کے لئے ایندھن سکیسر کی پہاڑی سے اپنے کندھوں پر اٹھا لاتے اور یہ بوجھ اتنا ہوتا کہ لنگر شریف کا ہفتہ بخوبی گزر جاتا اور کبھی پہاڑی کی چوٹی پر

زیتون کے درخت کے نیچے بیٹھ کر مزار شریف کو دیکھتے رہتے جسے اب بھی حضرت بابا بوندی رحمۃ اللہ علیہ کا کھو کہا جاتا ہے اور کبھی گھر آ کر اپنے بھائی کے ساتھ کاشتکاری میں ہاتھ بٹاتے لیکن زیادہ وقت مزار شریف پر گزارتے اسی حالت میں بہت سا عرصہ گزر گیا اور اہل دیہہ اب آپ کا مذاق اڑاتے کہ صرف ہل چلانے سے گھبرا گیا ہے اور فقیری کا لبادہ اوڑھنا چاہتا ہے اور آپ پر تو اپنے مرشد اور اللہ کریم نے کرم فرما دیا تھا دریں اثنا آپ ایک دن کمل شریف سے واپس اپنے گاؤں پر آ رہے تھے تو سیکسر کے چک سے گزرے تو ایک ہل کی لکڑی پر آپ کی نظر پڑی اتفاقاً لکڑی کاٹنے والی آری بھی آپ کے پاس تھی آپ نے اسے کاٹ لیا تو جب کاٹ چکے تو اتنے میں جنگل کا حفاظتی سپاہی فارسٹ گارڈ بھی وہاں پہنچ گیا اس نے کہا تمہیں معلوم نہیں کہ یہاں سے لکڑی کاٹنا جرم ہے آپ نے اسے کیوں کاٹا ہے اتنے میں ایک اور آدمی بھی وہاں آ گیا ہے اس نے کہا کہ بات کیا ہے؟ سپاہی سے کہا کہ اس فقیر آدمی کو کیوں تنگ کر رہے ہو سپاہی نے کہا کہ اس نے یہ لکڑی کاٹی ہے اس شخصیت نے وہ ہل کی لکڑی اٹھائی اور الٹی کر کے اس جگہ پر رکھ کر سپاہی سے کہا کہ بھائی دیکھو تو سہی کہ یہ لکڑی اس جگہ سے نہیں کاٹی گئی تو کہا اچھا تو پھر جاؤ تو پھر فقیر صاحب نے اس لکڑی کو سیدھا کر جس جگہ سے کاٹی تھی تو وہیں اسی صورت میں لکڑی کو صحیح رکھ کر فرمایا نہیں صاحب یہ لکڑی میں نے یہیں سے کاٹی ہے اور اسی طرح کھڑی تھی اور اسی جگہ سے نہیں کاٹی اس پر فارسٹ گارڈ نے آپ کا چالان کر کے شاہ پور جیل میں بھیج دیا مگر جب آپ کو حوالات کے اندر کرتے تو تھوڑی دیر بعد آپ باہر پھرتے ہوتے اس بنا پر حکومت نے آپ کو آزاد کر دیا یہ تو کوئی فقیر آدمی ہے یہ آپ کی پہلی کرامت تھی اس کے بعد آپ واپس گھر چلے آئے اور اپنے بھائی کے ہمراہ اپنی کاشتکاری کے کاموں میں حصہ لینے لگ گئے وہ وقت ویسے بھی اچھا تھا اور اتفاق کا زمانہ تھا آٹھ آٹھ دس دس ہل اکٹھے ہو کر جوتا کرتے تھے اور پیداوار اٹھاتے کے وقت حصہ رسدی بانٹ لیتے تھے اس طرح بابا بوندی رحمۃ اللہ علیہ کا بھائی محمد حلیم بھی ایک گروہ کے ساتھ کاشتکاری کرتے تھے جو کہ آٹھ جوڑوں کا گروہ تھا تمام ساتھی اکٹھا ہو کر جب ہل جوتے تو اتفاقاً اچھا ہونے کی صورت میں حضرت بابا بوندی صاحب کا جوڑا سب سے آگے چلا آپ ہل چلا رہے تھے تو کھیت میں ایک کیکر کا درخت اس کے ساتھ بابا بوندی رحمۃ اللہ علیہ کی ہل گزر کر اس درخت کی جڑ میں پھنس گئی بابا صاحب کے پیچھے اس کے بھائی کا جوڑا تھا جب انہوں نے دیکھا کہ ہل جڑ میں پھنس گئی ہے تو انہوں نے بابا صاحب کو کہا کہ ہل چھوڑ دو اور کسی لے کر اس کیکر کو جڑ سے نکال دو تا کہ آئندہ ہل نہ پھنسے مگر بابا صاحب اپنے خیال میں مگن رہے اور اس کے کہے کی پروا نہ کرتے ہوئے ہل کو ہاتھوں سے پکڑا اور جڑ سے چھڑا کر پھر اپنے بیلوں کو ہانک لیا جب چلتے چلتے اس کیکر کی دوسری جانب پہنچے تو ہل قدرتاً

اس طرف والی جڑ میں پھنس گئی اور اس پر آپ کے بھائی کو غصہ آیا اور انہوں نے بابا صاحب کی پشت پر ایک چھڑی دے ماری اور ساتھ ہی کہا کہ تو اسے نکالتا کیوں نہیں اور اگر ہل ٹوٹ جاتی تو اس کو بنوانے کے لئے شہر جاتے اتنے میں حضرت بابا بوندی رحمۃ اللہ علیہ کو جوش آ گیا جس پر آپ نے اس درخت کو ہاتھ سے پکڑ کر باہر پھینکا وہ درخت جتنا اوپر سے نظر آ رہا تھا اس کی جڑیں دگنی ہی زمین میں تھیں جو کہ وہ باہر نکل آئیں آپ نے اسے اٹھا کر کھیت کے کنارے رکھ دیا جب دیگر ساتھیوں نے یہ حالت اپنی آنکھوں سے دیکھی تو انہوں نے کہا کہ یہ کام طاقت انسانی سے باہر ہے یہ قوت فکر و قدرت ہے ان سب نے حضرت بابا کے سامنے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگی اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ آج سے آپ ہمیں بالکل کام نہ کروائیں ہم آپکو حصہ رسدی دیتے رہا کریں گے اس کے بعد بابا حضرت بابا بوندی رحمۃ اللہ علیہ نے کام کرنا چھوڑ دیا اور اکثر مسجد شریف اور اس کے حجرے میں بیٹھے اور عبادت اور نفلوں میں ہمہ وقت گزارتے اور گاہے دربار شریف تمل شریف چلے جاتے اسی دوران ان کے بھائی حلیم صاحب کا انتقال ہو گیا لیکن زیادہ وقت دربار شریف پر یا جنگلوں میں گزارنا شروع کر دیا اور گھر میں جو اثاثہ تھا وہ راہ خدا میں غریبوں میں تقسیم کر دیا حتیٰ کہ ذاتی ملکیت زمین بھی ایک غریب زمیندار اگر ولد چوغطہ کو بخش دی کیونکہ اس سے مراسم دوستانہ تھے اب اور تو کوئی شے گھر میں نہ رہ گئی تھی صرف اللہ کا فضل تھا مگر ایک پتھر کی چکی گھر میں موجود پائی دل میں خیال ہوا کہ اسے لے جا کر مرشد پاک کے لنگر میں داخل کرنا چاہیے اسی بنا پر پتھر کی چکی اٹھا کر تمل شریف کی جانب چل پڑے جب دو تین کوس کا فاصلہ طے کیا تو اس پتھر کو وہاں رستہ پر ہی رکھ کر واپس لوٹ آئے اور آ کر چکی کا دوسرا پتھر اٹھا کر تمل شریف کو روانہ ہو پڑے اور گزشتہ چکی کے پتھر کے پاس سے گزر کے دو کوس آگے آ کر چکی کا یہ پتھر رکھ دیا اور واپس لوٹ کر اس گزشتہ پتھر کو اٹھا کر چل پڑے اور دوسرے پتھر کے پاس سے گزر کر ڈیڑھ دو کوس آگے وہ پتھر رکھ دیتے اور پھر واپس لوٹ کر اسے اٹھا کر آگے چل کر رکھ دیتے اس طریق سے آپ چکی کے ان ہر دو پتھروں کو لے کر چل پڑے دوران سفر راستہ میں آپ نے موضع سودھی محمد خان نامی کے ہاں قیام فرمایا جب صبح ہوئی تو آپ اپنی منزل کو روانہ ہونے لگے تو محمد خان نے از راہ برادرانہ جسے اس حالت سے واقفیت ہو گئی تھی ان پتھروں کو اپنی گدھی پر لاد کر فقیر کے ہمراہ ہو لیا دو تین کوس سفر طے کرنے کے بعد حضرت بابا بوندی رحمۃ اللہ علیہ نے لوٹنے کو کہا جس پر وہ واپس لوٹ پڑا اور کہا کہ بھائی صاحب آپ تو فقیر ہیں چکی پہنچانے کے بعد میری گدھی جلد مجھے پہنچا دینا تو فقیر صاحب نے کہا کہ گدھی جلد ہی گھر پہنچ جائے گی جب محمد خان گھر پہنچا تو گدھی کو پہلے ہی اپنے گھر میں موجود پایا اس پر سکتہ سا طاری ہو گیا مگر وہ سمجھ گیا کہ یہ فقیر صاحب کی کرامت ہے آپ ان چکی کے پتھروں

کولیکر پرانے طریقے کے مطابق منزل بہ منزل خانقاہ شریف پر پہنچ گئے اور لنگر شریف میں چکی نذر کر دی رات کو خواب میں حضرت مرشد پاک نے آپ کو دیدار سے مشرف کر کے فرمایا بیٹا آپ کی چکی ہم نے منظور کر لی ہے اور تمہارے لنگر کی چکی تا قیامت چلتی رہے گی یہ اسی دعا کا اثر ہے کہ حضرت بابا بوندی رحمۃ اللہ علیہ کا لنگر اس زمانے سے جاری ہے اور جاری رہے گا آپ پھر واپس تلی شریف تشریف لے آئے اور جنگلوں میں اکثر پھرتے رہتے اور اگر شہر تشریف لاتے تو مسجد میاں روشن کے حجرہ میں قیام کرتے رات یا تو نفلوں میں گزرتی اور گاہے درخت بوندی جو کہ مسجد کے صحن میں تھا اس کی ٹہنی پکڑ لیتے اور فدائیہ اشعار اور بیت پڑھتے رہتے تھے اور بے کسی کی سی حالت آپ پر طاری رہتی اسی دوران آپ کافی عرصہ جنگل میں کسی جگہ پڑے رہے اور بزرگوں سے سنا جاتا ہے کہ ان ایام میں خشک سالی کا زور ہو گیا کیونکہ ہمارا علاقہ بارانی تھا اس لئے قحط سالی شروع ہو گئی لوگوں کو بہت سی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا آخر لوگوں نے اکٹھے ہو کر یہ فیصلہ کیا کفری جا کر موسیٰ زئی رحمۃ اللہ علیہ سے دعائے باراں منگوائیں جب لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے شہر موضع تلی میں ایک درویش ریت میں دھنسا پڑا ہے جب تک اسے نہ نکالو گے بارش ناممکن ہے لوگوں نے واپس آ کر حضرت بابا رحمۃ اللہ علیہ کی تلاش شروع کر دی حضرت بابا رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ ریت میں دھنسے ہوئے پڑے تھے اور دیمک تک آپ کے جسم مبارک کو زخمی کر چکی تھی وہاں سے لوگوں نے بابا صاحب کو اٹھا لیا اور آپ کو نہلایا دھلایا گیا قدرت خدا کا تماشا ایسا ہوا کہ اسی دن بادل نمودار ہو گئے اور بارش نے تمام علاقہ کو نوازا اور لوگوں کی زندگی خوشحال ہو گئی اس کے بعد آپ کا چرچا فقر عام ہونے لگا اور لوگ جوق در جوق آپ کی زیارت کو آنے لگے مگر آپ مست الست زمین پر پڑے رہنے لگے نہ کھانے کی پرواہ نہ پینے کی تمنا اور نہ پہننے کی خواہش اور اگر کوئی زیادہ ہمکلامی کا خواہش مند ہوتا تو آپ فرماتے کہ بھائی میں حافظ جی وٹے پٹ رحمۃ اللہ علیہ کا غلام ہوں اور مسکین ہوں آپ زیادہ تر لوگوں سے دور رہنے کی کوشش فرماتے اور اکثر عام آدمیوں کو اپنے پاس نہ آنے دیتے بلکہ جو شخص آپ کے نزدیک آنے کی جسارت کرتا اور اسے پتھروں سے مارتے گالیاں تک نکالتے لیکن پھر بھی آپ کے شیدا آپ کے آگے پیچھے پھرتے رہتے کیونکہ گاؤں میں آپ کا کوئی خاص عزیز یا رشتہ دار نہ تھا اور جو گھر تھا وہ بے خانماں ہو چکا تھا اس لئے آپ کا کوئی خاص ٹھکانہ نہ تھا جہاں مرضی ہوتی بیٹھے رہتے اس وقت ایک سکھ جس کا نام سردار کھیل سنگھ تھا اور اسے حضرت بابا صاحب سے بے پناہ عقیدت تھی وہ زیادہ تر آپ کی خدمت کرنے لگا اور آپ کے پاس موجود رہتا اور آپ کی روٹی پانی کا انتظام کرتا آخر کار سردار کھیل سنگھ ہی آپ کا متولی ہوا اس دوران کثرت سے لوگ

آپ کی خدمت میں آنے لگے تھوڑے عرصہ کے بعد سردار کنپل سنگھ نے وفات پائی تو پھر لالا دیوان چند نے اس کی جگہ لی اور حضرت صاحب کی خدمت شروع کر دی اور جو نذرانے وغیرہ آپ کی نذر کیے جاتے ان کا مالک بننا شروع کر دیا اور کافی دولت مند بن گیا اب اہل دیہہ نے سوچا کہ اس گدی کی مالک قوم ہندو ہو رہی ہے حالانکہ بابا بوندی رحمۃ اللہ علیہ مسلمان ہیں اس لئے ان کا گدی نشین اور متولی مسلمان ہی ہونا چاہیے اب سب سے صلاح مشورہ کے ساتھ ایک ملنگ مسمی اللہ جوایا سکنہ کنڈان جو کہ ان دنوں فقیر صاحب کی خدمت میں رہا کرتا تھا کو چنا اور دیوان چند جو کہ اس وقت گدی نشین بنا ہوا تھا کو منع کر دیا کہ وہ حضرت صاحب کی کسی شے کو ہاتھ نہ لگائے لیکن دیوان چند کو حضرت بابا رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ عقیدت تھی اور محبت بھی وہ اکثر آپ کی خدمت میں بیٹھا رہتا حضرت صاحب کی محبت کا اثر دیوان چند پر ایسا ہوا کہ تھوڑے ہی دنوں بعد وہ فوت ہو گیا اور اسے مرگھٹ میں دو تین مرتبہ جلایا گیا لیکن اس پر آگ نے کوئی اثر نہ کیا مجبوراً اس کی اولاد برادری والے اسے مرگھٹ سے اٹھا کر دریا پر لے گئے وہاں بہا دیا اور اسی دوران ایک دن کا ذکر ہے کہ آپ اپنے گاؤں میں ایک حویلی میں بیٹھے تھے جس کو حویلی بلہ کہا جاتا ہے اور بہت سے زائرین آپ کے ارد گرد بیٹھے تھے حضور نے لوگوں سے کہا کہ ہٹ جاؤ رستہ دے دو تو لوگوں نے دیوار کی جانب جدھر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا منہ مبارک تھا جگہ چھوڑ دی اس طرح دیوار میں ایک بل سی معلوم ہوتی تھی اس میں سے ایک اژدہا سا سانپ نکلنا شروع ہو گیا جب سارا باہر نکل آیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ سانپ کے سر پر ایک اور چھوٹا سا سانپ بیٹھا ہے بڑا سانپ حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ کے آگے سرنگوں ہو گیا فقیر صاحب نے ارشاد فرمایا اپنا کام کرواتے میں سر والا سانپ نیچے اترا اور فقیر صاحب نے اپنا پاؤں آگے کر دیا جسے اس نے ڈس لیا پھر جلدی سے جا کر سانپ کے سر پر اسی طرح سوار ہو گیا لوگوں نے ان سانپوں کو مارنا چاہا مگر حضرت بابا سائیں نے منع کر دیا اور وہ سانپ پھر واپس اسی بل میں گھس گئے فقیر صاحب بیمار ہو گئے اور علاج تو در کنار کسی کو پٹی تک باندھنے نہ دیتے تھے پاؤں سے رس بہنی شروع ہو گئی اور پاؤں میں زخم ہو گیا کیڑے تک پڑ گئے اور اگر کوئی شخص کیڑوں کو نکالنے لگتا تو آپ فرماتے کسی کے بچے مارنے اچھے نہیں ہوتے انہیں مت چھیڑو اسی طرح دن گذارنے لگے کبھی زخم درست ہو جاتا اور کبھی پیپ رس نکلنی شروع ہو جاتی گویا یہ تکلیف ایک قسم کی آپ کو ورثہ میں مل چکی تھی جس نے آپ کا ساتھ آخری دم تک دیا کیونکہ حضور کی موت اسی سبب سے ہوئی ہاں! تو اب آپ کا متولی میاں اللہ جوایا بن چکا تھا اور لوگ آ کے آپ کی خدمت کرتے اور اپنی مرادیں پاتے اب تو یہ حال تھا کہ کوئی وقت ایسا نہ تھا جس وقت کوئی نہ کوئی آدمی آپ کے پاس موجود نہ ہوتا ادھر آپ کے بھائی حلیم صاحب کا لڑکا مسمی صاحبزادہ اللہ بخش بھی

جواں ہو گئے تھے وہ کسی کام کی خاطر کفری سے خوشاب جارہے تھے اور تلی شریف ان کا آبائی وطن تھا یہاں سے گزرے تو دل میں شوق تھا کہ اپنے چچا صاحب سے ملاقات کرتا جاؤں کیا دیکھتے ہیں ان کا چچا حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ اپنی مستی کی حالت میں زمین پر لیٹے ہوئے اور آنکھیں بند کیے ہوئے ہیں صاحبزادہ اللہ بخش صاحب آپ کے پاس آ کر بیٹھ گئے تھوڑی دیر کے بعد حضرت بابا صاحب نے ارشاد فرمایا کہ بیٹا تم اب میرے پاس آ جاؤ اور کفری چھوڑ دو کیوں کہ اب بیر پک چکی ہے اور اس کا پھل تم خود کھاؤ تمہارا حق بھی ہے اور مجھے بھی ٹھنڈک ہو گی صاحبزادہ صاحب کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ میں آزماؤں تو سہی میرا چچا صاحب فقر اولیاء اللہ ہے بھی کہ نہیں اتفاق سے کماد گنا کی خشک گٹھلی زمین پر پڑی تھی آپ نے اسے فوراً اپنے ہاتھ میں چھپا لیا اور حضرت بابا رحمۃ اللہ علیہ سے کہنے لگے کہ آپ بتائیں کہ میرے ہاتھ میں کیا ہے تو حضور بابا صاحب نے ہنس کر ارشاد فرمایا کہ بیٹا اللہ کریم نے مجھے وہ طاقت دی ہے کہ اگر میں اس گنے کی خشک گٹھلی کو کہوں کہ ہری ہو جا تو ہری ہو جائے گی اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ اس وقت فقیر صاحب کی دعا اور اللہ کریم کے حکم سے وہ گٹھلی ان ہاتھ میں پھول گئی اور اس میں رس بھر آیا اب صاحبزادہ اللہ بخش صاحب کو یقین ہو گیا کہ اب واقعی میرے چچا صاحب کامل ولی اللہ ہو چکے ہیں اس کے بعد صاحبزادہ اللہ بخش صاحب نے حضرت بابا رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ چچا جان میں کفری میں بھی ایک گدی کا ہی متولی ہوں جس کے مرید کافی امراء طبقہ ہیں اور جائیداد بھی ضرورت کے مطابق ہے اور آپ نے تو اپنی جائیداد تو م تک کو ضائع کر دیا ہے اور آپ حافظ جی کے دھر کمان کہلاتے ہو اور دوسری بات یہ کہ میں ابھی غیر شادی شدہ ہوں جب تک میری شادی نہیں ہونے پاتی اس وقت تک میں آپ کے ہاں نہیں آ سکتا حضرت بابا صاحب نے فرمایا کہ یہ تمہارے لئے ہو جائے گا تم آ جاؤ میں اپنی لڑکی کا رشتہ تمہیں دوں گا صاحبزادہ اللہ بخش صاحب نے کہا کہ وہ مستوں والی بات آپ نے کہی ہے کہ آپ کی تو ایک ہی لڑکی ہے جو شادی شدہ ہے اور وہ خوش وخرم اپنے خاوند کے ساتھ ازدواجی زندگی بسر کر رہی ہے دوسری تو ہے نہیں آپ لڑکی کا رشتہ مجھے کیسے دیں گے حضرت بابا صاحب فرمانے لگے کہ ابھی میری لڑکی کا خاوند ماہ ساون میں فوت ہو جائے گا اور وہ بیوہ ہو جائے گی پھر رشتہ تمہیں دے دوں گا صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ چچا صاحب جب لڑکی کا رشتہ دو گے تو اس وقت میں بھی آپ کے پاس آ جاؤں گا عرصہ سات آٹھ ماہ کے بعد جب ساون کا مہینہ آیا تو قدرتاً طاعون کی وبا پھوٹ پڑی اور حضرت بابا صاحب کی دختر مائی اللہ جوائی کا خاوند اس وبائی مرض سے رحلت فرما گیا کچھ عرصہ کے بعد آپ کی بیٹی اللہ جوائی صاحبہ اپنے والد حضرت صاحب کو ملنے تلی شریف تشریف لے آئیں ادھر خواب میں صاحبزادہ اللہ بخش صاحب کو حضرت بابا صاحب نے ارشاد

فرمایا کہ نکاح خواں کو ہمراہ لے کر تم ملی آ جاؤ حتیٰ کہ ایک رات میں تین مرتبہ یاد دہانی فرمائی جب سوتے تو یہی ارشاد ہوتا جس پر انہیں یقین محکم ہو گیا کہ یہ خواب نہیں بلکہ چچا جان شائد حسب وعدہ بلاتے ہیں چنانچہ صبح کو ایک نکاح خواں کو ہمراہ لے کر ملی شریف پہنچ گئے تو مائی صاحبہ بھی وہاں موجود تھیں جو کہ حسب الارشاد بابا بوندی رحمۃ اللہ علیہ رسم نکاح ادا کی گئی اس کے بعد حضرت بابا صاحب کی تمام نگرانی و کام کاج ولنگر وغیرہ صاحبزادہ اللہ بخش نے سنبھال لیا اور حضرت بابا بوندی رحمۃ اللہ علیہ کو پھر اپنے گھر لے گئے اور وہ گھر جو اجڑ چکا تھا دوبارہ جنگل کا منگل بن گیا عقیدت مندوں کے جمگھٹے لگنے جانے لگے اس طرح کوئی عرصہ دو اڑھائی سال گذرنے کے بعد صاحبزادہ صاحب نے محسوس کیا کہ یہ جگہ تنگ ہے آدمی سما نہیں سکتے اس لئے شہر کے باہر حسب اجازت بابا صاحب جگہ خرید کر وہاں حویلی و مکان تعمیر کر کے رہائش اختیار کر لی اور بابا صاحب کا باقاعدہ لنگر کا سلسلہ شروع کر دیا بعد حسب الارشاد بابا صاحب روضہ شریف کی بنیاد بھی رکھ دی جو کہ آپ کی وفات کے بعد مائی اللہ جوائی صاحبہ نے پایہ تکمیل کو پہنچائی اس طرح صاحبزادہ صاحب عرصہ بارہ سال گزار کر رحلت فرما گئے اور لنگر وغیرہ کا انتظام بھی اللہ جوائی نے سنبھال لیا اب حضرت بوندی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حویلی میں رہائش اختیار کر لی تھی اور جنگلوں وغیرہ میں پھرنا بند کر دیا تھا حتیٰ کہ ظاہر صورت میں دربار شریف تک بھی تا عمر نہ گئے اب آپ کی عمر تقریباً سو سال سے زیادہ ہو چکی تھی اگر گھومتے تو اسی حویلی کے اندر ہی اور بیٹھے تو بھی اس حویلی کے اندر نفس کشی کا یہ عالم تھا کہ جب سے مست الست ہوئے تھے نہ اپنے ہاتھ سے روٹی کھاتے نہ پیتے تھے اور نہ کسی سے زبانی پانی مانگا اور نہ ہی کسی کو کہا کہ مجھے کھلاؤ عقیدت مند اپنی مرضی سے اور اپنے انداز کے ساتھ حضرت بابا صاحب کو روٹی دیتے اور پانی پلاتے تھے اب عرصہ تقریباً چودہ سال اس حویلی میں آپ کو گزر گیا اور روضہ شریف تعمیر ہو رہا ہے کہ حضرت فقیر صاحب نے جو کہ اپنے مکان میں اکیلے سوئے ہوئے تھے کہ اپنے آپ کو آگ لگا دی۔ رات کو فقیر صاحب کو اس لئے اکیلا سلایا جاتا تھا کہ لوگ تنگ کرتے تھے تا کہ رات کو تو آرام کر سکیں اس کے ساتھ جنات لوگ رات کو حضرت صاحب کی خدمت میں آتے حضرت بابا صاحب کا جسم کچھ جھلس گیا اور سخت بیمار ہو گئے مائی صاحبہ اللہ جوائی ہم ہر دو بھائیوں ریاض الدین اور مجھے بابا صاحب کے پاس لے گئیں اور آپ کے سینے پر ہمارے سر رکھ دیئے اور بابا صاحب کو مائی صاحبہ نے کہا کہ آپ کا آخری وقت ہے اب آپ ان بچوں کے لئے دعا فرمائیں حضرت بابا صاحب نے فرمایا ابھی تو نو سال میری حیاتی باقی ہے تم فکر نہ کرو چنانچہ آج اور کل اور اسی طرح جلد حضرت صحت یاب ہو گئے ادھر روضہ شریف بھی تیار ہو گیا اس وقت بابا صاحب کے پاس پیر ملنگ شاہ سکنہ راجڑ منشی جعفر صاحب سکنہ چورائی میاں زین سکنہ جسوال استاد

صوفی امیر سکنہ خوشاب دیگر کافی عقیدت مند موجودہ تھے اب بابا صاحب کو صحت تو ہوگئی تھی لیکن چارپائی پر بیٹھ گئے اور چلنے پھرنے سے رہ گئے اس طرح بیٹے بیٹے عرصہ نو سال کا جب گذرا تو تیرہ ربیع الاول کی شب آپ کو بخار ہوگیا دوسرے تیسرے یوم سانپ کی زہر کا دورہ شروع ہوگیا جس سے کہیں کہیں سے رس ظاہر ہونے لگی خیر خیرات شروع ہوگئی جب فقیر صاحب سے اپنی خیریت کی بابت پوچھا جاتا کہ آپ دعائیں فرمائیں کہ اللہ کریم آپ کو صحت دے آپ فرماتے کہ نہیں دیتا حتی کہ ایک ہفتہ کی علالت کے بعد ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ کو بروز منگلوار صبح سات بجے صفت ایمان پڑھتے ہوئے اس جہان فانی سے رحلت فرمائی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا نماز جنازہ ظہر کے بعد پڑھایا گیا اور عقیدتمندوں کے گروہ کے گروہ آئے اور نماز جنازہ سے فیض یاب ہوئے ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ بمطابق ۱۹۳۴ء بروز منگلوار آپ کو پردہ پوش کیا گیا حضور کا لنگر اب بھی جاری ہے اور جاری رہے گا آپ کی مزار مبارک پر لوگ فیض یاب ہوتے ہیں اور مراتب روحانی طے پاتے ہیں اور آپ کوہستان نمک کے دامن میں ایک آفتاب ہیں جس کی شعائیں دور دور تک پڑ رہی ہیں

خدا رحمت کند　　　این عاشقان پاک طینت را

حلیہ مبارک

آپ کا قد ساڑھے سات فٹ جسم قد کے مطابق جسمی مائل بازو لمبے ہتھیلی چوڑی انگلیاں درمیانہ پیشانی کشادہ و اونچی تقریبا ساڑھے چھ انگل سر کے بالوں کے پاس بنی پر سید حا تل آنکھیں موٹی خوبصورت ابرو نیم پیوستہ لیکن بڑھاپے کی وجہ سے جھکے ہوئے چہرہ موزوں داڑھی مبارک کشادہ اور سینہ تک لمبی بائیں ٹانگ بوجہ سانپ کے اثر سے موٹی دائیں کان میں چھید سینہ فراخ پیٹ بوجہ ضعیفی ذرا موٹا پاؤں پندرہ انگل تھے۔

جب آپ کی رحلت کا وقت قریب ہوا تو میاں زین غلام نے عرض کی حضرت ہم کدھر آپ نے فرمایا جب میں دنیا میں موجود تھا تو تمہارا کارساز کون تھا میاں زین نے عرض کی کہ اللہ تو آپ نے فرمایا کہ میں مر رہا ہوں اللہ تو موجود ہے قائم ودائم ہے تو اس نے عرض کی کہ آپ دعا تو فرماتے تھے آپ نے فرمایا کہ اب بھی میں دعا کرتا رہوں گا

مجلس نیکاں دی نیک ہے کردی نیکی چال چلاون
پاک لوکاں دے تذکرے کر کے سدھے راہ وکھاون

مکاشفات وکرامات حضور علیہ الرحمۃ

۱۔ مجھ سے ذکر کیا اپنی والدہ ماجدہ نے کہ جب میرا نکاح تمہارے والد سے ہوا تو میں کیا دیکھتی ہوں کہ جب میں اپنے کمرہ میں اندر بیٹھی تھی کہ حضرت بابا صاحب کے ہاتھ میں تین پھول ہیں ایک گلاب کا اور دو دوسرے آپ اندر تشریف لائے اور مجھے کہا کہ بیٹا یہ کھا لو چنانچہ اللہ کریم نے مجھے تین بیٹے عطا کیے جو کہ دو فوت ہو گئے ہیں تم باقی ہو۔

۲۔ میرا ذاتی ذکر ہے کہ میری شادی نابالغی میں ہو گئی تھی اور اکثر میں آپ کو صبح کی روٹی میں اپنے ہاتھ میں لے جا کر کھلاتا تھا ایک دن کا واقعہ ہے کہ جب میں نے لقمہ آپ کے منہ مبارک میں ڈالا تو آپ نے باہر اپنی جھولی میں نکال پھینکا اور مجھے فرمانے لگا کہ کیا تمہارا کوئی لڑکا لڑکی ہے میں حیا کے مارے شرمندہ سا ہو گیا کہ ابھی میں مکمل بالغ بھی نہیں ہوا اس لئے چپ کر رہا آپ نے فرمایا کہ میں دیتا ہوں تم لیتے کیوں نہیں یہ کہہ کر جھولی میں سے لقمہ اٹھا کر میرے حوالے کر دیا میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک چنبیلی کا پھول بھی اس کے ہمراہ تھا فرمایا جاؤ پہلے گھر دے آؤ اور کھلا کر آؤ بعد میں میں روٹی کھاؤں گا چنانچہ حسب الارشاد بندہ نے وہ لقمہ اپنے گھر جا کر کھلا دیا اللہ نے ایک ماہ میں ہم پر فضل کر دیا جو کہ صاحبزادہ اللہ جوایا مظفر سلطان تولد ہوا۔

۳۔ یہ میرا ذاتی ذکر ہے کہ مجھے دوسری شادی کیے ہوئے عرصہ تیرہ چودہ سال گذر گئے لیکن میری عورت کے ہاں کوئی لڑکا نہ ہوا اور زیادہ غمگین رہنے لگی اور خانقاہ شریف پر زیادہ وقت گذارنے لگی ایک دن حضرت بابا رحمۃ اللہ علیہ اسے خواب میں ملے میری عورت نے خواب میں عرض کی حضور مجھے از حد طلب فرزند ہے آپ مہربانی فرمائیں آپ نے فرمایا کہ دیکھو چارپائی کے نیچے کوئی لڑکا ہے وہ کہتی ہیں کہ میں کیا دیکھتی ہوں کہ ایک لڑکا سیاہ بودی والا کھیل رہا ہے میں عرض کیا ہاں تو حضور نے ارشاد فرمایا اٹھا لو اور دربار شریف تمل چلے جاؤ خواب میں اس بچے کو اٹھا لیا اتنے میں اس کی آنکھ کھل گئی دوسرے روز ہم تمل شریف چلے گئے تو واپس آنے پر اللہ نے اس پر فضل کیا جو کہ صاحبزادہ ریاض احمد خان موجود ہے۔

۴۔ میرا چشم دید واقعہ ہے کہ ۱۹۳۲ء میں مجھ سے راجہ حسین بخش پنشنر سکنہ کٹھ مصرال نے کہا کہ آج راجہ نجابت علی میرے ساتھ تشریف لایا ہوا ہے اور چونکہ اس کی کوئی اولاد نرینہ نہیں ہے اس لئے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کرتی ہے آپ ہمراہ آئیں اور حضرت صاحب کو سفارش کریں بندہ نے عرض کی راجہ صاحب آپ خود مقبول نظر ہو کسی دیگر کی سفارش کی ضرورت نہیں راجہ صاحب نے

فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب خون خون ہوتا ہے اور خادم خادم ہی ہوتا ہے لہذا تمہارا حضرت صاحبزادہ کے پاس آنا اشد ضروری ہے قصہ مختصر جب ہم ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر واپس حضرت صاحب کے پاس آئے تو حضرت اس وقت ڈیوڑھی کے سائے میں چارپائی ڈلوائے لیٹے پڑے تھے راجہ نجابت علی گلے میں کپڑا ڈال کر حضور کی پائنتی کی جانب کھڑے ہو گئے اور راجہ حسین بخش صاحب آپ کے منہ کی طرف کھڑے ہو گئے تو بندہ نے آپ کے اوپر لیٹ کر محبت سے التماس کی کہ حضور راجہ نجابت علی کے ہاں اولاد نرینہ نہ ہے اسے لڑکا چاہیے حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اسے لکھا ہوا کوئی نہیں تو بندہ نے عرض کی کہ اس کے لکھا ہوا ہوتا تو اس کا کام گھر میں خود بخود ہو جاتا اسے آپ کے پاس آنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی آپ بارگاہ رب العالمین میں عرض کر کے لکھا دیں تو جلد ہی حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اگر والد فوت ہو تو بیٹا پیدا ہو تو اس کا کیا فائدہ تو جھٹ راجہ نجابت جو کہ پائنتی کی جانب کھڑا تھا عرض گو ہوا کہ میں آنکھوں سے فرزند دیکھ لوں چاہے مر ہی جاؤں میں چپ کر رہا بابا صاحب نے دعا فرمائی کہ جاؤں انشاءاللہ ضرور فرزند ہو گا جب عرصہ دو اڑھائی ماہ کا گذر گیا تو حضرت صاحب کا انتقال پر ملال ہو گیا لیکن نجابت اور اس کی عورت کے یقین میں کوئی فرق نہ آیا اور اکثر مزار شریف پر حاضری دینی شروع کر دی اس طرح جب دو اڑھائی ماہ گذر گئے تو ایک رات راجہ نجابت کی عورت خواب میں کیا دیکھتی ہے کہ حضرت قبلہ بابا صاحب اس کے گھر تشریف لے گئے ہیں اور ایک چارپائی بوسیدہ جو کہ راجہ نجابت صاحب نے دلان میں رکھی ہوئی تھی اور اکثر اس پر بیٹھ کر تلاوت قرآن پاک اور وظائف کرتے رہتے تھے اس پر آ کر حضرت بابا صاحب بیٹھ گئے اور ارشاد فرمانے لگے کہ عزیزہ تمہیں سبق دینے کو آیا ہوں کہ یہ کہہ کر حضرت صاحب نے ایک کتاب اپنی بغل سے نکالی اور اسے کھول کر کہا کہ سبق پڑھ لو جس پر یہ تحریر تھا کہ

رب سد نزدیک بہایا دوست آ ہا چیندا

جب وہ پڑھ چکی تو اسے دل میں خیال آیا کہ حضرت صاحب ننگی چارپائی پر تشریف رکھتے ہیں میں اندر سے کوئی چادر کھیس لا کر حضرت کے نیچے بچھا دوں اسی خواب کی حالت میں وہ اندر جا کر کھیس لائی لیکن حضرت صاحب کو وہاں موجود نہ پایا اسی خواب کے عالم میں وہ کہتی ہیں میں آستانہ عالی شریف کی جانب چل پڑی حتی کہ دربار شریف پر پہنچ گئی جیوہ حویلی میں داخل ہوئی تو کیا دیکھتی ہے کہ جانب شمال جہاں کے کیکر کا درخت ایک بزرگ سفید ریش ایک بڑے پلنگ پر تشریف فرما ہیں اور جانب جنوب حضرت بابا صاحب اپنی چارپائی پر جلوہ افروز ہیں درمیانی احاطہ دریاں بچھی ہوئی ہیں اور ان پر سفید لباس پہنے

ہوئے کوئی بزرگ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جن کے ہاتھوں میں سرخ سرخ رنگ کی تسبیحیں ہیں جو کہ عقیق کی معلوم ہوتی ہیں اور چپ چاپ عبادت میں مشغول ہیں وہ حضرت صاحب کی جانب قدم بوس ہونے کو جھکی تو بابا علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا کہ اول پیر صاحب بغداد شریف غوث الاعظم کی قدم بوسی کرلو اور پھر میرے پاس آ جانا چنانچہ وہ حضرت پیر صاحب کی قدم بوسی کر کے حضرت صاحب کے پاس پہنچی تو پھر حضور فرمانے لگے کہ تم کو سبق بھول نہ جائے حضرت صاحب نے اسی طرح بغل سے کتاب نکالی اور وہی سبق دیا

رب سد نزدیک بہایا دوست آ پاھیندا

ارشاد فرمایا کر کہا کہ اب نہ بھولوگی اتنے میں رفیہ نجابت علی صاحب جو کہ نماز کے لئے مسجد گئے ہوئے تھے واپس گھر تشریف لائے اور اس کی آنکھ کھل گئی تو رفیہ صاحب کو اس نے لمبے خواب سے آگاہ کیا صبح وہ دونوں مزار شریف پر حاضر ہوئے اللہ کے حکم سے اسی ماہ میں ان کے حمل ہوگیا اور اپنی میعاد پر لڑکا پیدا ہوا جس کا سلطان علی رکھا گیا تھوڑے عرصہ کے بعد رفیہ نجابت علی کا انتقال ہوگیا رفیہ سلطان علی سو جود اور ملازم فوج ہے۔ **ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔**

۵۔ مجھ سے ذکر کیا میاں عبید رسول اور اس کی عورت مسماۃ زینب سکنہ للہ نے ہمارے ہاں لڑکے چھوٹی عمر میں پیدا ہو کر فوت ہو جاتے تھے ہم برائے اولاد نرینہ حضرت صاحب کی خدمت میں چلے جیٹھ ہاڑ کا موسم تھا ہم للہ سے ریل گاڑی پر سوار ہو کر نو دس بجے اسٹیشن راجڑ پر اتر پڑے دوپہر کا وقت ہو رہا ہے پہلے تو صلاح بنی کہ آرام کرلیں پچھلے ٹائم چلے جائیں گے پھر خیال بندھا کہ پچھلے ٹائم سورج سامنے ہوگا اور گرمی زیادہ شدت سے ہوگی چلنا ہی چاہیے چنانچہ ہم نے راجڑ سے تلی کا رخ کیا اور چل کھڑے ہوئے قدرت رب العالمین ایسی ہوئی کہ جب ہم جنگل بیابان یعنی جھجھ میں پہنچ گئے تو میاں صاحب کی بیوی مسماۃ کو پیاس لگ گئی اور رفتہ رفتہ پیاس کی شدت اس پر طاری ہونے لگی تو بیوی صاحبہ نے کہا کہ میں پیاس کی وجہ سے جاں بلب ہوئی اور میری آنکھوں میں اندھیرا سا ہونے لگا اور چلنا بھی دشوار ہوگیا لہذا آپ اپنی زندگانی کا کوئی بندوست کرلیں اور مجھے یہاں چھوڑ دیں مجھے اب آپ ختم سمجھیں میاں صاحب نے ادھر ادھر نظر دوڑائی تو سامنے کیکر کا ایک درخت نظر آیا تو میاں صاحب نے بیوی سے کہا کہ ہمت نہ ہارو تم کوشش کر کے اس درخت کو تو پہنچو۔ تمہیں وہاں چھوڑ کر پانی کی تلاش کرلوں گا کیونکہ چٹیل کلر ہے اور دھوپ سخت ہے نہ مرتی بھی مرجاؤ گی غرض یہ کہ اس ڈھارس پر ہم بڑھ کر اس درخت کے نیچے پہنچ گئے اور کیا دیکھتے ہیں کہ اس درخت کے نیچے ایک ٹانڈوں کا بونگا سا بنا ہوا

ہے اس کے اندر تلاشی لی تو اس میں ایک گھڑا پانی کا بھرا پایا اور اس پر ایک ٹھلی کی پڑی پائی اس ٹھلی میں گھڑے کو انڈیلا نہایت ٹھنڈا میٹھا پانی پایا غرض یہ کہ اب تو ہم نے خوب سیر ہو کر پانی پیا اور روٹی جو ہمارے پاس تھی کھانا وغیرہ کھایا خوب سیر ہوئے تلی شریف کی جانب پھر چل پڑے جب دربار شریف میں پہنچے تو قدرتا حضرت صاحب دروازہ والی ڈیوڑھی میں بیٹھے تھے ہم ہر دو نے بابا صاحب کی قدم بوسی کی تو میری عورت نے فوراً حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کی یا حضرت آج میں تو اپنی مرادیں پا چکی تھی لیکن ابھی چند روز زندگانی بقایا تھی جو کہ گھسیٹ کر آپ کے قدموں میں لے آئی حضرت صاحب پہلے تو چپ کئے ہوئے بیٹھے تھے پھر بوندی کرم جب جوش میں آیا تو ارشاد فرمانے لگے جاؤ اندر جا کر پانی پیو کیونکہ ابھی تمہاری پیاس باقی ہے پھر میرے پاس آنا جب ہم اندر چھپری جو کہ پانی کے گھڑوں کے لئے بنی ہوئی تھی میں گئے تا کہ پانی نوش کریں تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہی گھڑا وہی مٹی کی ٹھلی جو کہ راستہ میں اس درخت کے نیچے ملی تھی یہیں پڑے تھے دوبارہ اس گھڑے میں سے وہی پانی پی کر اور حیران ہو کر حضور کی خدمت میں حاضر ہو گئے تو آپ ہماری طرف دیکھ کر فرمانے لگے کہ تمہیں تو پیاس لگی اور تکلیف ہوئی اور مجھ کو تکلیف نہ ہوئی کہ جس نے یہاں سے گھڑا اٹھا کر وہاں تمہیں پانی پلایا اور اسی اثنا میں دو پھول اپنی جھولی میں سے نکال کر میری عورت کی ہتھیلی پر رکھ دیئے اور فرمایا کہ کھالو اور جاؤ اللہ کریم اولاد نرینہ سے سرفراز کرے گا اور بعد میں اللہ کریم نے ہمیں دو لڑکے فیض رسول وعبدالرسول عنایت فرمائے۔ واللہ یوتی ملکہ من یشاء۔

۲۔ مجھ سے ذکر کیا عبدالغنی سکنہ کرولی نے کہا کہ میرے ہاں اولاد نرینہ نہ تھی میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا ایک پھول جو کہ حضرت صاحب کی گود میں پڑا تھا مجھے مرحمت فرما کر فرمایا لے جاؤ اولاد ہوگی کچھ عرصہ بعد اللہ کریم نے مجھ پر فضل کیا اور لڑکا تولد ہوا چونکہ اکلوتا لڑکا تھا اور حضرت صاحب کی خاص عنایت تھی بایں وجہ نام نہ رکھا اور حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ اس نومولود کا نام آپ ارشاد فرمائیں لڑکا ہمراہ تھا استفسار پر آپ نے نام یعقوب شاہ فرمایا جس پر میرے دل میں خیال آیا کہ قوم اعوان اکثر شاہ کا اسم نہیں رکھتے دوسرا میرا ڈی ای بھی پیر یعقوب شاہ شاید اس نام پر اسے خفگی نہ ہو اور میں ملازم ہوں یا حضرت یہ نام رکھنے کی میں جرات نہیں رکھتا حضور رحمت میں آ کر فرمانے لگے کہ تمہاری جرت ہوگی اس کا نام غلام محمد رکھو اور اقبال یعقوب شاہ سے بھی زیادہ ہوگا وقت گذرتا گیا اب اظہر من الشمس ہے اے ملک ڈائریکٹر آف سکولز وہی ذات ہے جسے حضور کی دعا ہوئی۔

۷۔ میرا چشم دید واقعہ ہے کہ مسماۃ مہتاب بی ہمشیرہ حاجی شیر باز خان سکنہ ۵۸ شمالی بہمراہ سلکھو ملازم خود دربار شریف میں حاضر ہوئی اور کہا کہ حضرت صاحب تو دنیا سے پردہ کر چکے ہیں اور میرے بھائی کے ہاں اولاد نہ ہے اور دوسری شادی ہے اس بنا پر میں حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر گئی تھی اور چلہ کشی وہاں پر کی کہ میرے بھائی کو اللہ کریم اولاد سے نوازے لیکن شومیئے قسمت مجھے کوئی صحیح اشارہ یا حکم نہیں ملا میرے دل میں شمس العارفین کی خواہش ہوئی اور وہاں سے سیدھی سیال شریف پہنچی چلہ کشی وغیرہ کی لیکن کوئی سوجھ بوجھ نہ ہوئی اب سب دروازوں سے پھر پھرا کر اس دربار شریف پر حاضر ہوئی ہوں کہ اللہ کریم میرے بھائی کا بوٹا لگا دے چونکہ تم اولاد یوندی ہو اور مالک گدی ہو مجھے آپ کوئی وظیفہ بتلائیں تاکہ گوہر مقصود حاصل ہو چونکہ بندہ نے اکثر حضور کو زندگی میں دیکھا تھا کہ بے اولاد کو آپ **رب لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین** کے وظیفہ کا حکم فرماتے تھے اس لئے بندہ نے عرض کی کہ تم حضور کے سرہانہ بیٹھ کر سوا لاکھ اس آیہ کی تعداد پوری کر دیں اللہ کریم فضل کرے گا چنانچہ ہمشیرہ مذکور نے حضور کے مزار شریف کے سرہانہ بیٹھ کر اپنا عمل شروع کر دیا ایک ہفتہ بعد کہا بھائی صاحب اپنا عمل ختم کر چکی ہوں لیکن کوئی اشارہ وغیرہ نہیں ہوا میں نے عرض کی ہمشیرہ انسان کی زبان کئی وجہ سے پاکیزہ نہیں رہتی اس لئے آپ دوبارہ یہ عمل بدستور کریں لہذا ہمشیرہ مذکورہ نے ہفتہ بعد کہا کہ بھائی عمل وظائف آج پھر ختم کر بیٹھی ہوں۔ میں نے عرض کی کوئی خواب وغیرہ اس نے کہا کہ کچھ نہیں پھر بندہ نے کہا اب آخری تیسری بار پھر اسی عمل کو کرو ابھی سوا لاکھ کی تعداد پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ خواب میں کیا دیکھتی ہے کہ حضرت بابا صاحب اس کے پاس آئے اور دو گیس جلتے ہوئے اس کے حوالے فرمائے اور کہا کہ لے جاؤ محرم غالب ہوتے ہیں چنانچہ گیس لے کر ایک دوسرے پر اس نے رکھ کر اٹھائے حتی کہ اوپر گیس گر پڑا اور گل ہو گیا اور دوسرے کو لے کر تمہارے پاس لائی ہوں جو کہ بچ جل رہا ہے اور میں بیدار ہو گئی اور صبح نماز کا وقت تھا نماز ادا کی آپ میرے اس خواب کی تعبیر بتا دیں میں نے عرض کی کہ میرے خیال ناقص میں تعبیر یعنہ ہے کہ حضور کی دعا سے تمہارے بھائی کے ہاں دو لڑکے ہوں گے ایک کم عمر اور دوسرا طبعی عمر حاصل کرے گا حسب طریقہ وہ اجازت وغیرہ لے کر گھر لوٹ آئی اسی دوران جب وہ گلی شریف میں مقیم تھی تو حافظ رمضان صاحب چک ۵۸ تشریف لے گئے اور ہمشیرہ موصوفہ نے کان کھن اور مشکلات بھائی کے لئے جھیلی تھیں اور اسے اشارہ بھی بابا صاحب کا ہوا جس پر اسے کافی یقین تھا کہ حضرت صاحب کی دعا کا نتیجہ ہے لیکن اس کی بھاوجہ مصر تھی کہ میں نے تعویذ خاص رمضان صاحب سے لئے اگر مجھے لڑکا ہوا تو شیرینی وغیرہ کے وہ حقدار ہیں اس بنا پر گاہے بگاہے نند بھاوجہ میں تکرار رہتا

رہتا کہ بھا وجہ منسوب حافظ رمضان کرتی اور نتان صاحب حضرت بابا بوندی رحمۃ اللہ علیہ جس کے تصفیہ کی کوئی شکل نہ تھی آخر کچھ عرصہ کے بعد ایک رات کو حاجی ملک شیر باز خان کو خواب میں حضرت بابا صاحب ملے اور فرمایا کہ یہ دو مستورات آپس میں لڑ لڑ کر مر رہی ہیں ان سے کہو کہ سات دن ہفتہ میں ہوتے ہیں جمعہ کا دن میرا ہے اور باقی دن اوروں کے اگر لڑکا بروز جمعہ تولد ہوا تو سمجھنا حضرت بابا بوندی کی دعا ہے اور اگر کسی اور دن پیدا ہوا تو حافظ رمضان کا سمجھو یا کسی اور کا مرید ہے صبح بیدار ہونے کے بعد حاجی شیر باز نے ہنس کر کہا کہ آج تمہارا فیصلہ حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ مولود اگر بروز جمعہ ہوگا تو مرید حضرت بابا صاحب کا ہوگا اور اگر سنیچر اتوار سوموار منگل بدھ یا کسی اور وار کو ہوگا تو مولود مرید حضرت بابا صاحب کا نہ ہوگا بلکہ کسی اور کا ہوگا چنانچہ اللہ کریم کا کرنا ایسا ہی ہوا کہ بروز جمعہ لڑکا تولد ہوا جسے حضرت صاحب کی پیش گوئی سمجھا گیا تھوڑے عرصہ بعد وہ فوت ہو گیا پھر اللہ کریم نے فضل کیا اور یہ مولود بھی اس طرح بروز جمعہ تولد ہوا جس کا نام ملک حق نواز رکھا گیا جو کہ موجود ہے اور مرید حضرت صاحب کے ہے اللہ کریم نے اسے بھی اولاد سے سرفراز فرمادیا جو کہ موجود ہیں۔

۸۔ میرا چشم دید واقعہ ہے کہ مسمی فیض رسول ولد عبید رسول سکنہ للہ ہے جب دوسری شادی جہلم میں کی اور وہ عورت پیر فقیر کی معتقد نہ تھی حتیٰ کہ فیض رسول کے والدین جو کہ غلامان حضرت صاحب کے خاصان سے تھے اور وہ نذرانے وغیرہ لنگر شریف میں ادا کرتے تھے اور وہ بھی بند کر دیئے ادھر اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ پہلے تو کافی عرصہ اس عورت کو حمل نہ ہوا کافی علاج وغیرہ دوڑ دھوپ کی جب اولاد ہونی شروع ہوئی تو چھاتی سے دودھ نہ آتا بکری گائے کا دودھ بچوں کو پلاتے لیکن کوئی بات نہ بنتی اس طرح دولڑکے پیدا ہو کر فوت ہو گئے آخر مجبور ہو کر فیض رسول دربار شریف پر حاضر ہوا اور معافی کا خواستگار ہوا اور مجملہ قسم کے خصص کی ادائیگی کا وعدہ عرض گو ہوا تمام رات اس کی ہمشیرہ دربار شریف میں نفل اور وظائف کرتی رہی اسے غنودگی ہوئی وہ خواب میں کیا دیکھتی ہے کہ حضرت صاحب جلوہ گر آستانہ شریف میں ہیں اور فیض رسول کا والد میاں عبید رسول مرحوم بے کفن حاضر خدمت ہیں چنانچہ ہمشیرہ فیض رسول نے حضور سے عرض کی کہ حضور اس مرید کے طفیل جس نے آپ کے رقبہ میں جوتی استعمال نہیں کی اس کے بیٹے پر نظر کرم فرمائیں تاکہ اولاد سے سرفراز ہو حضور نے خواب میں ہی اس سے کہا کہ اگر تم مجھ کو یہ واسطہ نہ دیتی تو ایسے مرتد کا یہی علاج تھا لیکن لو یہ دو پھول لے جاؤ خواب میں فیض رسول بھی وہیں موجود تھا پھول اس کے حوالے کیے گئے جو کہ بعد میں اللہ کریم نے اپنی میعاد پر فضل کیا ارچوہدری فیض رسول کے دولڑکے ظفر اور جاوید موجود ہیں اس دن سے اب تک وہ اپنا حساب صحیح لنگر شریف میں ادا کر رہا ہے۔

۹۔ مجھ سے ذکر کیا آفریدی مجسٹریٹ کپتان ملک محمد خان سکنہ وہیرنے کہ میرے دولڑکے عمر جوانی میں فوت ہو گئے بندہ بخدمت حضرت بابا علیہ الرحمۃ ہوا اور طلب اولاد کی خواہش ظاہر کی آپ نے فرمایا دوسری شادی کرو اس کے بطن سے لڑکا ہو گا اور اس کے آگے دو ہو نگے اس بنا پر اس نے بڑائی میں شادی کر لی اور اللہ کریم نے مجھے محمد نواز عطا فرمایا۔

نوٹ۔ ملک صاحب محمد نواز کے دو فرزند ہیں۔

بجا اولیا کی کرامات ہیں نجومی کی باتیں خرافات

۱۰۔ مجھ سے ذکر کیا مسماۃ بھا گبھری زوجہ چوہدری محمد سکنہ پنڈنکو نے کہ میری ساس کے ہاں اولاد نہ ہوتی تھی وہ برائے طلب اولاد حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئی جب وہ عرض کے لئے پیش ہوئی تو قدرتاً وہاں ایک بچہ (لڑکا) بیٹھا تھا جس کی آنکھیں اوپر کو دیکھتی تھیں چونکہ اس کو اولاد کی ناداری نے تنگ کیا ہوا تھا حضور سے عرض کو ہوئی کہ یا حضرت اور نہیں تو کم از کم مجھے اللہ کریم اگر ایسا بھی لڑکا عنایت فرمائے تب بھی میں از حد مشکور ہوں گی اور آپ کی نظر شفقت تصور کروں گی چنانچہ حضور نے فرمایا کہ جاؤ ایسا ہی ہو گا جو کہ بعد میں اللہ کریم نے اسے لڑکا عطا فرمایا جس کا محمد یعنی حضور نے ہی رکھا اور وہ اوپر کو دیکھتا تھا اور اب میں دربار شریف پر اس لئے حاضر ہوئی ہوں کہ میرے خاوند کی نسل ہی اب اسی قسم کی چل پڑی ہے کہ میری تمام اولاد کی آنکھیں والد پر ہیں ہمیں اب ایسی اولاد کی ضرورت نہ ہے اب مجھے تو صحت مند اور صحیح آنکھوں والی اولاد کی ضرورت ہے چاہے لڑکی ہو یا لڑکا آپ میرے ہمراہ مزار شریف پر دعا کریں بندہ حسب مراد مسماۃ بھا گبھری خانقاہ میں عرض کو ہوا اور دعائے خیر کہلائی جب دوسرے سال وہ دربار شریف پر حاضر ہوئی تو ایک نہایت جمیلہ صحیح آنکھوں والی لڑکی اس کی گود میں دیکھی گئی جو کہ موجود ہے۔

۱۱۔ مجھ سے ذکر کیا قاضی عطا محمد مرحوم سکنہ تلی نے کہ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ جیٹھ کا مہینہ تھا اور سخت خشک سالی تھی دوپہر کا وقت تھا کہ برائے قضائے حاجات میں باہر نکلا جب گورستان مشرق کے شمالی جانب جا پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ ایک وٹر کے درخت کے زیر سایہ بیٹھے ہیں اور اکیلے ہیں ایک نوجوان عورت سرخ کپڑوں میں ملبوس سکنہ تاڑی آپ کے پاس پہنچی بندہ نے اوجھل ہو کر کھڑا ہو گیا کیا دیکھتا ہوں کہ اس عورت نے ایک کواڑ چوری کا اپنی پوٹلی سے نکال کر حضرت صاحب کو چوری کھلانی شروع کر دی حضور کو روٹی کھلا چکی تو طلب اولاد کی عرض کی اتنے میں آپ اٹھ کر ایک آک کے پودے کے پاس جا کر جو کہ نزدیک ہی کھڑا تھا دو ٹہنیاں توڑ کر اپنی جھولی بھر

کر اس عورت کے پاس آ گئے اور روٹیاں ایک ایک کر کے اس کی جھولی میں مارنے لگے جب سات پر پہنچے تو اس عورت نے عرض کی یا حضرت بس مجھے اتنے ہی کافی ہیں چنانچہ سال بعد جب وہ عورت دیکھی گئی تو اس کی گود میں بچہ تھا کہ یکے بعد دیگرے اس کے سات لڑکے ہوئے موجود ہیں اور اعوان تاپھے کہلاتے ہیں۔

۱۲۔ مجھ سے ذکر کیا کہ متولی چندو ولد دیوان چند سکنہ تلی کہ جن دنوں میرے والد صاحب گدی نشین حضرت بابا صاحب تھے ان دنوں میرا ایک بھائی مسمی تمال چند فوت ہو گیا میری والدہ اور والد بوڑھے ہی تھے اکثر بابا صاحب کی خدمت میں بیٹھے رہتے ایک دن جو کہ آپ کی نگاہ میری والدہ پر پڑی اور وہ لڑکے کے غم میں رو رہی تھی تو آپ نے آسمان کی طرف نگاہ کر کے ارشاد فرمایا کہ دے نہال کی نہال میری والدہ نے عرض کی حضور میں بوڑھی ہوں اور اب اولاد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور میرے ان تینوں فرزندوں کی حیاتی ہو حضور نے فرمایا نہیں نہال کا تہال لونگا قدرت ایسی ہوئی کہ تھوڑے ہی عرصہ میں میری والدہ کو حمل ہو گیا اور لڑکا تولد ہوا جس کا نہال چند ہی نام رکھا گیا جو کہ موجود ہے لیکن اس نے دنیا چھوڑ دی ہے اور مست ہے۔

۱۳۔ مجھ سے ذکر کیا کہ ملک غلام مخدوم ولد محمد اور لیس نمبردار سکنہ کھوڑہ نے کہ میری شادی اپنے چچے کے گھر ہوئی لیکن مراسم خوشگوار نہ ہوئے اس حالت میں مجھے اپنی والدہ نیک بخت حضرت صاحب کی خدمت میں لے آئی اور چونکہ آپ ہمارے مرشد تھے اس لئے آپ کو عرض کی کہ یا حضرت یہ اپنی عورت کو آباد نہیں رکھتا اور کچھ بہو میں بھی غلطیاں ہیں اس پر آپ نے فرمایا کہ او ملنگا تجھے جا پرناؤ نگا اٹک چنانچہ پھر ہم نے موضع اٹک کی طرف روش اختیار کی حتی کہ تھوڑے ہی عرصہ میں میری شادی اٹک میں ہو گئی اور حسب طبیعت عورت ملی اور اللہ کریم نے مجھے بال بچوں سے بھی سرفراز کیا جس کے بطن سے امیر سلطان وغیرہ موجود ہیں۔

۱۴۔ مجھ سے ذکر کیا مسمی نور محمد ولد قاسم سکنہ موہرہ نے ایک دفعہ میں جب حضرت صاحب کی خدمت میں برائے نیاز حاضر ہوا کہ اور التجا کی کہ ہمارے ہاں کوئی اولاد نہ ہے آپ دعا فرمائیں اللہ کریم ہم پر فضل کرے آپ نے فرمایا کہ جوڑی بھائی جوڑی۔ جاؤ اپنے خاوند کو صحیح راضی رکھو دو لڑکے ہوں گے وہ اجازت وغیرہ لے کر چلے گئے قدرتا سال کے بعد جب دربار شریف پر گیا اور دیکھا کہ وہی عورت اور مرد دربار شریف میں موجود پائے اور اس کی عورت کی گود میں دو لڑکے جوڑے دیکھے گئے جو کہ اس نے اظہار کیے تھے۔

۱۵۔ مجھ سے ذکر کیا میاں خدا بخش خلیفہ حضرت سکنہ مرولیا نوالہ نے کہ ایک دفعہ بندہ بابا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو دل میں خیال پیدا ہوا کہ پہلے بھی لڑکے تو ہیں لیکن اب اگر اللہ تعالیٰ ایسی اولاد دے جو کہ اللہ کی منظوری والی ہو تو بہت خوب ہو اتنے میں آپ نے ارشاد فرمایا میاں بوٹا تو میں نے حضرت صاحب کو عرض کی کہ آئندہ مولود کا نام محمد بوٹا رکھوں تو پھر آپ نے فرمایا کہ محمد بوٹا دیسی جھوٹا حضرت صاحب کی دعا اور فضل ایزدی سے میرا لڑکا پیدا ہوا اور اسے اگلے سال حضور کی خدمت میں لے آیا حضرت صاحب نے اسے اپنی گود میں لینے کا شرف بخشا اور پھر دعا فرمائی کہ محمد بوٹا دیسی جھوٹا ان الفاظ کا اثر محمد بوٹا میں ہو گیا اور ایام طفلی میں ہی لطائف کی سیر کرنے لگا اب تو یہ حالت ہے کہ جس کی طرف توجہ کرتا ہے اور ذکر کا سبق دیتا ہے اس پر یہ حالت طاری ہو جاتی ہے کہ وہ صحیح اذکار میں مشغول ہو جاتا ہے۔

۱۶۔ مجھ سے صدیق ولد برخوردار سنار سکنہ تلی نے ذکر کیا کہ مجھے شادی کیے ہوئے جو کہ عرصہ گذر گیا تو دل میں خواہش فرزند پیدا ہوئی چونکہ میرا وطیرہ ہے کہ روزانہ ہی صبح حضرت صاحب کے مزار پر حاضر ہوتا ہوں ایک رات حضور خواب میں مجھے ملے میں نے طلب اولاد کی عرض کی اتنے میں آپ نے اپنی گود کا پردہ اٹھایا اور میں کیا دیکھتا ہوں کہ ننھے ننھے دو لڑکے موجود ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ اٹھا لو اور ایک تم لے لو اور اس کا نام محمد رکھنا دوسری میری پوتی صاحبزادی کو دے دو اتنے میں ہمشیرہ صاحبزادی بھی آ گئی اور وہ لڑکا میں نے اسے دے دیا اس کے بعد بیدار ہوا اللہ تعالیٰ نے اسی ماہ میرے گھر حمل کر دیا اس کے بعد صدیق بیمار ہو گیا اور ایک کو بتلانے لگا کہ میرے لڑکا پیدا ہوگا اور اس کا نام میاں محمد رکھنا شائد میں زندہ رہوں یا مر جاؤں کرنا اللہ تعالیٰ کا ایسا ہوا کہ صدیق فوت ہو گیا اور ایک ماہ بعد اس کے گھر لڑکا تولد ہوا جس کا نام اس کے وارثان بازگشت نے میاں محمد رکھا آپ کی پوتی صاحبزادی کے ہاں بھی لڑکا ہوا جس کا نام محمد شریف ہے

۱۷۔ مجھ سے ذکر کیا محمد لطیف برادر محمد صدیق سنار سکنہ تلی نے کہا کہ جس دوران میرا بھائی صدیق بیمار تھا میں بھی دربار شریف میں حاضر ہوتا تھا اور خواہش اولاد کی تھی حضرت صاحب خواب میں مجھے ملے اور دعا فرما کر کہنے لگے کہ جاؤ تم دونوں بھائیوں کے ہاں لڑکے ہوں گے صدیق کے لڑکے کا نام میاں محمد اور تمہارے لڑکے کا نام ضدے خان ہوگا جس دن پیدائش میرے گھر میں ہونے کو تھی تو میری ساس کو حضرت صاحب خواب میں ملے اور لڑکا دے کر فرمایا کہ اس کا نام ضدے خان رکھنا اور میں گھوڑہ جا رہا ہوں شام کو اللہ تعالیٰ نے مجھے لڑکا عنایت فرما دیا جس کا نام میں نے ضدے خان رکھا جو کہ موجود ہے۔

۱۸۔ مجھ سے ذکر کیا مکانی زوجہ نذر محمد سکنہ تلی نے کہ میرے ہاں لڑکیاں تھی اور لڑکا کوئی نہ تھا میں نے دربار شریف میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضری دینی شروع کی اور میری لڑکیاں بھی ہمراہ ہوتی تھیں ایک دن حضرت بابا صاحب جوش رحمت میں فرمانے لگے یہ لڑکیاں کیا مانگتی ہیں انہوں نے عرض کیا بابا جی ہمیں بھائی چاہیئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ جاؤ محمد حسین تم کو اللہ کریم دے گا چنانچہ اسی ماہ مجھے حمل ہو گیا اور اللہ کریم نے مجھے اولاد بخشی اور لڑکا تولد ہوا جس کا نام ہم نے محمد حسین رکھا جو کہ مدرس ہے اور موجود ہے۔

۱۹۔ مجھ سے ذکر کیا استاد صوفی امیر صاحب سکنہ خوشاب نے کہ میں ان دنوں حضرت صاحب کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک پختہ عمر کی عورت سکنہ مدت آباد ضلع جہلم حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ برادری اب جملہ جائیداد پر قابض ہونے کو ہے اور ہر وقت طعنہ زنی کرتے ہیں کہ ہم وارث بازگشت جملہ جائیداد ہیں لہذا میں بھی بوڑھی ہو چلی ہوں آپ ہر حالت میں مجھے اولاد سے سرفراز فرمائیں حضور حالت مستی میں مستغرق تھے ارشاد فرمایا کہ لیٹ جاؤ میں تجھ سے ہمبستری کروں گا اولاد ہو جائے گی عقیدہ کی پختہ وہ عورت اسی وقت وہاں لیٹ گئی مجالس میں حاضرین موجود تھے حضرت صاحب اٹھے اور اپنے کرتہ کے پچھلے دامن کو پکڑ کر اور لنگوٹا کس کر اس کے اوپر سے ایک دفعہ ادھر اور پھر واپس دوسری طرف لوٹ کر گذر کر فرمایا کہ دو لڑکے ہوں گے وہ عورت گھر چلی گئی کئی سال بعد جب وہ دوبارہ دربار شریف حاضر ہوئی تو دیکھا گیا دو جوڑے لڑکے اس کی گود میں موجود تھے اور وہ ان کی والدہ نہ بلکہ نانی سفید بالوں والی معلوم ہوتی تھی۔

۲۰۔ مجھ سے ذکر کیا شاہ محمد ولد سلطان چوگھہ سکنہ تلی نے کہ میرے ماموں جہاناں ڈگا سکنہ تلی کے ہاں اولاد نہ تھی اس لئے اکثر وہ حضور کی خدمت میں جایا کرتا تھا ایک دن جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ کیا دیکھتا ہے کہ حضرت صاحب ہاتھ میں ایک بیر لئے بیٹھے ہیں معمول کے مطابق اولاد کیلئے عرض کی آپ نے فرمایا یہ لو بیر اس سے پیدا ہوگا شیر اور شیر سے پیدا ہوں گے ڈھیر اللہ نے اس کے گھر حمل کر دیا اور لڑکا پیدا ہوا جس کا نام انہوں نے شیر محمد رکھا اور شیر محمد کے ڈیر یعنی سات لڑکے پیدا ہوئے اور موجود ہیں۔

۲۱۔ مجھ سے ذکر کیا پیر ملنگ علی شاہ نے کہ مجھے قسم ہے اپنے رب کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ میرے روبرو ایک عورت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی جس کا مکمل پتہ اس لئے نہیں بتایا جاتا کہ اس میں اس کی توہین اور ان کی برادری میں دشمنی پڑنے کا امکان ہے اولاد نرینہ کی خواہش ظاہر کی تو

حضور نے فرمایا کہ تمہارے پیٹ سے اولاد نرینہ نہ ہے قدر رہتا اس نے دوبارہ عرض کی آپ یہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا وارث قائم فرمائے میں خاوند کی دوسری شادی کا بندوبست تو کروں حضور نے ارشاد فرمایا جاؤ تمہارا وارث ہوگا وہ چلی گئی عرصہ دو ماہ بعد اس کا خط مجھے موصول ہوا کہ میرا خاوند فوت ہو گیا ہے اور مجھے کچھ شک ہے کہ میں حاملہ ہوں میں نے جائیداد کی منتقلی کی رکاوٹ کی درخواست بھی دے دی ہے کہ میں حاملہ ہوں مولود کے بعد جائداد وارثان میں تقسیم کی جائے گی جب حضرت صاحب کو عرض کی گئی تو پھر بھی آپ فرمانے لگے کہ یہ پیٹ تو خالی ہے لیکن وارث ہوگا بندہ حیران تو ہوا لیکن آپ کا فرمان حرف بہ حرف خط میں لکھ دیا امر اللہ کا ایسا ہوا کہ جو آدمی برائے تعزیت (پر جانے) اس کے گھر میں آئے ان میں سے ایک عورت علاقہ جالندھر کی تھی جو کہ ایک دوسرے زمیندار کی مزارع تھی تو اس نے کہا کہ بی بی معاف ہمارے پچھلے وقت میں ایک بڑے زمیندار کی کوئی اولاد نرینہ یا دوسری نہ تھی اس کی عورت نے یہ چال چلی کہ اپنے خاوند کو فرضی طور پر کہا کہ میں حاملہ ہوں اور جھوٹ موٹ کی حاملہ بنتا شروع کر دیا اور اندرونی طور پر میرے والد اور چچا جو کہ اس کے ملازم خاص تھے اور مزارع بھی تھے ان کو روپیہ وغیرہ دیا اور کہا کہ تم میرے پاس ایسے مولود کو لے آؤ جس کے سر پر جھنڈ (بال) موجود ہوں چاہیے کسی کا چوری کر کے لے آؤ چاہے دور دراز سے خرید کر لے آؤ اور ایک دن کے اندر تم نے یہ کام کرنا ہے اور اس کا راز بھی افشاں نہ ہو چنانچہ میرا چچا اور والد صاحب گھر سے نکل پڑے ادھر ادھر گھومنا اور دور دراز علاقہ میں تلاش شروع کر دی کوئی دس پندرہ دن کے بعد وہ ایسے چھوٹے سے گاؤں میں پہنچے جس کے باہر خانہ بدوش اوڈوں نے جھگیاں ڈالی ہوئی تھی اور ڈیرے جمائے بیٹھے تھے ان جھگیوں میں جو وہ گھومے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک اکیلی سی جھگی میں ایک بچہ ایک گھگھوتی (جھولے) میں لیٹا ہوا ہے جس کے سر پر جھنڈ بھی ہے اور ایک اور بچہ جو کہ اس کا بڑا بھائی معلوم ہوتا ہے اس کے پاس بیٹھا ہوا ہے گاہے اسے جھلا دیتا اور اسے غنودگی سی آ جاتی اتنے میں اسے نیند نے آ دبوچا اور وہ لیٹ گیا انہوں نے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر بچہ کو اٹھا لیا اور گھگھوتی کے کپڑے کو لاٹھی سے پھاڑ ڈالا تا کہ معلوم ہو کہ کوئی وحشی درندہ اس بچے کو اٹھا کر لے گیا ہے اب اس بچے کو لپیٹ کر اور اپنے پاس محفوظ کر کے خوشی خوشی رواں دواں اپنی مالکہ کے پاس پہنچ کر بچہ اس کے حسب مراد خفیہ طور پر مالکہ کے حوالے کیا جو رقم وغیرہ کی شرائط ان میں تھی وہ میرے والد اور چچا کے حوالے کی گئی تھی اب ہماری مالکہ نے ایسا کیا کہ اپنے ایک علیحدہ کمرے میں اپنی چارپائی وغیرہ ڈلوا کر بیمار بن گئیں اور کہا کہ مجھے ولادت کی تکلیف ہے اور مشک وغیرہ اندر جلانا شروع کر دیا اور خوشبو وغیرہ اس کمرے میں آنے لگی اس نے کسی کو اس راز سے

واقف نہ ہونے دیا بلکہ کہا کہ میرے پیر بزرگوں کا مجھے فرمان ہے کہ کوئی عورت بوقت ولادت تمہارے پاس نہ ہو جب سحر کا وقت ہوا تو اندر سے آواز دی کہ کسی کی کو باہر بیٹھک پر بھیجا جائے اور ملک صاحب کو مبارک باد دی جائے کہ لڑکا تولد ہوا ہے بس کیا تھا خوشیوں کے شادیانے بجنے لگے آج وہی لڑکا ہمارا مالک اور جملہ جائیداد کا مالک ہے اور اکثر عورتیں ایسا بھی کرتی ہیں تو اس ملکانہ صاحب جس کی وہ مہمان تھی نے کہا کہ بہن میں تو حاملہ ہوں خیر یہ وقت بھی پاس ہو گیا تو پھر اس ملکانی صاحب کو جو مراد حضرت صاحب سے تھی تیسرے چوتھے ماہ معلوم ہو گیا کہ میں حاملہ نہ ہوں بلکہ ویسے بھول چوک کا معاملہ تھا اب اسے بھی اس عورت جالندھری کی نصیحت یاد آنے لگی اور یہ اس قسم کے منصوبے پر تل گئی قصہ مختصر اس نے بھی ایک جھنڈ والا بچہ حاصل کر لیا اور مشتہر کر دیا کہ یہ میرا مولود ہے جو کہ اب موجود ہے وارث تو وارث رہا اس بچے کی شادی بھی ہو چکی ہے اور اس کے آگے لڑکے بھی ہیں لڑکا اس بطن سے نہیں ہے لیکن وارث ہے سبحان اللہ واللہ غالب علی امرہ۔

۳۲۔ مجھ سے ذکر کیا محمد شریف ولد نور فضلال سکنہ ٹلی نے ہمارے اور گاؤں میں جھگڑا ہو گیا دونوں فریقین لاٹھیوں سے خوب لڑے اس میں مستاں دختر خان قتل ہو گئے اور اس قتل میں میرا بھائی حبیب بھی ملوث ہو گیا اور مقدمہ سزایاب ہو گیا میں نے روزانہ حضرت صاحب کی خدمت میں حاضری اور خدمت وعرض گذارشات کرنا شروع کر دی ایک دن میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ حسب معمول میں حاضر ہوں اور آپ نے فرمایا کہ میرے سامنے کھڑے ہو جاؤ اور پڑھو

حضرت مرشد میاں بندی اے فقیر تیرے نام اے وچھ
تینوں دھیر اللہ پاک دی تو اصل ایہہ فقیر تینوں کرم اے حضور دا

خواب میں میں نے پڑھا آپ نے فرمایا کہ آج چھوٹ جائے گا صبح جب بیدار ہوا تو حسب معمول حاضر خدمت ہوا اور اس دن اپیل کی تاریخ بھی تھی تو آپ فرمانے لگے کہ رات کو جو کلام تم نے پڑھی ہے اب بھی میرے سامنے پڑھو چنانچہ حسب الارشاد بندہ ہاتھ باندھ کر حضور کے سامنے کھڑا ہو گیا اور مندرجہ بالا الفاظ کو پڑھنا شروع کر دیا یہ تاریخ گزری اور چندرہ دن کے بعد دوسری تاریخ مقرر ہوئی لیکن اب میں نے روزانہ معمول بنا لیا کہ حضرت صاحب کے در پر کھڑا ہو کر نہایت عجز سے آپ کے ارشاد کردہ وظائف کرتا تھا چندرہ دن کے بعد میں حضرت صاحب کی خدمت میں کھڑا وہی کلام پڑھ رہا تھا کہ میرا بھائی حبیب مقدمہ سے بری ہو کر حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا یہ حضرت صاحب کے خواب کی کرامت تھی۔

۳۲۔ مجھ سے ذکر امیر دانتی سکنہ ٹلی نے کیا کہ ہم قتل میں ملوث ہو گئے اور ہمارا مقدمہ سیشن کے سپرد ہوا جس میں مقدمہ کی برآمدگی وغیرہ سب کچھ مکمل تھا کیونکہ ہم عقیدت مند غلامان حضور سے تھے اس لئے ہمارے والدین ہر وقت حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر ہماری رہائی کی التجا کرتے رہتے تھے جس دن تاریخ فیصلہ تھی دیگر برادری تو عدالت میں ہمارے لئے پہنچی لیکن ہماری والدہ دربار شریف پر حضرت بابا علیہ الرحمۃ کی خدمت میں پہنچی تو وہ کیا دیکھتی ہے کہ حضرت صاحب کی موٹی پنڈلی پر پٹی بندھی ہوئی ہے اور آپ لیٹے ہوئے ہیں اور آپ کے صاحبزادہ اللہ بخش صاحب آپ کے پاس کھڑے ہیں میں نے عرض کی کہ حضرت صاحب کی ٹانگ کو کیا تکلیف بنی ہے تو صاحبزادہ اللہ بخش صاحب نے بتایا کہ صبح جب میں نے آپ کا دروازہ کھولا تو حضرت صاحب کی پنڈلی زخمی اور لہولہان تھی اور خون بہہ رہا تھا میں دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کمرہ میں سوائے حضرت صاحب کے اور تو کوئی دوسرا تھا نہیں یہ کیا ماجرا ہے جب زخم کو غور سے دیکھا تو زخم یہ آثار دیتا تھا کہ کسی چیز کے دانت لگے ہیں اور زخم بن گیا ہے حضرت صاحب سے پوچھا گیا پہلے تو ٹال مٹول فرماتے رہے لیکن جب مجبور کیا تو فرمانے لگے کیا کروں دانتی تختہ پھانسی پر لٹکنے والے تھے وہاں پہنچ کر ان کو وہاں سے چھڑا لیا لیکن پیچھے کتا کھڑا تھا اس نے مجھے کاٹ لیا اور زخم ہو گیا ادھر جب ہم عدالت میں پیش ہوئے تو جج صاحب نے فرمایا کہ تمہارا کرتوت تمہیں سزائے موت دیتا ہے لیکن تم نے صحیح اسلامی کینہ ظاہر کیا اس لئے تم سب کو بری کیا جاتا ہے ہم نے خوشی خوشی گھر آ کر ایک اونٹنی ہمراہ لے کر دربار شریف کی نذر کی۔

۳۳۔ میرا چشم دید واقعہ ہے ۱۹۲۵ء میں جب حضور کی زندگی میں آپ کا روضہ مبارک تعمیر ہو رہا تھا تو گنبد کا کام ہو رہا تھا تو ایک آدمی مسمی رنجہ عدالت خان چک نمبر ۷ اکھلا نوالہ تحصیل منڈی بہاؤالدین دربار شریف ہو کر روضہ شریف پر کام کرنے لگا چونکہ وہ چست و چالاک آدمی تھا تمام مستری اس کی کارکردگی سے بہت خوش ہوئے اور اسے کہا کہ بھائی کوئی ہفتہ عشرہ کا کام باقی رہ گیا ہے اور چونکہ آپ ہمارے حسب منشا ہیں اس لئے آپ ان دنوں میں ہمارے ساتھ ہاتھ بٹائیں ان دنوں کا مختار لنگر منشی جعفر خان تھا اسے علیحدگی میں فیروز نے منشی صاحب سے جا کر کہا کہ بھائی صاحب آپ مجھے مجبور نہ کریں میرا بھی نقصان اور آپ کا بھی نقصان ہوگا کیونکہ میں ایک اشتہاری ملزم ہوں اٹھارہ قتل اور چند ڈکیتی کا الزام مجھ پر ہے گورنمنٹ کی طرف سے دو مربع زمین مجھے گرفتار کرنے والے کے انعام کا اعلان ہو چکا ہے اور دیگر میرے تمام ہمراہی گرفتار ہو چکے ہیں اور میرے منہ پر قینچی کا داغ ہے اور علی الاعلان میری شناخت ہے اور اس لئے چھپ بھی نہیں سکتا آخر مجبور ہو کر قبائلی علاقہ یعنی پٹھانوں کے علاقہ میں

جا رہا ہوں بچایا زندگی وہاں کاٹوں گا اب ہندوستان میں تو میرے لئے سزائے موت کے سوا کچھ بھی نہیں کیونکہ حضرت صاحب کی شہرت ہمارے علاقہ میں بھی کافی تھی اس لئے میرے بھائی فتح علی خان نے کہا کہ جاتے وقت حضرت صاحب کی سلامی کرتے جایئے کیونکہ مثل مشہور ہے "دیدار مرداں کفایت گناہ" اس بنا پر بندہ یہاں حاضر ہوا اور اب اجازت کا خواہاں ہے ہاں اگر حضور مجبور کریں تو بندہ ہر قربانی دینے کو تیار ہے اس بنا پر ہر دو منشی جعفر خان اور فیروز نے حضرت صاحب علیحدگی میں عرض کیا منشی جعفر خان نے سب کہانی کہہ سنائی اور ساتھ ہی عرض کی کہ حضور ایسا مزدور مستریوں کو بہت پسند ہے اور وہ اس کی بار بار سفارش کرتے ہیں ان دنوں طور اڈاکو ساکن تھوہا میاں اظہر صاحب سکنہ مٹھہ توانہ کی گدی پر پکڑا گیا تھا جس کی وجہ سے ان کے مربع جات ضبط ہو گئے تھے اور وہ مثال سامنے تھی حضور فرمانے لگے یہ تو ایک ڈاکو ہے میں ایسے دس اور بھی رکھ سکتا ہوں جاؤ خوش۔ خوش جا کر کام کرو بس حسب الحکم فیروز جا کر اپنے کام میں لگ گیا جب عرصہ دو تین دن کا گذرا تو ایک دن فیروز دوپہر کے ٹائم حضرت صاحب کی ٹانگ پر مٹھیاں بھر رہا تھا کہ ایک دوسرے نے آ کر دوسری ٹانگ کو دابنا شروع کر دیا تو ساتھ یہ بھی عرض کرنے لگا اس نے جب یہ الفاظ دہرانے شروع کیے کہ یا حضرت آپ دعا فرمائیں کہ میرے دشمن عدالت خان پکڑا جائے تو میں اندر سو سو کر بھی سخت تنگ ہوں جب فیروز نے اس کی طرف دیکھا تو حیران رہ گیا کہ یہ تو میرا ہی ماموں خان صاحب ہیں جن کی دشمنی میں میرے ہاتھ سے اس کا لڑکا قتل ہو گیا تھا کیا یہ میری شناخت نہیں کر رہا بابا صاحب کے کرم سے کہ عدالت المعروف فیروز تو میرے پاس بلکہ روبرو موجود ہے جس کی شکایت میں حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں کر رہا ہے اتنے میں بابا صاحب نے فرمایا کہ تم اس کو اب کچھ نہ کہو تو تم کو کچھ نہ کہے گا تو اس نے کہا کہ یا حضرت اسے کیا کہنا وہ مجھے کچھ نہ کہے پھر اس شخص نے دن بھی وہاں اور رات بھی وہاں قیام کیا لیکن بے دھڑک جس سے منشی جعفر جو کہ محرم راز تھا سخت حیران ہوا یہ ماموں وہ بھانجا لیکن شناخت نہیں کر سکا خیر صبح حسب طریق اجازت لے کر اور فارغ ہو کر وطن کو لوٹ گیا اور آرام کی زندگی اپنے گھر میں بسر کرنے لگا اور ادھر روضہ شریف تیار ہونے کے بعد بھی فیروز نے ملنگی اختیار کر لی اور عرصہ سات آٹھ سال اسی بنا پر گذر گئے تدریجاً ملنگوں میں جب آپس میں کچھ نااتفاقی شروع ہو گئی تو فیروز دربار شریف سے اجازت لے کر موضع للہ ضلع جہلم میں ولی للہ کے پاس جا کر ٹھہر گیا اور اپنے پرانے رسم و رواج پر پھر قتل و غارت گری شروع کر دی حتیٰ کہ ولی للہ کی بہن کو فیروز نے قتل کر ڈالا جس میں وہ گرفتار ہو گیا بس کیا تھا پرانی رہی بھی ادھر پڑی پچھلے مقدمات ریاست پٹیالہ امرتسر سب جاگ اٹھے جس وقت فیروز کی شناختی ہو گئی تو

ریاست للہ کے منہ سے یہ الفاظ سنائی دیتے تھے کہ یہ عدالت خان نہیں بس کیا تھا اسی طرح ہر مقدمہ میں اٹھارہ قتلوں اور ڈاکوؤں میں عدالت خان عرف فیروز باعزت بری ہو گیا کہ یہ وہ عدالت خان جو کہ مجرم ہے وہ گنڈا کافی عرصہ فیروز کے پاس دیکھا گیا اب فیروز نے شادی کر لی اور اپنی زمینداری کا کام کرتا ہے اور اپنے گھر میں خوش بخوش آباد ہے بلکہ اس کے لڑکے لڑکیاں بھی کافی ہر سال دربار شریف پر حاضری دیتے ہیں۔

۲۵۔ میرا چشم دید واقعہ ہے کہ میری والدہ اور مظفر ولد محمد علی سکنہ قلی نے خود بھی بتایا کہ مائی اللہ جوائی صاحبہ درود شریف کبریت احمد کی زکواۃ دے رہی تھی کہ ان کو اشارہ ہوا کہ تم مظفر ولد علی فضلال کو میرا پیغام پہنچاؤ کہ تم پر مصیبت نازل ہونے والی ہے اس لئے اس کا مبدل کوئی صدقہ راہ خدا میں دو مائی صاحبہ نے یہ پیغام اپنے ملنے کے ہاتھ دے بھیجا جب مظفر کو پیغام ملا تو اس نے کہا کہ میں نے بھینس کا کٹا حضرت بابا صاحب کے نام کر دیا ہے لیکن جب بھینس دودھ دینا بند کرے گی اس دن دربار شریف پر پہنچا دوں گا فی الحال کٹے پر بھینس لگی ہے کوئی ہفتہ عشرہ گذرا تو موضع سندرال میں کسی غلام محمد قتل ہو گیا اور مظفر ولد علی اس قتل میں ملوث ہو گیا اب اس کی والدہ آکر خانقاہ شریف میں بیٹھ گئی اور ہر وقت مزار شریف پر گریہ زاری برائے خلاصی اپنے لڑکے کے کرنی شروع کر دی اور بابا صاحب مظفر کو خواب میں ملے اور کہا کہ بیٹا اب کٹے کی بھینس بن گئی ہے لہذا اب بھینس لگے گی بس اور کیا تھا کہ حضرت بابا صاحب کے ارشاد پر عمل کرنا شروع کر دیا جو کہ زندگی میں آپ کا فرمودہ وظائف تھا یعنی **الف اللہ الصمد دم صابر ولی میرا موج دا دریا کھولو رحم دی گلی** رات دن اس کلام میں مشغول ہو گیا اب سزائے موت کا حکم ہوا اور اسے سنٹرل جیل لاہور میں لے جایا جا چکا تھا وہ خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ گاؤں کی ڈیوڑھی میں حضرت صاحب لیٹے ہوئے ہیں اور حالت بیماری میں ہیں اور میری طرف دیکھ کر فرماتے ہیں کہ مظفر خان اب فوت ہو رہا ہوں آپ لیٹ جاتے ہیں پھر اٹھ بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب میں فوت ہو رہا ہوں پھر لیٹ جاتے ہیں تیسری مرتبہ پھر اٹھ بیٹھتے ہیں اور فرمانے لگے کہ اے مظفر اب میں نہیں مرتا اس نے دیکھا کہ حضور کا چہرہ مبارک نہایت سرخ روشن تھا اس عالم میں وہ بیدار ہو گیا اس کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ جب میں پہلی عدالت میں کامیاب نہ رہا تو اس قسم کا میں وہاں مر گیا تھا پھر دوسری عدالت میں بھی کامیاب نہ ہو سکا تو یہ میری دوسری فوتیدگی تھی اب تیسری عدالت میں بموجب فرمان حضرت صاحب انشاءاللہ زندہ رہوں گا اور باعزت بری ہونگا کیونکہ یہ مرنا حضرت بابا جی کا نہیں بلکہ میرے مرنے کی اطلاع ہے چنانچہ حسب تاریخ حجتاریخ

دوسرے یوم مجھے باعزت بری کر دیا گیا اور سزائے موت معاف ہو گئی اور میں بری ہو کر جب گھر لوٹا تو ایک شیر دار بھینس لنگر شریف میں نذر کی اور کہا کہ اس مقدمہ اور سزائے موت کی خبر اپنی زندگی میں مجھ دے چکے تھے جو کہ ایام جوانی میں ایک دن کا واقعہ ہے کہ ہم دو چار نوجوانوں نے جب کہ تمباکو کا موسم رات کو چوری ایک شخص کا تمباکو کوا کھیڑ کر گھر لائے اور صبح کو ہم پہاڑ پر ایک کام کرنے کے لئے لئے چلے گئے نوجوانی کا عالم تھا ایک جڑ جو پھلائی کی تھی کافی باہر اور کافی اندر زمین میں دفن تھی باری باری اس پر زور آزمائی شروع کر دی کہ اسے ہاتھ سے پکڑ کر اکھیڑا جا سکے جب دوسری برادری مایوس ہو چکی تو میری باری آئی تو میں نے بھی زور لگایا قدرت کا تماشا ایسا ہوا کہ وہ جڑ مٹی سے نکل آئی اور میری پشت پر دھڑم سے پیچھے پتھر سے جا لگی اور سخت تکلیف ہوئی بعد میں ہم سب واپس گھر کو لوٹے تو راستہ میں حضور حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ سے ملاقات ہو گئی سب دوستوں نے آپ کی قدم بوسی کی جب میں نے قدم بوسی کی تو آپ فرمانے لگے کہ اتنا چھوڑے بے وت دی پھٹے" میرے دل میں خیال ہوا کہ حضرت صاحب کو کشف کاملہ ہے جو تمباکو کی بات مجھ سے کہہ رہے ہیں جو کہ ہم نے رات کو چوری کیا ہے تو میں نے عرض کیا یا حضرت اس کی میعاد ختم ہو چکی تھی کیونکہ وہ پک چکا تھا پھر آپ نے ارشاد فرمایا جس کی خبر نہ ہو اس پر کیوں زور لگائیں تو اب میرے دل میں خیال ہوا کہ اب آپ اس پھلائی والی جڑ کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں جو کہ ہم نے اکھیڑی ہے اور میری کمر کو درد شروع ہو گیا ہے تو میں نے عرض کی یا حضرت وہ جڑ مٹی میں مدفون تھی اور مغالطہ میں ہم نے زور آزمائی کی پھر آپ نے فرمایا کہ تجھے سزائے موت ہو گی اب میرے اوسان خطا ہو گئے اور شیخی نفس تھی لہذا تذلیل ہو گئی عرض کی قبلہ معافی دلا دیجئے بس کیا تھا پھر ابر کرم جوش میں آیا اور فرمانے لگے الف اللہ الصمد دم صابر ولی میرا موج دا دریا لکھو کے دم دی گئی جب تم پر وہ وقت آوے تو اس کی تلاوت کرنا غرض یہ اب یہ واقعہ تیس پینتیس سال بعد میرے پیش آیا اللہ کرم نے مجھے بری فرمایا ہے اس کی اطلاع حضور نے زندگی دی تھی اور تیس پینتیس سال قبل دی تھی۔

۲۶۔ میرا چشم دید واقعہ ہے کہ حضور کی پردہ پوشی کے چند سال بعد خان محمد مستیال سکنہ کھوڑہ نے دو قتل کر دیئے جس میں ملوث ہو کر گرفتار ہو گیا اور اس کی والدہ مسماۃ ملکانی نے آ کر دربار شریف میں خدمت و تضرع و گریہ زاری شروع کر دی چونکہ آپ پردہ پوش تھے اس لئے اکثر مریدان شب بینی کے حالات مجھے بتلاتے اور تسکین دل دیتے تھے ایک دن دکھانی مسماۃ مذکورہ نے مجھ سے کہا کہ آج حضرت بابا صاحب نے کہا کہ تو میری بیٹی ہے تیرا مجھے حیا ہے تمہارا بیٹا بری تو ہو جائیگا لیکن بھورا بیل شیرنی لونگا اس کے بعد بیدار ہو گئی تو میں نے اسے کہا کہ کیا تمہارا کوئی بھورا ہے اور اسے بہت عزیز ہے

اور خواب میں بھی وہ مجھے دکھلایا گیا ہے تو میں نے کہا کہ تمہیں پھر مبارک ہو چنانچہ تھوڑے عرصہ بعد خان محمد بری ہو گیا اور وہی بیل انہوں نے آکر لنگر میں نذر کر دیا۔

۴۷۔ مجھ سے ذکر کیا جلال سکنہ بھاوریاں نے کہ مجھ پر ایک دفعہ مقدمہ بن گیا تھا جس میں مجھے مجرم قرار دیا گیا تھا میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا کہ آپ حالت مستی میں سخت مستغرق ہیں جو آدمی نزدیک لگتا ہے اسے مار پٹائی اور گالی گلوچ شروع ہو جاتی ہے اس لئے سہم کر بیٹھا رہا اور کوئی عرض معروض پیش نہ کر سکا قہر درویش بر جان درویش سوائے صبر کے اور چارہ کیا تھا صبح کو تاریخ پیشی تھی اور وہ بھی شاہ پور صدر میں اور میں آپ کی خدمت میں گلی شریف میں تھا جہاں سے بارہ کوہ کا فاصلہ ہونے کے علاوہ درمیان میں دریا بھی موجود تھا جسے بذریعہ کشتی عبور کر کے حاضر عدالت ہونا تھا رات اسی طرح بیتی صبح کو جب کچہری لگی اور میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ابر کرم جوش میں آیا اور فرمانے لگے چھ ماہ قید تھوڑی دیر کے بعد فرمایا جاؤ بس پھر میں نے خوشی خوشی جوتیاں ہاتھ میں کر لیں اور سیدھا شاہ پور صدر ہو لیا لیکن دل میں اندیشہ تھا کہ میں تاریخ سے بچھڑ جاؤں گا لیکن مجھے ایسا معلوم ہونے لگا کہ مجھے پر لگ گئے ہیں کیونکہ جلد ہی پتن پر پہنچ گیا اور دیکھا تو کشتی تیار ہے جھٹ اس پر بیٹھ رہا پار ہو گیا قدرتاً اب سواری کا انتظام کوئی نہ ہو سکا پیدل چل کر عدالت پہنچ گیا لیکن جب ہی میں عدالت کے دروازے کے سامنے ہوا تو عدالت میں میرے نام کی پکار ہوئی قصہ مختصر بندہ حاضر عدالت ہوا پہلے تو جج نے میری طرف دیکھ کر چھ ماہ سزا کا حکم دیا جب سپاہیوں کو بلایا گیا تو فوراً جج نے فرمایا کہ پولیس کو مت بلاؤ میں نے اسے بری کر دیا بندہ بری ہو کر دوسرے یوم شیرینی لے کر دربار شریف میں حاضر ہوا اور مبارک باد عرض کی

۴۸۔ میرا چشم دید واقعہ ہے کہ حضرت کو پردہ پوشی کیے ہوئے تقریباً گیارہ بارہ سال کا عرصہ گذر چکا تھا کہ موضع کھوڑہ میں مسمیان نور محمد و یار محمد پسران علی اکبر بہمراہی میاں سلطان ولد میاں غلام حسن قتل کے کیس میں ملوث ہو گئے چونکہ وہ معتقدین میں سے تھے اس لئے ان کے والدین اکثر خانقاہ شریف پر حاضر ہو کر مزار شریف دعا کرتے تھے ادھر مقدمہ کی یہ حالت ہوئی کہ مقدمہ سزائے موت ہو گیا اور ہائیکورٹ سپریم کورٹ کی اپیل تک خارج ہو چکی تھی اب ان کی رہائی کی کوئی گنجائش نہ تھی صرف ایک فی سبیل اللہ کی آخری اپیل انگلینڈ میں شاہ برطانیہ کو کی گئی اس دوران حضرت بابا علیہ الرحمۃ ان کو خواب میں ملے اور مدد سے ان کو سیر کیا دوسرے یوم جب وارثان ان کی ملاقات کیلئے گئے تو انہوں نے اپنے والد میاں علی اکبر سے پوچھا کہ گھر کی کیا حالت ہے کوئی نقدی یا چوپایہ مال وغیرہ ہے یا کہ تمام مقدمہ

میں جھوکتے بیٹھے ہو تو ان کے والد نے کہا کہ عزیزم اور تو میں ہر شے صرف کر چکا ہوں صرف ایک بیل بقایا رہ گیا ہے اور باقی اللہ کے نام پر نور محمد مذکور نے کہا کہ خیر میرے شادی کے کپڑے جو میرے گھر پڑے ہیں وہ کپڑے اور بیل خانقاہ شریف بابا بوندی علیہ الرحمۃ کی نذر کریں اگر زندگی ہوئی تو بہتر و گرنہ ضرورت میں کام آئیں گے جب خیال ان کے والد نے گھر آ کر وہ بیل پکڑ لیا اور کپڑے اٹھا کر دربار شریف میں آ کر نذر کر دیئے ان دنوں مائی صاحبہ دختر نیک اختر حضرت فقیر صاحب موجود تھیں انہوں نے دعا فرمائی اور رو پڑی اور کہا کہ بیٹا ہم کفن اتارنے والے نہیں ہم تو پھولوں کی باس کے شائقین ہیں سب مال تم واپس اپنے گھر لے جاؤ نور محمد و یار محمد کی رہائی پر دیکھا جائے گا لیکن علی اکبر کب ماننے والا تھا نہ مانا اور واپس گھر لوٹ گیا دوسرے یوم معلوم ہوا مائی صاحبہ نے ملنگ کے ہاتھ وہ بیل اور کپڑے ان کے گھر بھیج دیئے ہیں اب ان کو اور زیادہ تاسف ہوا کہ ہمارا نذرانہ بھی قبول نہیں ہوا۔ اب تو اس سختی سے بچ نہیں سکتے ادھر خواب میں حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ کو علی اکبر نے خواب میں ملے اور وہ کیا دیکھتا ہے کہ حضور تلاوت قرآن شریف کر رہے ہیں اور اس سے مخاطب ہوئے اور اتنے میں قرآن شریف کا ورق الٹ دیا اور فرمانے لگے او علی اکبر میں نے تمہارے لئے قرآن شریف کا ورق الٹا ہے اب ہمارے لڑکے پھانسی نہ لگیں گے بلکہ جلد رہا ہو جائیں گے ادھر رب کریم نے ایسا کیا کہ تیسرے روز پاکستان بن گیا اور سزائے موت عمر قید میں تبدیل کر دی گئی پھر ایک صدر ہو گئے اور عرصہ تین سال کے اندر رہا ہو کر گھر آ گئے جو کہ موضع کھوڑہ میں اب موجود ہیں۔

۲۹۔ مجھ سے ذکر کیا ملک امیر علی ولد احمد یار سکنہ چک ۲۳ جنوبی نے کہا کہ ہمارے یار رواتا ماڑے میں سخت دشمنی ہو گئی اور ہر دو فریق کے قتل ہونے شروع ہو گئے جس پر میرا والد بے بس ہو کر دربار شریف میں جا کر حاضر ہوا چونکہ حضور زندہ تھے ان سے زبانی عرض کی کہ یا حضرت مجھ سے اس دشمنی کا بوجھ برداشت نہیں کیا جا سکتا تنگ ہوں اگر حکم فرمائیں تو میں چک نمبر ۲۳ میں سے رقبہ فروخت کر دوں اور کہیں جا کر آباد ہو جاؤں ابر کرم جوش میں آیا اور فرمانے لگے "احمد یار منگوار کیں نہ آسی بار" تم چک نمبر ۲۳ چلے جاؤ میں نے تمہارے گلے وہاں کھوڑ دیئے ہیں اس پر احمد یار چپ کر رہا اور دعا لے کر واپس گھر کو لوٹ آیا اس دن کے بعد دشمنی میں اکثر ہے اور قتل کا جواب قدرتاً قتل ہو جاتا ہے اور ہماری تاریخیں بھی منگوار کو پڑتی رہتی ہیں جن میں ہم باعزت کی پارٹی بری ہوتے رہتے ہیں۔

۳۰۔ مجھ سے ذکر کیا ملکانی اللہ جوائی زوجہ ہاشم اکرال سکنہ گلی نے کہ میرا دو بیٹا مسمی مظفر قتل میں ملوث ہو گیا میں دربار شریف پر آ کر بیٹھ گئی تھوڑے ہی عرصہ بعد حضرت بابا صاحب مجھے خواب میں

ملے اور ارشاد فرمایا کہ قلنا یا رکونی بردا منظور ہے مظفر بری ہو جائے گا صبح بیدار ہوئی تو دل میں خیال ہوا کہ مولا یہ کیا بات ہے تھوڑی دیر کے بعد میری لڑکی راجاں والدہ مظفر مجھ سے ملنے آئیں اور حلوہ سامنے رکھ کر کھانے کو کہا کہ کم ہم نے قلنا یا رکونی بردا و سلما علی ابراہیم کا ختم نکلوایا ہے کہ اللہ کریم ہماری یہ مصیبت ٹالے اور آگ ٹھنڈی ہو اس پر میں نے کہا کہ تم کو بشارت ہے کہ رات کو حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ یہ کلام منظور ہے اور اسی کی بدولت اللہ کریم فضل کرے گا اور تمہارا لڑکا انشاء اللہ جلد بری ہو جائے گا تھوڑے عرصے کے بعد میرا دوہترا اسی مظفر مقدمہ سے باعزت بری ہو گیا اور لنگر شریف میں آٹے کی پسائی انہوں نے اپنے ذمہ لے لی۔

۳۱۔ مجھ سے ذکر کیا حوالدار میاں احمد اور نور خان نے کہ اولیاء اللہ کے حیوان بھی صاحب تاثیر ہوتے ہیں جیسا کہ میرے بھانجے مسمی خان محمد نے جب قتل کیے تو مجھے اپنے بھانجے پر گواہ رکھ دیا گیا جب گواہی کے لئے حاضر عدالت ہوتا تھا تو دل میں خیال پیدا ہوا کہ اپنے مرشد کا سلام کر کے جاؤں اس لئے گھوڑے سے پیدل چل کر دربار شریف میں حاضر ہوئے حضور کی رکھی ہوئی بندریا موجود تھی میں نے مٹھائی لے کر اس بندریا کو دی جسے بھاگو کے نام سے پکارا جاتا تھا تو اس نے فوراً میری دونوں کلائیوں کو اپنے دونوں ہاتھوں یک بیک سے پکڑ لیا اور تھوڑی دیر کے بعد خود بخود چھوڑ دیا میرے دل میں پختہ یقین ہو گیا کیونکہ میں نے گواہی میں کچھ لغزش کھائی ہے اس لئے میں ۸۲ میں گرفتار ہو جاؤں گا کیونکہ اس نے یعنی حضور کی بندریا بھاگو نے مجھے جلد چھوڑ دیا اس لئے یہ بھی یقین محکم ہو گیا کہ بری بھی جلد ہو جاؤں گا اس کشمکش میں رات کو جب میں دربار شریف میں سویا ہوا تھا تو حضرت بابا علیہ الرحمۃ کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی اور وہ فرمانے لگے کہ میں نے اپنے صاحبزادے معین الدین کو اپنا گدی نشین بنایا ہے تو اس سے صبح تعویذ لے کر جانا اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا کہ پڑھتے جاؤ حسبنا اللہ ونعم الوکیل احمد مقدمہ میں بری ہو جائے گا بجھو ویل چنانچہ حسب الارشاد بندہ نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر تعویذ کی بابت عرض کی تو آپ نے بھی قدرتاً اسی آیت شریفہ کا تعویذ دیا جو کہ بندہ لے کر حاضر عدالت ہو گیا اور گواہی دی میرا بھانجا تو اسی وقت بری ہو گیا لیکن مجھے گرفتاری کا حکم دے دیا گیا اور اسی وقت گرفتار کر لیا گیا شام تک میرے وارثان نے میری ضمانت کرا لی اور رہا ہو کر گھر آ گیا اور دوسری تاریخ پر اس کیس میں بھی باعزت بری ہو گیا سبحان اللہ بزرگوں کے حیوان بھی صاحب تاثیر ہوتے ہیں۔

۳۲۔ مجھے ذکر کیا ڈرائیور محمد امین ولد محمد عظیم ساکن بری خیل کہ سبحان اللہ اولیاء اللہ کے پرندے بھی صاحب تاثیر ہوتے ہیں جیسا کہ میرے والدین اور چچا زاد بھائیوں کی ایک دوسری پارٹی سے لڑائی

ہوگئی اور اس میں مخالف فریق کے چار آدمی موقع پر ہی قتل ہو گئے اور ہمارے فریق میں سے کسی کو چوٹ تک نہ لگی اسی لئے ہماری طرف سے پولیس نے حملہ ظاہر کر کے ہماری برادری کے بارہ اشخاص کو گرفتار کر لیا اور آخر میں عدالت سیشن میں چار کو بری اور آٹھ کو سزائے موت کا حکم دے دیا گیا تو میری دادی اور چچیاں حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ آپ دعا فرمائیں کہ ہمارے ملزمان مقدمہ سے بری ہوں قدرتاً جب وہ دربار شریف میں حاضر ہوئیں تو حضرت صاحب کے پاس بہت ہجوم تھا پاس ہی ایک طوطا پنجرے میں لٹک رہا تھا اس نے تھوڑی سی مٹھائی اس کے پنجرے میں ڈالی تو طوطے نے منہ دوسری طرف پھیر لیا اور چلانا شروع کر دیا چار چار چار تو ہماری دادی صاحبہ کہتی ہیں جب ذرا ہجوم کم ہوا اور حضرت صاحب کی خدمت میں حاضری دی تو آپ نے بھی یہی الفاظ الاپنے شروع کر دیا چار چار جب واپس گھر کو لوٹے تو معلوم ہوا کہ عدالت ہائی کورٹ نے چار کو بری کر دیا اور چار کی سزائے موت بحال رکھی اپیلیں وغیرہ کیں لیکن کچھ نہ بنا اور چار کو سزائے موت ہوگئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۳۳۔ مجھ سے ذکر کیا فقیر غلام حسین ساکن کھوڑہ نے جو کہ آپ کے خلفاء میں سے تھا کہ حضور کی یہ کرامت ہمارے شہر میں زد عام ہے کہ ہمارے شہر میں قتل ہو گیا اور اس میں منصب ولد قطبال ملوث ہو گئے حتی کہ سیشن عدالت نے اسے سزائے موت کا حکم دے دیا چونکہ اس کیس میں وہ بالکل بے گناہ تھا اس لئے وہ اور بھی پریشان تھا اس نے اپنی والدہ کو کہا کہ آپ دربار شریف تک جا کر حضرت بابا صاحب کو میری عرض کیوں نہیں کرتیں کیونکہ وہ بزرگ کامل ہیں اس پر اس کی والدہ نے حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا حضرت آپ دعا فرمائیں کہ اللہ کریم مجھے بچے ملائے اور گھر آ کر سب برادری سے ملے تو حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اگر بچھڑی گھوڑی کو ملی ہے تو تمہیں بھی لڑکا مل جائے گا بار بار عرض کی لیکن حضور یہی الفاظ فرما دیتے اس پر اس کی والدہ حیران ہوئی واللہ حضرت بابا صاحب یہ کیا کہتے ہیں واپس گھر لوٹ کر پھر جیل خانہ میں اپنے بیٹے سے ملاقات کی اور حضرت صاحب کے ارشاد سے بھی آگاہ کیا اس پر اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہا کہ اس قتل میں تو میں بے گناہ ہوں لیکن حضور نے جو بچھڑی والا تذکرہ کیا ہے اس میں میں قاتل ہوں تو والدہ نے پوچھا وہ کیسے تو اس نے کہا کہ میں نے ایک گھوڑی چوری کی تھی جس کی ایک بچھڑی تھی جب اس رات کو ہم چوری کر کے لئے چلے تو وہ پیچھے ہنہناتی تھی جس کی وجہ سے ہم نے اسے اونچی سیدھی پہاڑی سے دھکا دے کر مار ڈالا کہ یہ راز فاش کرتی ہے اب چونکہ وہ بچھڑی گھوڑی کو نہیں ملی اس لئے ہمارا بھی گھر

واپس لوٹ کر ملاقات کرآنا شائد ختم ہے آخر اسے سزائے موت ہوگئی اور اقرباء سے ملاقات بھی نہ کر سکا اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کسی حیوان سے بھی ظلم نہ کرے۔

۳۴۔ میرا چشم دید واقعہ ہے کہ لیفٹیننٹ راجہ حسین بخش سکنہ کٹھہ مصرال کے لڑکوں کے ہاتھوں قتل ہو گئے جس میں اس کے لڑکے امداد حسین و اقبال حسین گرفتار ہو گئے ان کی مستورات دربار شریف میں حاضر ہوئیں چونکہ وہ معتقدین میں سے تھے اور کہا کہ آپ اولاد بوبندی علیہ الرحمۃ سے ہو آپ بھی ہمارے لئے دعا کریں کہ ہمارے بچے صحیح سالم بخیریت گھر لوٹیں مجھے راجہ حسین بخش مرحوم کا ایک واقعہ یاد تھا جس میں حضرت بابا صاحب نے راجہ صاحب کو دعا دی تھی۔

تیرے ڈنگر وچھے دی ٹلے بلا
تیرا کھیت سلامت رکھے خدا
تیرا وے توں تخی سنتریدا
کل وے بیڑے بنے لا

جس میں یہ فقرہ تیرا کھیت سلامت رکھے خدا تو میرے خیال میں انہی بچوں کی بابت آپ نے فرمایا تھا کیونکہ آپ کو کشف کمال تھا تو میں نے انہیں کہا کہ یہ دعا جو حضور نے راجہ صاحب کے حق میں تیرا کھیت سلامت رکھے خدا والی بات کہی انشاء اللہ ضرور بری ہوں گے پھر اللہ کریم نے ایسا ہی کیا کہ اپیل میں وہ بری ہو گئے جو کہ کٹھہ مصرال میں ہر دو بھائی موجود ہیں اور ایک من گندم سالانہ لنگر شریف میں نذرانہ کرتے ہیں۔

۳۵۔ مجھ سے ذکر کیا حاجی محمد حیات ولد نور ائیا سکنہ جسوال نے کہ میرے بھتیجے کو اس کی عورت نے زہر دے دی چونکہ ان کا مکان شہر سے باہر کی جانب تھا وہ قے وغیرہ کرتا رہا لیکن پھر بھی نہ زہر دے دی باقی حتی کہ اس نے دم توڑ دیا اب اس کی عورت نے یہ چالاکی کی کہ تمام صفائی وغیرہ کر کے صندوق توڑ ڈالا اور واویلا شروع کر دای اور کہا کہ ہمیں ڈاکو پڑ گئے ہیں جب لوگ اکٹھے ہوئے تو کہا کہ جملہ اثاثہ ڈاکو لوٹ لے گئے ہیں اور میرے خاوند کو بھی قتل کر گئے ہیں صبح ہوئی تو لوگوں نے کانا پھوسی شروع کر دی کہ یہ تمام سازش ہے کیونکہ اس کے ناجائز مراسم ایک مرد سے تھے جسے اس نے حاصل کرنے کے لئے یہ تمام کسب کیا اور اس نے اپنے خاوند کو زہر دی ہے اور ہم نے قہر درویش بر جان درویش تاکہ ہماری بے عزتی نہ ہو چپ کر کے دفن کر دیا اور مزید کوئی کاروائی نہ کی اب جو کوئی ہفتہ عشرہ گذرا تو میری بہو میکے چلی گئی اور مجھے معلوم ہوا کہ اس کے میکے بھی اس کے ہمراز ہیں اور یہ کاروائی بھی انہی کے صلاح مشورہ

www.sochvalley.com

سے کی گئی ہے اور اب ان کی صلاح یہ کہ میعاد عدت تک جائیداد بھی تمام نام لگ جائے گی بعد میں وہ جائیداد میکوں کو ربن کر دے گی اور اس کا نکاح حسب منشا کر دیا جائے گا اس عہد و پیان کا ذکر مجھے معلوم ہوا تو خیال دل میں ٹھہرا کہ ایک بیٹا ختم ہوا اور دوسری عزت گئی تیسری جائیداد گئی میں سخت گھبراہٹ میں دربار شریف کو چلا آیا اور حضرت صاحب کے آگے عرض کی یا حضرت ایک بیٹا گیا دوسری عزت گئی تیسری جائیداد بھی جارہی ہے ابر کرم جوش میں آیا فرمانے لگے تم اب کیا چاہتے ہو میں نے عرض کی کہ بابا اس لڑکی کا دل نرم ہو جائے اور وہ میرے چھوٹے بھتیجے سے نکاح کر لے تو دوبارہ عزت بھی محفوظ رہے گی اور جائیداد بھی گھر رہ جائے گی تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ تم گھر جا کر اس لڑکی کے پاس پہنچو اور بغداد شریف کی طرف منہ کر کے گلے میں کپڑا ڈال کر اور ہاتھ باندھ کر اس لڑکی کے پاس کھڑے ہو کر یہ ندا کرو انشاءاللہ تمہارا کام ہو جائے گا ندا یہ تھی۔

نانا تیرا نبی محمد بابا حضرت شاہ
نام اللہ وائی پاک محمد میراں آن کے آس بچا
حافظ محمد عظیم تیری وحدت دے وچ
میم تیری مدحت رسول کریم

غرضیکہ گھر واپس لوٹ آیا سردیوں کا موسم تھا سورج طلوع ہوتے لڑکی کے میکوں کے ڈیرہ پر گیا جو کہ جنگل میں تھا جب میں ان کے احاطہ میں داخل ہوا تو میری بہو کا والد ایک چارپائی ڈالے وہاں دھوپ لگوا رہا تھا میں نے اسے السلام علیکم کہہ کر لڑکی کی بابت پوچھا کہ وہ کہاں ہے تو اس نے کہا کہ اندر کوٹھی میں چولہے کے پاس بیٹھ کر آگ سیک رہی ہے ساتھ ہی اس کے والد نے کہا کہ اب تمہیں اس سے کیا غرض ہے میں نے کہا کہ وہ میری بہو ہے اور میری خواہش ہے کہ میرے چھوٹے بھتیجے سے وہ نکاح پانی کر لے اور پھر بھی بہو ہی رہے تو اس پر وہ برہم ہو کر کہا کہ ایسا نہیں ہو سکتا اور میں چپ کر کے اندر چلا گیا دیکھا تو واقعی چولہے کے پاس بیٹھی آگ سینک رہی ہے میں اس کے پاس چلا گیا اور قریب ہی کھڑا ہو گیا اور ہاتھ باندھ کر منہ بغداد شریف کی طرف کر کے اور گلے میں اپنی پگڑی ڈال کر حضرت صاحب کا فرمان شروع کر دیا۔

نانا تیرا نبی محمد بابا حضرت شاہ
نام اللہ وائی پاک محمد میراں آن کے آس بچا
حافظ محمد عظیم تیری وحدت دے وچ

میم تیری مدحت رسول کریم

چونکہ سخت غم تھا اس لئے میری آنکھوں میں آنسو آ گئے اور زبان بھی بھاری ہوگئی اتنے میں میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ لڑکی فوراً اٹھی اور میرے پاؤں پر گر پڑی اور کہا کہ آپ کیا چاہتے ہیں میں نے کہا کہ تم میری بہو ہو میرے دوسرے بھتیجے کے ساتھ نکاح ثانی کر لو اور میری بہو ہی رہو جسے وہ تو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتی تھی بس کیا تھا کہ میرا کہنا اور اس کا قبول کرنا اس نے جوتیاں اپنے پاؤں میں ڈال لیں اور میرے ہمراہ چل کھڑی ہوئی آگے آگے میں گھر کی طرف چلا اور وہ میرے پیچھے پیچھے دوڑی آ رہی تھی گھر پہنچ کر ملاں کو منگا کر اپنے بھتیجے سے اس کا نکاح ثانی کر دیا نکاح کا نکاح اور عزت کی عزت اللہ کریم نے آپ کی دعا سے محفوظ فرما دی۔

۳۵۔ مجھ سے ذکر کیا حاجی محمد حیات مذکور مرحوم سکنہ جسوال نے کہ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ میں قبلہ حضرت بابا صاحب کی خدمت میں آنے کو تھا کہ صاحبزادہ چمن پیر شاہ سکنہ بھرت جو کہ ہمارے علاقہ میں اپنے مریدوں کے پاس آئے ہوئے تھے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ کل تم اپنے مرشد صاحب کے پاس جا رہے ہو مجھے معلوم ہوا ہے لہذا میری طرف سے حضرت بابا صاحب کی خدمت میں میرا یہ پیغام دیں کہ چمن پیر شاہ یہ عرض کرتا ہے۔

ایسا مرشد کامل ہووے جو وانگ ستارو ے گالے

گھت کٹھالی میل کڈھ چھوڑے چاہے بندے بنائے جا بیے والے

دوسرے دن میں گھر سے روانہ ہو کر حضور کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور لنگر شریف کے کام میں مصروف ہو گیا کچھ دیر کے بعد جب حضور کی خدمت میں بیٹھا تو آپ فرمانے لگے بھائی پیغام پہنچانا فرض ہوتا ہے کہ انسان پہنچائے۔ آپ کے یہ الفاظ سن کر مجھے اپنی بھولی ہوئی بات یاد آ گئی اور شاہ صاحب کا پیغام یاد آ گیا معذرت طلب کی اور شاہ صاحب کا پیغام عرض کر دیا تھوڑی دیر سکوت فرما کر آپ پھر فرمانے لگے۔

مرشد چھٹی توردی میرے اندر ورت گئی

جاگ لگی دودھ جمیا میں کہتا رب صحیح

اور فرمانے لگے طالب یعنی مرید کو چاہیے کہ اپنے قلب میں تصور شیخ کو جائے اور اسم ذات الا پے خواہ زبان سے خواہ سانس سے اور اپنی ہستی کو ختم کر کے مرشد ہی کا پڑھنا سمجھے اور حق سمجھے تا کہ مراتب کو پہنچنے والا اول واپس گھر پہنچ کر پیر صاحب کو حضرت صاحب کے فرمان سے آگاہ کیا سنتے ہی بیخود ہو گئے۔

www.paksoonvalley.com

اللہ اللہ ہو ہو   کا سانس جاری ہو گیا

۳۶۔ مجھ سے ذکر کیا حاجی محمد حیات ولد نورائیا سکنہ جسوال مذکور نے کہ ۱۹۴۵ء کی جنگ میں میں اور میرا لڑکا مسمی نور محمد جو کہ ملازم فوج حکومت برطانیہ تھا کچھ عرصہ ساتھیوں کے ہمراہ برطانیہ سے باغی ہو کر برملایا کی آزاد فوج میں چلا گیا اس کا رشتہ ہم سے ایسا ٹوٹا کہ اس کے زندہ یا فوت ہونے کی خبر ہمیں نہ تھی حضرت صاحب تو دنیا سے پردہ فرما چکے تھے اکثر اپنی فریاد وغیرہ کرتا رہتا ایک دن حضور خواب میں مجھے ملے اور میں نے عرض کی تو بہت کچھ آپ نے ارشاد فرمایا ـــ ما کسب ذھین صبح میں اٹھ کر مولوی صاحب کی خدمت میں گیا چونکہ بندہ تو ان پڑھ تھا لیکن حضور کے الفاظ ازبر تھے خواب بیان کیا تو مولوی نے فرمایا کہ وہ زندہ ہے چنانچہ جنگ فتح ہوئی تو اللہ کریم نے فضل سے سالم گھر پہنچ گیا اور میری ملاقات اللہ نے میرے بیٹے سے کرا دی۔

۳۷۔ مجھ سے ذکر کیا حاجی نور محمد ولد حاجی محمد حیات سکنہ جسوال نے کہ ہمارے والد صاحب محمد حیات حج بیت اللہ کو روانہ ہوئے تو اپنی جملہ اولاد کو اکٹھا کر کے کہنے لگے کہ بیٹو اور پوتو میں نے دین و دنیا میں جو کچھ پایا ہے اپنے مرشد حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ کی صحبت اور اطاعت سے پایا ہے چونکہ اب میں تم سے آخری بار نظر آ رہا ہوں اور مجھے میرے مرشد کا حکم ہے کہ تمہاری مٹی مکہ شریف کی ہے یہ اس لئے کہ مجھے قوی امید ہے کہ میں واپس نہ لوٹوں گا اور اللہ کریم مجھے وہاں ہی دفن کریگا اب میں تم سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حضرت صاحب کی غلامی میری سرفرازی کا باعث بنی رہی ہے لہذا تمہیں بھی یہ شرف حاصل ہے اس لئے میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ تم اس جائیداد سے جو کہ میری طرف سے تم کو ملے گی اور ملی ہوئی ہے کتنا حصہ لنگر شریف میں داخل کرو گے جس پر سب نے متفقہ طور پر کہا کہ اکیسواں حصہ مقرر کیا تو والد صاحب نے کہا کہ اب بھی وقت ہے اس میں بھی کم کر لو لیکن جو حصہ مقرر کرو گے اس میں کوتاہی نہ کرنا ورنہ خسارہ میں پڑ جاؤ گے جب سب نے منظور کر لیا تو آپ نے دعا خیر کہی اور ہم سب سے الوداع ہو کر حج شریف کو روانہ ہو گئے قدرتاً یوم حج آپ نے مکہ میں حق سے وصال کیا اور جنت المعاوی میں دفن ہو گئے ہم اس کی اولاد اپنی کمائی سے اکیسواں حصہ لنگر شریف میں نذر کرتے ہیں جس کا یہ اثر ہے کہ بارشی کماد جو کہ ہمارے علاقہ کی ناممکن بات ہے اپنے رقبہ میں کاشت کیا ہے اور اتنا ہی کافی ہوا کہ ہم نے شوگر مل جوہر آباد تک کو سپلائی کیا خدمت مرشد کی وجہ سے اور میں بھی دو دفعہ حج بیت اللہ شریف سے بمعہ اہل و عیال مشرف ہو چکا ہوں۔

۳۸۔ مجھ سے ذکر کیا لیفٹیننٹ راجہ حسین بخش سکنہ کٹھہ مصرال نے کہ جب پنشن ہو کر گھر آ گیا تو

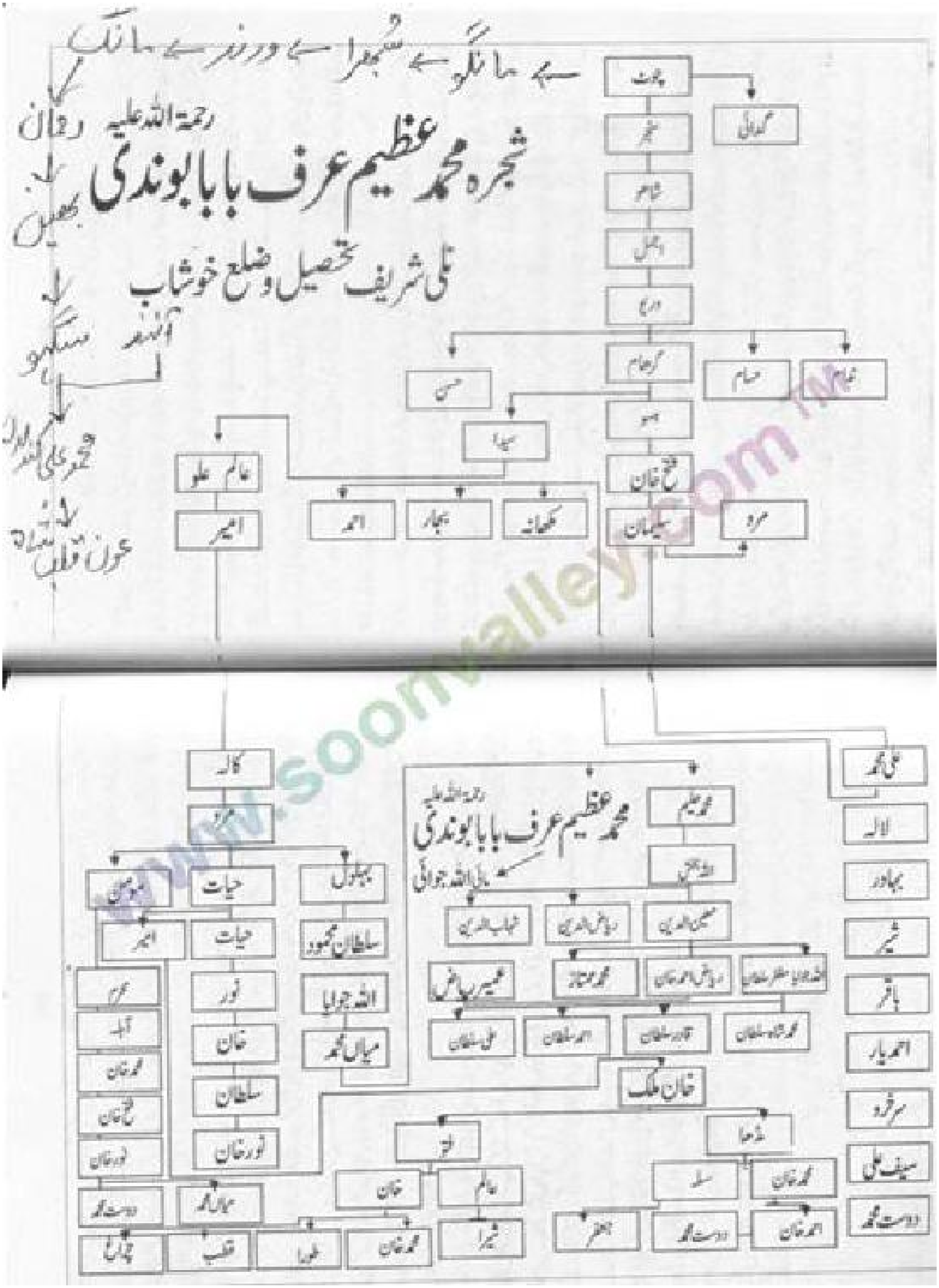

شجرہ محمد عظیم عرف بابا بوندی رحمۃ اللہ علیہ
تلی شریف تحصیل و ضلع خوشاب
حسن
حسام
سلیمان
فتح خان
امیر
کالا
حیات
بہلول
سلطان محمود
اللہ جوایا
میاں محمد
نور
خان
سلطان
نور خان
رحمۃ اللہ علیہ
محمد عظیم عرف بابا بوندی
خان ملک
علی محمد
لالہ
بہادر
شیر
باقر
احمد یار
سیف علی
دوست محمد
محمد خان
احمد خان
عالم
شیرا
قطب

کچھ عرصہ میری یہ حالت ہوگئی کہ جو رقم میری پنشن یا مربعوں کی آمدن سے ہوتی میرے گھر اور بال بچوں کی بیماری پر لگ جاتی جس کی وجہ سے میری طبیعت گھلنے لگ گئی ایک دن میں اسی اضطراب میں بیٹھا تھا کہ میرا دوست مسمی فتح محمد مجسٹریٹ جو کہ مریدان حضور سے تھا اپنے گھر ناڑی سے مجھے ملنے آیا اور میری مضطربانہ حالت دیکھ کر کہنے لگا راجہ صاحب آپ کیوں مغموم ہیں میں نے اس سے کہا کہ بھائی صاحب کچھ ایسے دن آئے ہوئے ہیں بچوں بیوی کی حالت دیکھ کر طبیعت کڑھتی ہے اور جملہ آمدن اسی بیماری پر صرف ہو جاتی ہے بلکہ اب کچھ قرضدار بھی ہو چکا ہوں تو فتح محمد نے کہا کہ آیئے آج میرے ساتھ میرے مرشد کی خدمت میں تلی شریف چلیں اور وہاں جا کر عرض معروض کریں امید ہے کہ آپ ہماری کوئی صحیح رہبری کریں گے اور عقدہ کشائی ہو جائیگی کیونکہ آج تک ان کے در سے کوئی خالی نہیں لوٹا اس کے کہنے پر سخت متاثر ہوا اور گھوڑی منگائی اور فتح محمد کو ہمراہ لے کر تلی شریف میں حضور کی خدمت میں حاضر ہو گیا حضور جو کہ چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے اٹھ بیٹھے اور ہم قدم بوس ہوئے اتنے میں حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔

منجی ول چنگی چنگے اس دے پاوے　　　ہر نالو منجی چنگی جہڑی توڑ پہنچاوے

چونکہ حضرت صاحب کے آگے اظہار خیال کی چنداں ضرورت نہ ہوتی تھی اور حضور کو کشف تو شمس تاباں تھا میرے دل میں خیال آیا کہ حضور فرما رہے ہیں کہ میں ایک ضعیف العمر کی شکل منجی پر پڑا ہوں ہر ایک کے لئے میں بزرگ نہیں لیکن جو ایمان لائے اور اس کا ایمان قائم ہو جائے اور چنگے اس کے پاوے سے اللہ کریم نے یہ طاقت اس چارپائی والے مرد کو عطا کی ہوئی ہے کہ دربار حضور میں پیش کر سکتا ہے بس پھر کیا دیر تھی یہ الفاظ سنتے ہی حضور کے قدموں میں گر پڑا اور آپ نے بیعت سے مشرف فرمایا اس کے بعد آج اور کل اور تمام میری ظاہری باطنی بیماری رفع ہوگئی۔

۳۹۔　مجھ سے ذکر کیا راجہ حسین بخش سکنہ کٹھہ مصرال مذکور نے کہ میں ایک دن حضرت صاحب کی پائنتی کی جانب مودبانہ کھڑا تھا تو حضرت صاحب چارپائی پر اٹھ بیٹھے اور میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے۔

تیرے ڈنگر وچھے دی ٹلے بلا
تیرا کھیت سلامت رکھے خدا
بیڑا دے توں تخی سفتر ہندا
کل دے بیڑے بنے لا

دن کے دس بجے کا ٹائم تھا بندہ نہایت محظوظ ہوا کہ حضور نے جو دعا مہربانی حق میرے میں کی ہے شائد کسی پر کی ہو شام کو اجازت لے کر گھر کو واپس آیا تو کثرت سے آدمیوں کا میرے پاس برائے مبارک بادی آنا جانا شروع ہوا جو کہ معلوم ہوا کہ دن کے دس بجے ایک باؤلا کتا ہماری ستھ میں گھس آیا تھا پھر ایسا معلوم ہوا کہ کسی نے اسے پکڑ کر باہر پھینک دیا ہے باہر آدمی ایک درخت کے نیچے اجنبی آرام کر رہے تھے انہوں نے باؤلا کتا سمجھ کر اسے مار ڈالا کتے نے کسی چوپائے کو نقصان نہ پہنچایا اس لئے لوگ مبارک بادی کو آئے کہ نزدیک کوئی پیر پوتا بھی نہ تھا جو کہ بدا وغیرہ کرتا تب مجھے آپ کی دعا اور وقت یاد آ گیا یہ عنایت بے خاص عنایت ہوئی ہے۔

۳۰۔ مجھ سے یہ بھی ذکر کیا راجہ حسین مذکور نے کہ ایک دن کا واقعہ ہے کہ میں حضور کی پالکی کی طرف حسب العادت تعظیماً کھڑا تھا تو دل میں خیال آیا کہ میرا پیر بھائی فتح محمد بھتیجا ابھی ناڑی سے نہیں آیا جو کہ میرا رفیق خاص تھا اور وہ ہمیشہ میرے ہمراہ رہتا تھا اور دربار شریف میں بھی ہوتا تھا خیر ہو کیوں اس نے دیر لگائی ہے حضرت صاحب نے چارپائی پر لیٹے ہوئے منہ بغداد شریف کی طرف کیا ہوا تھا میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے

او ہزاری ستاں گھوڑے
وچ نخاس ناڑی

یعنی اے ہزاری میں تو تمہاری سفارش سے بغداد شریف کی طرف کر رہا ہوں اور تمہارا خیال ناڑی کی جانب گھوم رہا ہے اور اپنے دوست کی طرف مبذول ہو۔

۳۱۔ مجھ سے یہ ذکر بھی راجہ حسین بخش لیفٹیننٹ سکنہ کٹھہ مصرال نے کیا کہ ایک دم میں دربار شریف حضرت بابا صاحب کی خدمت میں آنے کو تیار ہوا تو دوڑتا ہوا میرا بیٹا مسمی سلطان احمد میرے پاس آ کر کہنے لگا ابا جان آپ باوا صاحب کی خدمت میں جا رہے ہیں اور میرے پاؤں میں ناؤ لگنے سے زخم اور درد ہے حضرت صاحب سے میرے لئے کوئی شے دم کرا کے لائیں تا کہ میرے دانتوں کا درد دور ہو جائے دریں اثنا جو کہ میری عورت میرے پاس آ کر آہستہ سے کہنے لگی کہ. ابھی تھن غلل گیا ہے کوئی شے میرے لئے بھی دم کرا کر لائیں تا کہ درد پستان سے نجات ہو خیر سے حسب دستور گھوڑے پر سوار ہو کر دربار شریف حاضر ہوا اور حسب العادت پالکی کی جانب ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا اور دل میں خیال پیدا ہوا کہ جو عرائض میرے بیوی بچوں نے کی ہیں وہ حضرت صاحب کے سامنے عرض کرتے ہوئے زیب نہیں دیتا کہ چپ کر رہا تھوڑی دیر کے بعد حضرت قبلہ صاحب میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے

کھری پچھٹی تھن ٹھلیا بری کھاحد ے پیڑ   ونج ادے لے لے ہریڑ

بندہ نادم ہوا لیکن حضور کی ذرہ نوازی کی کیا عرض کروں اسی وقت اپنے نوکر کو شہر بھیجا کہ ہریڑ خرید کر اور کوٹ کر لے آئے آنے پر دم کرا کر عصر کو گھر کی راہ لی بچہ دوڑا ہوا پاس آیا اور کہا کوئی شے لائے ہو میں نے کہا ہاں زخم پر سفوف دھوڑا صبح کو زخم درست ہوگیا اس طرح بچی نے سفوف دانتوں پر استعمال کیا تو درد دانت غائب ہوگیا اور ان کی والدہ نے لیپ بنا کر سفوف جو پستان پر لگایا تو درد تھن غائب ہوگیا اس کے بعد یہ سفوف ہمیشہ میں اپنے پاس رکھتا ہوں۔

۳۲۔   مجھ سے ذکر کیا ملک نور محمد ولد فلک شیر سکنہ تلی نے کہ راجہ صاحب حسین بخش کی علالت میں میں آپ کی بیمار پرسی کو گیا تو راجہ صاحب فرمانے لگے کہ آج بابا صاحب مجھے خواب میں فرمانے لگے کہ راجہ۔

تم بہشتی ہم بھی بہشتی   ہم بہشتی تم بھی بہشتی

یعنی من تو شدم تو من شدی والی مثال اس طرح دوسرے یوم راجہ صاحب اس دار فانی سے رحلت کر گئے اور کلمہ شریف ان کی زبان پر جاری تھا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۳۳۔   مجھ سے ذکر کیا پیر ملک شاہ ولد مرید حیدر خلیفہ حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ سکنہ راجڑ نے کہ میں مرید حضرت مہر علی شاہ صاحب کا تھا اتفاقاً میں ایک کام کو تلی شریف آیا اور حضرت صاحب کی زیارت سے مشرف ہوا اور دیکھتے ہی حضور کی روحانیت نے بندہ کے دل پر ایسا اثر کیا کہ رات کو سوتا تب بھی حضور زیارت سے مشرف فرماتے صبح لگن دگنی ہوتی حتی کہ دو تین دن کے بعد حاضر خدمت ہو جاتا غرضیکہ حضور کی لگن میرے دل میں رچ گئی لیکن کاہے گاہے یہ خیال دل میں آتا کہ میں مرید تو حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب کا دست بیعت ہوں اور محبت اس طرح ہے لیکن شرمندگی کی وجہ سے حضرت صاحب سے بھی اظہار نہ کرتا تھا ایک دن میں اپنے گھر میں سویا پڑا تھا تو خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے صحن میں ایک ڈاچی آ کر بیٹھی ہے جس پر حضور پیر مہر علی شاہ صاحب سوار ہیں نیچے اتر کر میرا بازو پکڑ کر فرمانے لگے چلو میرے ہمراہ چلو اتنے میں بندہ کیا دیکھتا ہے کہ حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ بھی تشریف لے آئے اور میرا دوسرا بازو انہوں نے پکڑ لیا اور فرمایا تم میرے ہمراہ چلو میں تمہیں لینے آیا ہوں بندہ اس کشمکش و پیچ میں پڑ گیا کہ کیا کروں تو چپ کر رہا میرے دونوں بازو شیروں کے ہاتھوں میں ہیں کیا فیصلہ فرماتے ہیں آخر حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ نے میرا بازو پیر صاحب سے چھین لیا اور فرمانے لگے اب تسلی ہوئی نا اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی صبح کو مشتاقان حضرت پیر صاحب گولڑہ

شریف تیار تھے ان سے معذرت کی جو مشتاقان قلی تیار تھے ان کے ہمراہ قلی شریف کا رخ کیا اور دربار شریف میں پہنچ گئے اور حاضر خدمت ہو گیا اور حضور فرمانے لگے اب تو تسلی ہو گئی تو میں نے عرض کی جی ہاں۔

۴۴۔ مجھ سے ذکر کیا پیر ملنگ صاحب نے کہ پہلے دنوں میں حضرت بابا صاحب رات کو شہر میں اکثر گشت لگاتے تھے اور گاہے گاہے ان کے ہمراہ ہوتا تھا ایک رات کو ہم اس حویلی میں جا گھسے جہاں کوئی آباد نہ تھا اور مالکان باہر ڈیروں پر تھے حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ ملنگ حقہ کی طلب ہے دیکھو اس کوٹھری میں کوئی حقہ ہے حسب الحکم جب اس کوٹھری میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بوسیدہ حقہ اس میں پڑا ہے اور پانی وغیرہ اس میں صحیح موجود ہے لیکن چولہے میں ہاتھ ڈالا تو آگ مل جائے لیکن عرصے سے سرد معلوم ہوا باہر آ کر عرض کی بابا جی حقہ تو مل گیا ہے اور تمباکو بھی میرے پاس ہے لیکن آگ نہیں کیا کیا جائے حضرت اندر چلے گئے اور اسی چولہا میں سے آگ کا ایک بڑا سا گولہ نکال ڈالا ہاتھ پر اٹھا لائے اور حقہ استعمال کیا اور حقہ نوش فرمانے لگے۔

۴۵۔ مجھ سے ذکر پیر صاحب ملنگ شاہ صاحب نے کیا حضور اکثر سحری کے وقت مجلس فرماتے ایک دن فرمانے لگے کہ اے ملنگ وہ شخص بدنصیب ہے جو کہ اس دربار شریف میں نہیں آیا اگر کوا بھی کسی شخص کی ہڈی اس دربار پر لائیگا تو وہ بھی انشاء اللہ جنتی ہوگا اسی طرح اور دن ایک رائی سادانہ ہتھیلی پر رکھ کر فرمانے لگے مجھے قسم ہے اپنے اللہ پاک کی کہ اتنا ذرہ بھی اللہ کریم نے مجھ سے پوشیدہ نہیں رکھا ہے۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔

۴۶۔ مجھ سے ذکر کیا پیر ملنگ شاہ صاحب نے کہ ۱۹۲۵ء کا واقعہ ہے کہ حسب طریقہ جب صبح کو حضور نے کچہری لگائی اور آواز دی کہ بھائی کوئی نمازی آدمی پیش ہو تو یک لخت دو آدمی اندر آئے اتنے میں حضور جو ساڑھی اوپر اوڑھے بیٹھے تھے مشکل سے اپنے اوپر سے اتار کر ان کے نیچے پھینک دی تاکہ اس پر بیٹھ سکیں میں نے ان سے کہا بھائی ایک آدمی سوال کرو دوسرا باہر چلا جائے تاکہ ایک کا سوال دوسرا سن نہ سکے تو ان میں سے ایک بولا بھائی ہمارا سوال ایک ہے اتنے میں ایک طشتری نکالی جس میں جواہرات تھے حضرت صاحب کی نذر کی آپ نے پوچھا کیا یہ نذر منظور ہے تو آپ نے فرمایا کہ نہیں منظور اور ساتھ ہی دوسرے آدمی نے حضور کی ساڑھی لائی جھاڑ کر جس پر چارپائی پر آپ بیٹھے تھے اس پر رکھ دی تو میں نے ان سے کہا کہ حضرت صاحب آپ کی نذر قبول نہیں کرتے بات کیا ہے تو طشتری والا آدمی بولا کہ یہ امان خان والئی کابل ہیں اور میں ان کا وزیر ہوں اب یہ اس لئے حضرت صاحب کی

خدمت میں حاضر ہوئے ہیں کہ اگر میرے مقدر میں کابل کا تخت ہے تو یہ کوشش کریں ورنہ انہیں رعایا ذبح کرانے کی کوئی خواہش نہیں تو میں نے عرض کی یا حضرت یہ تخت کابل چاہتے ہیں تو حضور نے نہایت سادگی لہجہ میں فرمایا کہ میں نے تو ان کو تخت کابل دیا لیکن یہ خود بیٹھے نہیں وہ نذرانہ انہیں واپس کر دیا جائے دوسرے تیسرے دن وہ خفیہ طریقہ سے دربار شریف میں آئے اور گئے تھے تیسرے روز اخباروں میں شائع ہو گیا کہ امیر امان اللہ خان کابل چھوڑ کر اٹلی چلے گئے ہیں اور وہ تخت کابل سے سبکدوش ہو گئے ہیں۔

۴۷۔ مجھے ذکر کیا پیر ملنگ شاہ صاحب نے کہ ۱۲۔۱۹۱۳ء کی جنگ میں موضع کوروڈھی کے دو بھائی ایک ملازم فوجی اور دوسرا اس کا بھائی دونوں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نذرانہ وغیرہ پیش کر کے تھوڑی دیر کے بعد اجازت طلب کی آپ نے ارشاد فرمایا کہ اجازت نہیں آج تم نے یہیں رہنا ہے دوسرے دن جب وہ پیش ہوئے تو پھر آپ نے اجازت نہ دی اور فرمایا کہ آج تم نے یہیں رہنا ہے تیسرے روز جو حاضر ہوئے تو چونکہ ایک بھائی ان میں صاحب علم اور حافظ تھا عرض کرنے لگا کہ اما السائل فلا تنہر حضرت صاحب اس وقت چارپائی پر جو بیٹھے تھے لیٹتے گئے اور فرمانے لگے یضل به کثیرا ویهدی به کثیرا دوپہر کا ٹائم ڈھل گیا تو آپ نے فرمایا کہ جاؤ اب اجازت ہے تو وہ خوشی خوشی لوٹے لیکن دل میں اس خیال سے الجھن پڑتے گئے کہ حضرت صاحب نے ہم کو تین دن دربار شریف میں کیوں روکے رکھا لیکن جب وہ گھر پہنچے تو انہیں ایک دوست کو اطلاع دی اور مبارک باد دی کہ تمہاری مخالف پارٹی کو جب معلوم ہوا کہ کہ دونوں بھائی اکیلے گھر کو آ رہے ہیں تو انہوں نے تمہاری راستہ بندی کر رکھی تھی کہ جب وہ اس جنگل سے گذریں گے تو انہیں قتل کر دیا جائے گا لیکن تین یوم تمہارے نہ آنے پر وہ مایوس ہو کر واپس گھر چلے آئے کہ شائد وہ کسی اور راستے سے گھر پہنچ گئے ہو نگے اور تم آج گھر پہنچے ہو اس طرح تم بچ گئے ہو چھٹی کے دوران انہوں نے اپنی حفاظت رکھی اور واپسی پر پھر دربار شریف حاضر ہوئے تو ہم نے ان سے پوچھا کہ بابا صاحب کی اجازت نہ دینے کی وجہ کیا تھی امیر صاحب دھاڑ دھاڑ رو پڑے اور فرمایا کہ مرشد ہو تو ایسا ہو اور اپنی سب آپ بیتی کہہ سنائی اور کہا یہ آپ کی کرم نوازی ہے کہ میں صحیح سالم اپنی نوکری پر جا رہا ہوں۔

نوٹ! ظاہری طور پر آپ رحمۃ اللہ علیہ امی تھے لیکن علم تعبیر نہ تھا بلکہ علم لدنی تھا۔

۴۸۔ مجھ سے ذکر کیا پیر ملنگ شاہ نے کہ حضرت امیر سلطان صاحب سجادہ نشین دربار حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ گلی شریف میں تشریف فرما ہوئے اور دربار شریف بوندیہ پر تشریف لائے لیکن

حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ آپ کی آمد سے پہلے دروازے پر جا کر کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے کہ آج سلطان کا بیٹا سلطان آ رہا ہے جب حضرت امیر سلطان صاحب سامنے ہوئے تو لوگوں کو معلوم ہوا کہ کہ بابا صاحب علیہ الرحمۃ حضرت امیر سلطان صاحب کی پیشقدمی کے لئے کھڑے تھے چنانچہ ہر دو بزرگان دین ایک دوسرے کو مل کر بارہ دری جو کہ جائے رہائش حضرت بابا بوندی صاحب تھی داخل ہوئے حضرت بابا صاحب کی چارپائی صرف وہاں پڑی تھی اور کوئی دوسری نہ تھی تو حضرت بابا بوندی صاحب نے فرمایا کہ آپ چارپائی پر بیٹھیں حسب الارشاد سجادہ نشین صاحب حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ کی چارپائی پر بیٹھ گئے حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ کے پاس بھی کافی زائرین موجود تھے اور پھر حضرت سلطان صاحب کے ساتھ بھی کافی مرید تھے کافی دیر چپ چاپ رہے اور ہو کا عالم طاری رہا کہ حضرت امیر سلطان صاحب نے زبان درخشاں سے فرمایا کہ کچھ عطا ہو تب حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ نے بھی زبان کھولی اور فرمانے لگے کہ

کلی تیری ٹو پڑی توں بہہ کنارے دھو فقیرا ہو روی نیواں ہو فقیرا ہو روی نیواں ہو

زندگی کے دن اب بیت آئے ہیں لہذا آپ سیدھے گھر تشریف لے جائیں پھر ہر دو بزرگوں نے ایک دوسرے سے اجازت لی اور سجادہ نشین حضرت امیر سلطان صاحب گھر کو روانہ ہو گئے گھر پہنچنے کے بعد جلد ہی حضور رحلت فرما گئے قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۴۹۔ مجھ سے ذکر کیا پیر ملنگ صاحب نے کہ میرا چشم دید واقعہ ہے کہ حویلی بابلہ میں ایک دن بابا بوندی علیہ الرحمۃ اپنی چارپائی پر تشریف فرما تھے کہ پیر ولایت شاہ صاحب نے آ کر آپ کے پاؤں کو مٹھیاں بھرنی شروع کر دیں اوپر سے بابلہ جو کہ پیر ولایت شاہ صاحب کا خلیفہ تھا آیا تو یہ حالت دیکھ کر اس کے دل میں رنجش آئی کہ جو میرا پیر پوتا ہو کر ایک امتی کو کیوں مٹھیاں بھر رہا ہے اور یہ غلطی ہے چونکہ حضرت بابا صاحب دلیل کے وارث تھے آپ نے سر کو اوپر اٹھا کر خلیفہ بابلہ سے مخاطب ہو کر اپنی چارپائی جس کے پائے رنگدار تھے اسے انگلیوں کی ٹھوکر لگا کر فرمایا کہ میاں ماہلے یہ چارپائی کا پایہ کس لکڑی کا ہے بابلہ صاحب مذکور نے اس پائے کو بغور دیکھا اور ادھر ادھر گھوما لیکن وہ ہمارا رنگ رنگا ہوا تھا اس نے عرض کیا کہ یہ پایا رنگدار ہے اس میں لکڑی چھپی ہوئی ہے میں کیا بتا سکوں کہ یہ لکڑی کس شے کی ہے تو حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ہاں ماہلے رنگ حضور کے ہیں جسے چاہے رنگ دے دے چاہے امتی ہو یا سید اور سادات پر بھی رنگ اسی کی جانب سے ہے۔

۵۰۔ یہ بھی ذکر ہے کہ پیر ملنگ شاہ نے کہا کہ ایک دن حضرت بابا صاحب مجھ سے فرمانے لگے کہ

ملنگ تو شیعہ ہو یا سنی تو میں نے عرض کی سنی تو پھر آپ نے دوہرایا کہ تم شیعہ ہو کہ سنی پھر بھی میں عرض کیا سنی تو پھر آپ نے وہی الفاظ دہرائے میں بھی وہی تو پھر فرمانے لگے اگر تم سنت جماعت ہو تو میری سرآنکھوں پر اگر شیعہ ہو تو میرا ابھی سلام۔

۵۱۔ مجھ سے ذکر کیا ملک بہادر خان ولد صاحب خان ساکن راجڑ نے کہ ہمارے علاقہ میں شیعہ فرقہ نے جو اکثریت و مقبولیت شروع کی اور میرے ہم جلیس بھی اسی خیال کے تھے تو میری طبیعت بھی کچھ اس طرف مائل ہوئی لیکن دل میں خیال آیا کہ نزدیک حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ صاحب ولی اللہ ہیں ان سے پوچھنا چاہیے کہ کونسا رستہ اختیار کرنا چاہیے دوسرے تیسرے دن چند ہمرائیوں سمیت دربار شریف میں حاضر ہوا تو تھوڑی دیر تو آپ بیٹھے رہے پھر اٹھ کر فرمایا کہ نماز ادا کر لیں قبلہ شریف کی طرف سے منہ کر کے اور ہاتھ باندھ کر نماز شروع کر دی سلام پھیرنے کے بعد فرمایا کہ ہمیں تو نماز اس طرح آتی ہے تو مجھے معلوم ہو گیا کہ صحیح نماز ہاتھ باندھ کر ہی ہوتی ہے لہٰذا اہلسنت و جماعت کا صحیح رستہ ہے جس کا ہمیشہ کے لئے پابند ہو گیا۔

۵۲۔ مجھ سے ذکر کیا استاد صوفی خلیفہ بابا صاحب نے سکنہ موچیوال کا ایک کھتری بابا صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر رات کو خواب میں اس پر ایسی نوازش فرمائی کہ صبح اس نے حضرت صاحب کے سامنے کلمہ شریف پڑھا اور مسلمان ہو گیا حتیٰ اس کا ختنہ تک حضور کے حکم پر کیا گیا حالانکہ وہ نوجوان تھا اس کا نام بھی فضل احمد آپ نے رکھا جو کہ حج سے بھی مشرف ہو چکا ہے اور موچیوال میں اب بھی موجود ہے اور اس نے مسلمان عورت سے شادی بھی کر لی ہے اور اس کے لڑکے بھی ہیں۔

۵۳۔ مجھ سے ذکر کیا استاد صوفی خلیفہ حضرت صاحب ساکن خوشاب نے کہ جب روضہ شریف کی تیاری شروع تھی تو اس کی تعمیر کے لئے چونہ کی بھٹیاں ہم چلاتے رہے جب کام ختم ہو گیا تو قدرتی طور پر چونا والی بھٹی جو بوسیدہ حالت میں کھڑی تھی اس کے قریب دو بیل آپس میں لڑ پڑے ایک بیک کی ٹکر سے دوسرا بیل بھٹی میں گر پڑا ہم ملنگوں کی آفت آ گئی اور بیل کے مالک سلمیال آ گئے اور ہم درویشان حضرت صاحب پر گالی گلوچ سے غصہ نکالنا شروع کر دیا ایک کو تو تھپڑ بھی رسید کیا کہ تم نے بھٹی کیوں نکالی ت ھی اگر نکالی تھی تو اس کی حفاظت کرنی تھی اس کے بعد انہوں نے کوشش کر کے رسیوں سے بیل کو نکال لیا جو کہ صحیح سالم اسے لے کر گھر چلے گئے ادھر ہم سب ملنگوں کو ان کی یہ حرکت ناگوار گذری اور حضرت بابا صاحب کی خدمت میں آ کر شکایت عرض کی کہ سلمیال کو بدلہ ضرور ملنا چاہیے آپ ان کے لئے بددعا کریں تو آپ مسکرا کر فرمانے لگے لو میں نے ان کا پرنالہ اکھیڑ دیا ہم خوش ہوئے کہ ان کا

کوئی نہ کوئی نقصان ضرور ہوگا قدرتاً رات کو بارش شروع ہوگئی اور اتنی بارش ہوئی کہ سلسیال کے دارہ کا پرنالہ ٹوٹ کر اندر پڑنے لگا جس سے کچھ حصہ مکان بھی گر گیا دوسرے تیسرے یوم سب برادری والے اکٹھا ہو کر چندہ جمع کیا اور دارہ کو پختہ اینٹوں سے بنوانا شروع کر دیا پایہ تکمیل کو پہنچا دیا جو کہ بڑا عالیشان دارہ بن گیا ایک دن پھر ملنگوں نے عرض کی حضور کی بدعا اسی کو کہتے ہیں تو حضور نے فرمایا کہ میں ایسی ہی بدعا جانتا ہوں اللہ کریم انہیں اور بھی آباد کرے۔

۵۴۔ مجھ سے ذکر کیا عبدالرسول صاحب سکنہ لاہندوانہ نے کہ حافظ قرآن تو میں تھا لیکن غربت نے مجھے آدبوچا حضرت بابا صاحب کی شہرت سن کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا صبح کا وقت تھا حضرت بابا صاحب مکان کا دروازہ بند کئے ہوئے اندر بیٹھے تھے بندہ نے باہر ہی سلام کر کے ہدیۃً سورۃ یاسین کی تلاوت شروع کر دی جب پہلی مبین پر پہنچا تو اندر سے آپ نے آواز دی کہ اوں ہوں شروع سے پڑھ پھر پڑھنی شروع کر دی جب پڑھتے پڑھتے دوسری مبین پر پہنچا تو آپ نے آواز دی اوں ہوں شروع سے پڑھو اب سمجھ گیا کہ حضور مبینوں پر پڑھنے کو فرما رہے ہیں لہٰذا اس طرح بندہ مبینوں پر سورۃ شریف ختم کی اور اس کے بعد بندہ نے عرض کی کہ یا حضرت بندہ بے روزگار اور سخت بھوکا ہے مفلسی نے میری کمر توڑ رکھی ہے آپ دعا فرماویں کہ آسودگی حاصل ہو ابر رحمت کا اندر سے اشارہ ہوا کہ جاؤ پانچ روپے تمہارے لئے روزینہ تو میں نے عرض کی کہ یا حضرت پانچ روپے بڑی شے ہے بندہ کو تو آٹھ آنے روزینہ کافی ہے بوند کرم پھر جوش میں آ کر فرمانے لگے اچھا تمہاری قسمت میں آٹھ آنے تمہارے آٹھ آنے ہمارے روپیہ روز ہوگا گھر آنے پر ڈاکخانہ میں ملازم ہو گیا روپیہ روزانہ ملنے لگا اور آخر میں میری پنشن ہو گئی تین روپیہ مقرر ہوئی غرضیکہ حضور کے فرمان کے مطابق تاحیات روپیہ ناغہ نہ ہوا۔

۵۵۔ مجھ سے ذکر کیا مائی زینب زوجہ میاں عبدالرسول اللہ نے کہ ایک مرتبہ ہمارے پاس کوئی شیر دار گائے یا بھینس نہ تھی ہم عقیدتمند حضرت صاحب ہو چکے تھے اس لئے برائے دعا حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے دیکھا تو لنگر میں چار پانچ بھینسیں شیر دار موجود تھیں تو میں نے عرض کیا کہ قبلہ آپ کے پاس تو چار پانچ بھینسیں شیر دار موجود ہیں اور ہم دودھ کے لئے ترس رہے ہیں ہم پر بھی توجہ فرمائیں حضور نے جواب میں فرمایا کہ تم بھی گیارہ روپے خرچ کر ڈالو تم کو بھی شیر دار مل جائیگی میں حیران ہوئی کہ حضور تو فرما رہے ہیں گیارہ روپے میں کون سی شیر دار ملے گی گیارہ روپے میں تو بکری کا ملنا بھی مشکل ہے جب ہم گھر کو واپس لوٹ آئے تو دوسرے تیسرے یوم میرے چچا اسماعیل صاحب میرے گھر

www.sonaleyy.com

تشریف لائے اور کہا کہ تم مجھے شیر دار کے لئے کہتی رہتی ہو آج میرے ڈیرہ پر میرا ایک دوست چھ سات گائیں برائے فروخت لایا ہے جو کہ پنڈ دادنخان لے جارہا ہے ایک گائے ان میں ایسی ہے کہ جو کہ نہایت دبلی کمزور تو ہے لیکن حاملہ ہے رات کو بھی اس نے ایک پیالہ دودھ دیا ہے میرے خیال میں وہ اگر خرید لی جائے اور اس کی خدمت وغیرہ کی جائے تو تمہارا وقت گذر جائیگی میں نے اس سے تمہاری بابت کہا تو اس نے گیارہ روپے قیمت بتائی تو میں چچا صاحب کے کہنے پر گیارہ روپے لے کر دس روپے ایک طرف اور ایک روپے دوسری طرف چادر میں باندھے چچا کے ہمراہ ہولی ڈیرہ پر پہنچ کر گائے دیکھی مجھے بھی پسند آ گئی ساتھ ہی دس گیارہ روپے شے کوئی نہ تھے دس کا نوٹ کھول کر اس کے ہاتھ پر تھما دیا تو مہمان بچانے اسے دور پھینکا اور کہا کہ میری لاگت ہی گیارہ روپے ہے اور اپنی بیٹی سمجھ کر منافع وغیرہ چھوڑ دیا اور تم ایسی حرکت کرتی ہو حضرت بابا صاحب کی بات یاد آ گئی کہ گیارہ روپے خرچ ہو گئے گیارھواں روپیہ بھی اس کے حوالے کیا اور گائے خرید کر کے گھر لائی اس کی خدمت شروع کر دی آج اور کل اور حتیٰ کہ تین چار سیر دودھ ایک ٹائم پر آ گئی اور ہماری دودھ کی قلت دور ہو گئی بلکہ وہ حاملہ بھی تھی جو کہ میعاد مقررہ پر دوبارہ شیر دار ہوئی اور وہ نسل آج تک ہمارے گھر موجود ہے۔

۵۶۔ مجھ سے ذکر کیا ملک محبوب عالم ولد کرم سکنہ لابھی نے کہ ایک دفعہ ہم پر مقدمہ تھا اور تاریخ پنڈ دادنخان پر گئے تو رات ہم کو واپسی پر جلالپور شریف میں آ گئی لنگر سے روٹی طلب کی تو جواب ملا کہ لنگر ختم ہو چکا ہے ہم مسافر خانہ چلے گئے تا کہ رات تو بسر ہو جائے تھوڑی دیر بعد ایک درویش وہاں آیا کہ محبوب کہاں ہے میں نے عرض کی کہ بندہ حاضر ہے تو اس نے دو روٹی اور سالن مجھے دیکر فرمایا کہ لو یہ تمہاری روٹی میں نے عرض کی کہ ہم سب کھا سکتے ہیں تو اس نے کہا کہ تمہاری مرضی میں تو ونڈوں سے بڑی مشکل سے گذر کر تمہارے پاس لایا ہوں میں نے لے لی اور ہم سب نے مل کر کھائی اور سب سیر ہو گئے رات کو خواب میں معلوم ہوا کہ وہ درویش حضرت بابا بوندی پاک علیہ الرحمۃ کی ذات تھی

۵۷۔ مجھ سے ذکر کیا ملک دوست محمد ولد پیر بخش گردا ور سکنہ لنگر ضلع جہلم نے کہ جب جوان ہوا تو اپنے والد شریف کے ہمراہ جو کہ حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ کے مرید تھے برائے دعا حاصل ہونے ملازمت کے حاضر ہوا پہلے تو حضرت صاحب کو میرے والد صاحب نے کہا کہ مجھے مرید یعنی بیعت سے مشرف کیا اور پھر فرمانے لگے کہ

بالے پچھلا تو ڑے بڈھی ہووے کھاوے کنک تو ڑے بھکی ہووے
لئے کنواری تو ڑے بڈھی ہووے دیے خوشاب تو ڑے جھگی ہووے

جھاوریاں جھاوریاں جھاوریاں جھاوریاں جھاوریاں جھاوریاں جھاوریاں

حتیٰ کہ میرے خیال میں جھاوریاں کا لفظ تیس اکتیس مرتبہ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا ہم اجازت لے کر بجائے راجڑ کے ہم براستہ خوشاب واپس لوٹے خوشاب آنے پر معلوم ہوا کہ پٹواری میں بھرتی ہو رہی ہے میں بھی ان میں جا کر اپنی درخواست لکھ کر پیش کر دی اللہ کریم کے فضل اور حضرت صاحب کی دعا سے مجھے قبول کر لیا گیا اور ملازم پٹواری ہو گیا تھوڑے عرصہ کے بعد جھاوریاں کے حلقہ میں تعینات کر دیا گیا قصہ مختصر کہ تمام سروس میں نے جھاوریاں شہر میں ہی کی کچھ عمر پٹواری کی حیثیت سے اور کچھ عمر گرداور کی حیثیت سے اور جھاوریاں سے ریٹائر پنشنر ہو کر گھر واپس لوٹا ہوں۔

۵۸۔ مجھ سے ذکر کیا فتح علی خان قطبی ساکن بوتالہ نے کہ گردش زمانہ کی وجہ سے زمین کافی ہوتے ہوئے سخت فاقہ کشی کی حالت میں رہا کرتا تھا چونکہ مجھے حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ سے عقیدت ہو گئی اس لئے اکثر حضور کی خدمت میں آنا شروع کر دیا ایک دن میں آپ کی خدمت میں آ کر بیٹھا ہی تھا کہ آپ کا ایک اور مرید اور اس نے کافی پتاشے آ کر بطور نذرانہ پیش کیے حضور نے فرمایا کہ منظور ہیں لیکن یہ بھوکا بیٹھا ہے اسے کھلا دو حسب الحکم میں نے وہ سب پتاشے کھا لیے تھوڑی دیر بعد ایک اور طالب جلیبی بطور شرینی لایا تب بھی حضور نے فرمایا کہ منظور ہے لیکن ابھی اس کی بھوک نہیں مٹی جلیبی بھی اس کے حوالے کر دو اب کی بار جو میں نے جلیبی کھائی تو سیر ہو گیا قدرت خدا کی ایسی ہوئی کہ انہی دنوں میں نہر آ گئی اور میری کافی زمین یعنی تقریباً آٹھ مربع زمین سیراب ہونے لگی اور اللہ کے فضل اور حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ کی دعا سے ہمیشہ کے لئے میری بھوک دور ہو گئی۔

۵۹۔ مجھ سے ذکر کیا میاں غلام حسن سکنہ کھوڑہ نے کہ میرے قریب ملک موندا زمین فروخت کر رہا تھا اور میرے پاس رقم تو تھی نہیں لیکن خواہش تھی کہ یہ زمین مجھے مل جائے اس لئے دربار شریف پر جا کر حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ دعا فرمائیں کہ زمین مجھے مل جائے حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ نے دعا فرمائی اور کہا کہ جاؤ لوگوں کا تیل جلتا ہے تمہارا پیشاب جلے گا واپس گھر لوٹا تو دوسرے دن ملک موندا نے زمین مجھے دے دی اور کہا کہ قیمت بعد میں دے دینا اور زمین کا انتقال میرے نام کروا دیا اور اس دن سے میری ساکھ ہی اور ہو گئی ہے۔

۶۰۔ مجھ سے ذکر کیا خلیفہ حضرت غلام حسن فقیر کھوڑوی نے کہ بندہ کے جد امجد مرید میاں عطر صاحب سے تھے اور بندہ بھی اسی خاندان کے عقیدتمندوں میں سے تھا بندہ مٹھہ ٹوانہ میں اپنے پیشواؤں کی خدمت میں گیا لیکن مجھے وہاں جا کر کچھ مایوسی سی ہوئی واپسی پر خیال ہوا کہ حضرت قبلہ عالم

بابا بوندی علیہ الرحمۃ کا سلام کیے چلوں چنانچہ آپ کی خدمت میں آ کر سلامی کی تو حضور فرمانے لگے کہ (بھرے ہوئے اچھل رہے ہیں) آپ کے ان الفاظ نے بندہ کے دل پر ایسا اثر کیا کہ میرے سامنے میرے گناہوں کا پیالہ لبریز مجھے نظر آنے لگا طبیعت نے محسوس کیا کہ اب ان گناہوں سے بچنے کے لئے کوئی حیلہ سازی کرنی چاہیے انہی الفاظ کی بدولت میں نے دنیا چھوڑ کر راہ حق اختیار کی۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں   جو ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

نوٹ! غلام حسن اپنے گھر کھوڑہ میں ہی فوت ہوا اور حسب وصیت اسے زیر سایہ روضہ شریف دفن کیا گیا اور آج تک اس کی قبر کے نشان ہیں۔

۶۱۔ مجھ سے ذکر کیا خلیفہ حضرت فقیر غلام حسن کھوڑوی نے کہ جب حضور کا وقت نزع آیا تو حاضرین درویشان میں سے میاں زین سکنہ جسوال نے عرض کی کہ حضور آپ دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں ہم کدھر جائیں گے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب میں دنیا میں موجود ہوں تو تمہارا کام کون کرتا ہے اور کارساز کون ہے اس نے کہا کہ اللہ پھر آپ نے فرمایا کہ اب میں فوت ہو رہا ہوں یا کہ اللہ تو پھر اس نے دہرایا کہ آپ فوت ہو رہے ہیں تو پھر حضور فرمانے لگے کہ اللہ تو زندہ دائم وقائم ہے نا اس نے کہا بے شک تو پھر فرمانے لگے گھبرانے کی کیا بات ہے پہلے بھی اور بعد میں بھی وہی مسبب الاسباب کارساز ہے اور کام سنوارتا رہے گا رہی میری بات تو میں پہلے بھی دعا گو تھا اور اب بھی رہونگا۔ باقی حلالی اور حرامی کی تمیز ہو جائے گی۔

۶۲۔ مجھ سے ذکر کیا درویش فلک شیر بلوچ نے ایک دن حضرت صاحب کی خدمت میں ہم کافی ملنگ بیٹھے تھے کہ حضرت میاں محمدی بھیروی کی بات چل پڑی کہ دوران سفر وہ مٹھہ ٹوانہ گئے اور وہاں ایک سکھ سے قرضہ اٹھا کر طالبعلموں کو کھلاتے رہے اور جب واپس گھر بھیرہ کو لوٹے تو قرضہ ادا کرنا یاد نہ رہا راستہ میں بوتالہ کے قریب انہوں نے آرام کیا تو ساہوکار بھی وہاں پہنچ گیا اور طعن وطنز وغیرہ دیا اور کہا کہ میں تو فقیر کی صورت پر بھولا تھا اور آپ قرضہ ادا کیے بغیر چلے آئے جس پر حضرت میراں صاحب نے معذرت کی اور فرمایا کہ بھول گیا تم اس درخت جھل پر چڑھ جاؤ جس کے سائے میں ہم آرام کر رہے ہیں اور اسے خوب ہلاؤ چنانچہ حسب الارشاد وہ جھل پر چڑھ گیا اور اسے خوب جنبش دی قدرت خدا کی درخت کے نیچے روپے گرنے شروع ہو گئے گویا بارش روپوں کی ہو رہی ہے بعد میں میراں صاحب نے فرمایا جو تمہارا حق ہے اٹھالو اسپر ساہوکار آپ کے قدموں میں گر پڑا اور کہا کہ حضور میں محض دعا کا طالب ہوں تو آپ نے فرمایا کہ تجھیرے وندے گھیرے جاؤ تمہاری کری ٹوانوں کے

www.soulvalley.com

ساتھ ہوگی چنانچہ اس کی کرسی اب تک ٹوانوں کے ساتھ ہے اس پر حضور بول پڑے اور فرمانے لگے میراں نے کیا کیا بھلے کے ساتھ تو سارا جگ بھلا کرتا ہے بھلا وہ ہے جو بروں کے ساتھ بھلا کرے میں ایک دن ہیٹیوں کے سامنے بیٹھا تھا کہ جیت سنگھ نے مجھے پیچھے سے آ کر لات اس زور سے ماری کہ میرا منہ زمین پر جا لگا اٹھنے پر بندہ نے اسے دعا دی کہ جاؤ تمہاری اولاد لاکھیا ہوگی جیسا کہ سرگودھا میں جیت سنگھ کے لڑکے گوپال سنگھ کے لڑکے کے کارخانے سرگودھا میں چل رہے ہیں۔

۶۳۔ میرا چشم دید واقعہ یہ کہ مسمی منشی جعفر خان سکنہ جھنڑاں جو کہ میرے استاد بھی تھے اور وہ ملازم سکول ڈسٹرکٹ بورڈ بھی تھے اور لنگر شریف میں رہ کر خدمت لنگر بھی کرتے تھے ایک دفعہ جب وہ لنگر شریف کے مکانوں کے لئے لکڑیاں موضع پنڈی سے کنوار ہے تھے اور وہاں وہ اکثر ایک سناری کے ہاں جا کر رہتے تھے جو کہ مرید حضرت صاحب کے تھی جب بھی وہ حضرت صاحب کے سامنے آتے تو حضور فرمانے لگتے

جعفر دے ہتھ کلہاڑی جعفر منگدا پنڈی دی سنیاری

تو لوگوں نے شک کرنا شروع کر دیا کہ منشی صاحب شاید اب تیری شادی ہوگی اور خاص کر آپ سنیاری کے خواہشمند ہیں لیکن وہ ایسا نہ تھا بلکہ ہفتہ عشرہ کے بعد پیر یعقوب علی شاہ ڈسٹرکٹ انسپکٹر سرگودھا جو کہ مریدان حضور تھے ایک سند جو کہ سنہری حروف میں تحریر تھی لے آیا اور دی منشی جعفر کو دے کر کہا کہ اب تمہاری ترقی ہوگی اور یہ حضرت صاحب کی سنہری ہے سناری نہیں تب لوگوں کو آپ کی مہربانی کا علم ہوا۔

۶۴۔ مجھ سے ذکر کیا اپنی والدہ ماجدہ مائی حاجن اللہ جوائی نے کہ ایک دفعہ کوئی آٹھ دس شریف آدمی علاقہ کدھی کے ایک دیگر شخص کو پکڑ کر حضرت بابا صاحب کی خدمت میں لائے اور عرض کی کہ حضور یہ ہمارا بھی اور آپ کا بھی چور ہے کیونکہ اس شخص نے اپنے آپ کو درویش آنحضور ظاہر کیا ہے اور کہا کہ عرس شریف کے لئے بھیڑ بکری برائے ذبح ضرورت ہے اس بنا پر ہمارے علاقہ کے آجڑیوں نے ایک ایک دو بھیڑ بکری برائے لنگر اس کے حوالے کی جب اس کے پاس چالیس پچاس کا ریوڑ اکٹھا ہو گیا تو اس آدمی نے جو انہیں لے کر منڈی پر جا کر فروخت کر دیں اور رقم گرہ باندھ لی اور پھر در بدر مزید بھیڑ بکری برائے لنگر شریف مانگنا شروع کر دیں اور جب ہمیں اس کی اس ناجائز حرکت کا علم ہوا تو ہم نے اسے پکڑ لیا اور آپ کی خدمت میں لے آئے کہ جو مناسب حکم ہو اس پر عمل کیا جائے جب یہ تمام واقعات حضرت بابا صاحب سن چکے تو فرمانے لگے کہ جاؤ فقیر کی لڑکی کو بلاؤ جو مجھے اکثر ایسے بلایا کرتے تھے انہوں نے مجھے اطلاع دی کہ بابا صاحب بلا رہے ہیں جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو

آپ نے حکم دیا کہ پانچ سیر مصری اور پانچ روپیہ نقد جلد لاؤ میں واپس لوٹ کر روپے اور مصری لے گئے تو آپ نے فرمایا کہ اس ملزم کو دے دو اور فرمایا کہ ہزاروں انسان اللہ کے نام پر مانگ رہے ہیں اور اس نے اگر بوندی کے نام پر کھایا تو کیا بات ہے حاضرین چپ ہو رہے اور حضور کی رحم پروری سے بے حد مسرور ہوئے۔

(نظر اولیاء چور کو قطب کر دیتی ہے اور وہ شخص آئندہ کے لئے نہایت نیک نمازی بن گیا)

۶۵۔ مجھ سے ذکر کیا صاحبزادی دختر جلال سکنہ جھاوریاں نے کہ میری اپنے ہمسایہ باتوں کے ساتھ بہت محبت تھی اور چونکہ وہ تمام خاندان صاحب علم اور نیک تھے اور کثرت سے نوافل اور ارواح مرشد و والدین و حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادا کر کے انہیں بخشتے رہتے ہیں ان کی محبت کی وجہ سے میں بھی آپ کے لئے نوافل تو پڑھ لیتی لیکن بخشا اس لئے نہ کرتی کہ حضور زندہ ہیں انہی دوران جب در دولت پر حاضری ہوئی تو آپ میری طرف دیکھ کر اور متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ اگر کوئی شے کسی کے حوالے نہ کی جائے تو وہ اس کا مالک کیسے ہو سکتا ہے تو میں نے عرض کی کہ یا حضرت مجھے سمجھ نہیں آئی حضور نے فرمایا کہ تم نفل تو میرے لئے پڑھتی ہو لیکن بخشتی نہیں تو میں شرمندہ ہوئی اور اس دن سے نفلوں کا ثواب حضور کی غیر حاضری میں آپ کی روح کو بخشنا شروع کر دیا۔

۶۶۔ مجھے بتایا ملک علی محمد ولد شیر جنگ ساکن کرولی ملازم پیر منور شاہ سکنہ کرولی ضلع جہلم نے کہ جب پیر منور شاہ رئیس اعظم کرولی کی جائیداد کورٹ آف مرارڈ اور حج چودھر کی تنگی ہو گئی تو وہ ہمیں ہمراہ لے کر دربار شریف میں حاضر ہوا اور قدم بوسی کر کے اور دیدار سے متاثر ہونے کی التجا کی حضور میں تین عیبوں سے باز نہیں رہ سکتا اول عیاشی دوم شراب سوم نماز سے قاصر ہوں تو حضرت صاحب اس کا ہاتھ پکڑ کر فرمانے لگے تمہیں ہر شے مباح ہے وہ بہت خوش ہوا تھوڑی دیر کے بعد فرمانے لگے اب میری باری ہے اول وضو رکھنا دوم .... گناہ کبیرہ سے پرہیز کریں میری عدم موجودگی میں جیسی تمہاری مرضی غرضیکہ وہ آپ کا مرید ہو گیا اور واپس گھر لوٹ آئے جب گھر پہنچے تو حسب العادت جام طلب کیا جب گلاس کو ہاتھ میں لیا تو کیا دیکھتا ہے کہ حضرت بابا بوندی علیہ الرحمہ سامنے کھڑے ہیں تو اس نے گلاس رکھ دیا تھوڑی دیر کے بعد پھر رجوع کیا تو دوبارہ حضرت صاحب کو روبرو پایا چونکہ وعدہ کیا تھا کہ جس وقت میں حاضر ہوں حیا سے کام لیں غرضیکہ اسی طرح تمام قبیح عادات سے پیر صاحب کو خلاصی ملی اور اس قدر شب بیدار بنے کہ کرولی کے راستہ میں اکثر سجدہ گاہیں تعمیر کرائیں کہ جہاں بھی وقت نماز ہو گا نماز سجدہ میں ادا کی جائے حتیٰ کہ تا حیات ان سے کوئی نماز

قضا نہ ہوئی۔

۶۷۔ میرا چشم دید واقعہ ہے کہ پیر منور شاہ صاحب نے ملک جعفر خان کو یہ کام سپرد کیا ہوا تھا کہ وہ روزانہ پیر صاحب کا خط حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کرتا اور جو جواب آپ فرماتے وہ واپسی تحریر پیر صاحب کو کر دیتا اسی اثنا میں ایس ڈی ایم پنڈ دادنخان جس سے پہلے کچھ پیر منور شاہ کی رنجش ہو گئی تھی اور اب چند دوستوں کی امداد کی وجہ سے صلح ہو گئی تھی اپنے علاقہ میں دورہ کرنے نکلا اور موضع دھول میں تشریف لے گیا اور پیر صاحب کو بھی طلب کیا کہ اس علاقہ میں شکار کھیلا جائے اور دو چار دن گرمیوں کے بھی گذر جائیں گے ادھر پیر صاحب نے خط اپنے مرشد حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ کو حسب معمول تحریر کیا کہ اس دعوت پر جاؤں کہ نہیں تو حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ مت جاؤ جب واپسی خط ملا تو دل میں خیال آیا کہ دوستی کا پہلا ہی موقع ہے اور صاحب بہادر ناراض ہونگے لیکن مرشد صاحب کے ارشاد پر معذرت تحریر کر دی دوسرے یوم معلوم ہوا کہ صاحب بہادر کو کسی نے قتل کر ڈالا ہے تب پیر صاحب نے نفل شکرانہ ادا کیے اور کہا کہ میں بھی وہاں ہوتا تو قتل کیا جاتا یا قتل میرے ذمہ لگتا اللہ کریم نے اور مرشد کی عنایت نے مجھے ان ہر دو مصیبتوں سے پناہ دی۔

۶۸۔ مجھ سے ذکر کیا پیر منور شاہ مرحوم نے کہ جب میرے لڑکے مسمی پیر یعقوب شاہ کی عورت فوت ہو گئی تو حضرت بابا صاحب کی خدمت میں عرض کی اور اس کی شادی کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کی شادی لکھنو میں کرینگے اب میں حیران ہوا کہ لکھنو کہاں اور ہم کہاں نہ ہمارا کوئی رشتہ اور نہ آمدورفت لیکن ہمارا ایمان قوی ہو گیا کہ کہ اس کی شادی لکھنو میں ہو گی جو اللہ کو معلوم ہو گا چونکہ وہ ان دنوں مجسٹریٹ انسپکٹر آف سکولز سرگودھا اور ان کے ہمسایہ ایک مجسٹریٹ صاحب رہتے تھے جو لکھنو کے تھے ان کی ہمشیرہ کے ساتھ تھوڑے عرصہ کے بعد رشتہ ہو گیا اور شادی سرانجام پائی۔

۶۹۔ مجھ سے ذکر کیا احمد اللہ بیچ سکنہ کھوڑہ نے ۱۴۔۱۳ کی جنگ میں ملازم فوج تھا چونکہ آپ کے عقیدتمندوں میں سے تھا حاضر دربار شریف ہو کر عرض کی کہ قبلہ مجھے کوئی ایسا تعویذ مرحمت فرمائیں کہ کوئی گولہ بارود نہ لگے اور امن وسلامتی سے رہوں قدرتا حضرت صاحب ایک سبزہ زار کی جگہ پر زمین پر بیٹھے تھے آپ نے زمین پر ہاتھ مارا اور ایک گھاس کی ٹہنی کو توڑ کر میرے حوالے کیا اور فرمایا کہ تعویذ ہے اسے باندھ لو حسب الارشاد وہ ٹہنی بچے لیکر کپڑے میں لپیٹ کر بازو پر باندھ لی قسم ہے مجھے اس ذات کبریا کی میں اب پنشن آ چکا ہوں کوئی ذرا بھی زخم میرے جسم پر نہ ہے بلکہ جب میں گھر آ گیا تو اس کے بعد ایک سال تک وہ گھاس میرے پاس رہا اور اس میں خاص کرامت حضرت صاحب کی یہ رہی کہ

وہ عرصہ پندرہ برس میں وہ گھاس سبز رہا اور خشک نہ ہوا اور اس کی حالت بندہ نے ایک تالہ پر تسلی کیا اور وہ تعویذ وہاں رہ گیا پھر دوبارہ تلاش کیا لیکن نہ ملا وگرنہ آپ کو دکھاتا کہ وہ ذرہ بھی مردہ نہ ہوا بلکہ ٹھیک سبز ہے۔

۷۰۔ مجھ سے ذکر کیا بھی واس سکنہ جسوال نے کہ جب مجھ پر رزق کی تنگی ہو گئی تو میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا حضور نے فرمایا کہ جاؤ منڈی بہاؤالدین چلے جاؤ تمہاری حالت رزق بہتر ہو جائے گی حسب الحکم منڈی بہاؤالدین چلا گیا اور کچا سا مکان تعمیر کر کے دکان پر بیٹھ گیا اللہ کے کرم سے میری دکان تھوڑے عرصے میں اچھی کامیاب ہو گئی کچھ عرصہ بعد چوری چکوری کی عام وارداتیں ہونے لگیں اور چوروں کی نگاہیں مجھ پر پڑنے لگیں بندہ نے پھر حاضر خدمت ہو کر عرض کی ہمارے علاقہ میں اکثر چوریاں ہونے لگی ہیں اور کئی آدمیوں کی تو جانیں بھی تلف ہو چکی ہیں حضور نے فرمایا کہ جاؤ اطمینان سے رہو تمہاری حفاظت کروں گا قدرتاً جس رات بندہ حضور کے پاس حاضر تھا اس رات چوروں نے میرے مکان کی نقب زنی کی اور بغیر کچھ لئے واپس ہو گئے جب گھر پہنچا تو حالات سے واقفیت ہوئی لیکن حضور کے ارشاد پر یقین محکم رکھتا ہوا رب ماتھا کا شکر کیا ہفتہ عشرہ کے بعد میری نقب زنی ہوئی لیکن چور ویسے ہی کوئی شے لئے بغیر واپس ہو گئے دوسرے یوم ایک چور میرے پاس آیا اور کہا کہ تمہارے گھر کون بزرگ سفید پوش ہوتا ہے میں نے کہا کہ ہم صرف یہاں میاں بیوی رہائش پذیر ہیں اور ہمارا ایک شیر خوار بچہ ہے اور کوئی نہیں اس نے کہا کہ مجھے قسم ہے اللہ کی کہ ہم نے تمہارے مکان کو سہ بار نقب لگائی لیکن جب اندر داخل ہوتے ہیں تو آگے ایک بزرگ سفید ریش لمبی قمیص پہنے ہوئے اور ہاتھ میں سوٹا لیے ہوئے کھڑا ہوتا ہے۔ جس کو ہم دیکھ کر واپس ہو جاتے ہیں تو اس نے کہا وہ پاسبان میرا نگہبان میرے مرشد پاک حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ ہیں۔ جن کا تم حلیہ بتا رہے ہو میں عرض کرتا ہوں کہ وہ دن گئے اور آج کا دن آیا میری اب تک کسی نے چوری نہ کی اور نہ ہی بعد میں نقب زنی کی ہوئی ہے۔

۷۱۔ مجھ سے ذکر کیا رام پیاری زوجہ بھی واس مذکور نے کہ جب میرے پاس رقم کافی ہوئی میں نے اپنے تمام زیورات سونے کے بنائے لیکن استعمال نہ کئے اور ارادہ رکھا کہ یہ سب زیورات دربار شریف پر جا کر پہنوں گی اور اول اپنے سسر حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ کو دکھاؤں گی حضرت صاحب کو دنیا سے پردہ کئے ہوئے کوئی آٹھ سال ہو گئے تھے کہ وہ تمام زیورات سوٹ کیس میں بند کر کے ہمراہ لے کر دربار شریف کو اپنے خاوند کے ہمراہ چل پڑی اس دن ریل گاڑی اسٹیشن پنڈ دادنخان پر پہنچی تو سواریوں میں ایک سواری اس کا سوٹ کیس لے کر چلتی بنی جب اس کا خاوند اس کمرے میں

داخل ہوا تو اور سوٹ کیس کو نہ پایا تو سوٹ کیس کے بارے میں پوچھا تو رام پیاری نے کہا کہ مجھے تو معلوم نہیں ہے دوسری سواری ین کاہ کہ اب جو سواری ڈبہ میں سے اتری ہے اس نے اتارا ہے مجھی داس بیہوشی کی سی حالت میں اسٹیشن کے پھاٹک سے نکل کر شہر کی طرف دوڑ پڑا تھوڑی دور آگے ایک شخص بوڑھا ملا جس کے ہاتھ میں بتی لالٹین تھی اسے دیکھ کر کہا کہ یہ بتی لیتے جاؤ بتی لیکر وہ سڑک سڑک پر... پڑا جب بازار داخل ہوا تو ایک سیڑھیوں پر اسے ایک شخص نظر آیا جس ہاتھ میں وہ سوٹ کیس تھا جھٹ سے سوٹ کیس پکڑا اور اسے کہا کہ بھائی صاحب سوٹ کیس میرا میرے حوالے کردیں وہ شخص منہ سے کچھ نہ بولا اور سوٹ کیس اس کے حوالے کر دیا جسے لے کر وہ واپس دوڑ پڑا جب وہ موڑ پر پہنچا تو بوڑھا شخص سفید ریش کھڑا تھا وہ بتی اس کے حوالے کی اور اسٹیشن پر پہنچا دیکھا تو گاڑی کھڑی سیٹی بجا رہی ہے وہ جھٹ ہو کر سوار ہو کر اپنے کمرے میں اپنی عورت کے ہمراہ سوار ہو کر دربار شریف پر حاضر ہو گئے اور رام پیاری نے اپنے تمام زیورات پہن لئے اور مجھ سے کہا کہ جو شخص بتی والا تھا وہ ہمارے مرشد پاک کی ذات تھی حالانکہ حضور دنیا سے پردہ پوش تھے۔

۷۲۔ مجھ سے ذکر کیا رائے سوہلہ ولد تھو سکنہ جھنڈا ضلع جھنگ نے کہ مجھ پر کافی قرضہ ہو گیا دربار شریف پر میں حاضر ہوا اور آپ کا مرید ہوا آپ نے ارشاد فرمایا کہ مولا فضل کرے قدرتا جب گھر لوٹا تو تھوڑے عرصہ بعد ساہو کار نے میرے مخالف نالش کر دی پھر میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور مقدمہ کی بابت عرض کی آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی اسے زمین پر لکیر کھینچ کر فرمایا کہ جاؤ حساب ختم بندہ واپس ہو کر جب حاضر عدالت ہوا تو بہی کھاتہ جہاں بھی ساہو سرکار نے لکھا ہوا تھا لکیر کھینچی ہوئی دیکھی گئی اور حساب ختم لکھا ہوا پایا جس پر ساہو کا مقدمہ خارج ہو گیا اور میں قرض سے سبکدوش ہو گیا۔

۷۳۔ مجھ سے ذکر کیا رائے سوہلہ مذکور نے کہ ایک دفعہ بیمار ہو گیا اور حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر دعائے صحت طلب کی تو آپ نے فرمایا کہ تم جنس دیتے وقت چھوٹا ٹوپا اور جنس واپس لیتے وقت بڑا ٹوپا استعمال کرتے ہو تو بندہ سخت نادم ہوا اور توبہ کی کہ آئندہ ایسی حرکت نہ ہو گی اللہ کریم شافی مطلق نے مجھے جلد شفایاب فرمایا۔

۷۴۔ میں اس آدمی کا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتا کہ وہ ایک دفعہ حضرت صاحب کی خدمت میں آرہا تھا تو راستہ میں چیونٹیوں کی ایک بل کو دیکھا جس پر کافی دانے گندم کے پڑے تھے تو اس نے وہ تمام دانہ گندم اکٹھی کر کے پلے باندھ کر دربار شریف میں آکر لنگر شریف کے لئے حضور صاحب کی نظر کی تو آپ دیکھتے ہی بولے لڑیئے دی دیاں جڈاں تھیں جھوڑے دانے ملیہ سے کھڈاں تھیں۔

فرمایا واپس جاکر انہیں چیونٹیوں کی بلوں پر ڈال دینا اور تمہارا فصل اس مرتبہ اچھا ہو جائیگا اور تمہاری بھوک نکل جائیگی چنانچہ بارش خوب ہوئی اور فصل خوب ہوا اور اتنا اناج اکٹھا ہوا کہ اسے فروخت کر کے پختہ مکان تعمیر کرا لیا۔

۷۵۔ مجھ سے ذکر کیا ملک نذر محمد ولد فلکشیر سکنہ تلی نے کہ جب مولوی محمد رمضان ہماری مسجد میں آئے اور حضرت بابا صاحب کی بابت مولوی صاحب نے فرمایا کہ وہ مجذوب ہیں لہذا ان کی خدمت میں زیادہ نہیں جانا چاہیے کیونکہ یہ لوگ رحم کی حالت میں رحیم اور غصہ کی حالت میں قہار ہو کر نمودار ہوتے ہیں بایں وجہ بندہ نے زیادہ جانا پسند نہ کای کچھ عرصہ کے بعد جو بندہ بخدمت حاضر ہوا تو حضور نے فرمایا کالی کملی والیا کالا دل کیتیوئی اور آئندہ کے لئے اپنا پروگرام درست کر لیا

۷۶۔ میرا ذاتی واقعہ یہ بچپن کا زمانہ تھا نو عمری تھی موٹر سائیکل کا شوق مجھے پیدا ہو گیا حضور کو عرض کی کہ آپ مجھے موٹر سائیکل خرید کر دیں آپ نے فرمایا خرید کر دونگا اس طرح ہفتہ عشرہ گذر گیا لیکن آپ نے کوئی بندوبست نہ فرمایا دل برداشتہ ہو گیا کہ آپ جب دنیا جب دنیا میں ظاہر موجود ہیں تو میری پاسبانی کا خیال نہیں کرتے تو کل جب رحلت فرما جائیں گے تو میرا ان کو کیا خیال ہوگا لیکن چپ تھا دوسرے دن جو آپ نے کچہری لگائی اور حسب دستور بندہ موجود ہوا تو آپ فرمانے لگے ماہی اساڈا غصے تو میں نے عرض کی حضور میں حق بجانب ہوں کہ آج میری یہ وقعت ہے تو کل کیا آپ نے فرمایا نہیں تم تسلی رکھو تمہاری ناز برداری اس دنیا میں بھی اور اس دنیا میں بھی کرونگا اتنے میں مسمی سرخرو لوہار سکنہ تلی جس کے پاس موٹر سائیکل تھا بمعہ زوجہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میری کوئی اولاد نرینہ نہ ہے آپ دعا فرمائیں تو آپ نے فرمایا کہ تم موٹر سائیکل صاحبزادے کو دے دو تم ساون کی بدلی بن کر برسوں گا تو سرخرو نے کہا کہ میں نے موٹر سائیکل صاحبزادے کو دے دیا مائی صاحبہ کو بلایا اور رقم اس کے حوالے کی گئی موٹر سائیکل دربار شریف میں لایا گیا تو اس کے گھر بھی اللہ نے فضل کر دیا اور اس کے دو لڑکے تولد ہوئے جو موجود ہیں۔

۷۷۔ یہ میرا ذاتی واقعہ ہے کہ میرا موٹر سائیکل خراب ہو گیا اور اس وقت سوائے سرگودھا میں ایک مستری مکینک تھا اور کوئی نہ ملتا تھا میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ بابا صاحب مکینک منگوا دیں کہ میرے موٹر سائیکل کو ٹھیک کر دے دوپہر کا ٹائم تھا اور فرمانے لگے کل آ جائیگا چنانچہ ان دنوں سرخرو خان جوان دنوں فوج میں فورمین ملازم تھا اسے خواب میں ملے کہ تمہاری چھٹی ہو چکی ہے تم کل آ کر ہمارا موٹر سائیکل درست کر دو وہ جب بیدار ہوا تو حیران تھا کہ میں عنقریب اپنی رخصت تو کاٹ کر

آیا ہوں خدا جانے یہ کیا بات ہے لیکن چونکہ مرید حضرت صاحب سے تھا اور ان کے ارشادات کا معتقد تھا دفتر چلا گیا اور حالات سے واقفیت چاہی تو ان کے آفیسر نے ان سے کہا ملک صاحب مجھے فلاں قسم کی کھیسوں کی ضرورت ہے جو کہ خوشاب سے دستیاب ہوتے ہیں آپ ایک ہفتہ کی رخصت پر چلے جائیں اور واپسی پر کھیس خوشاب سے خرید کر لانا یہ رقم حاضر ہے چنانچہ وہ اسی وقت واپس لوٹ کر گیا اور گیارہ بجے کی گاڑی پر سوار ہو کر خوشاب اور خوشاب سے ٹلی تقریباً پانچ بجے پہنچ گئے سامان گھر کو بھیج کر سیدھے لنگر شریف پہنچے اور موٹر سائیکل طلب کیا اور اپنے خواب اور چھٹی کی بابت بتلایا موٹر سائیکل ان کے حوالے کر دیا گیا جو کہ چند منٹوں میں انہوں نے درست کر دیا گھر چلے گئے سبحان اللہ بجا اولیاء کی کرامات ہیں

۷۸۔ یہ بھی میرا ذاتی واقعہ ہے کہ حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ کی فوتیدگی کے بعد موضع ٹلی میں بندہ نے زمین خرید کر جس پر شفعہ ہو گیا اس وقت خان آ جڑی اسے کاشت کرتا تھا دوران شفعہ خان کا دادا مسمی ستار شفیقی مجھے آ کر ملا اور کہا کہ حضرت بابا بوندی صاحب آج رات خواب میں مجھے ملے ہیں اور مجھ سے پوچھا ہے کہ ہماری زمین میں فصل کیسا ہے تو میں عرض کیا یا حضرت کمزور آپ نے فرمایا کہ میرے مزارع خان کو کہہ دینا کہ محنت خوب کرے اگلا فصل بہت اچھا ہو گا تو اس نے خواب کے سننے کے بعد بندہ نے حالات سے واقفیت پائی کہ ایک تو آپ نے فرمایا کہ ہماری زمین میں کیا ہے اس لئے یہ زمین ہماری ہی رہیگی اور مقدمات خارج ہوں گے دوم فصل بھی انشاء اللہ اچھا ہو گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مدعیان کا شفعہ حالانکہ بایمان کے بیٹے تھے خارج ہوا اور بارش اچھی ہوئی اور فصل بھی خوب ہوا۔

۷۹۔ یہ بھی میرا چشم دید واقعہ ہے کہ کسی حافظ عبدالہادی سکنہ تمل شریف نے آپ کی خدمت میں آ کر بطور درویشانہ زندگی بسر کرنا شروع کر دی اور روزانہ ختم قرآن مجید کا جو کہ صبح شروع کر کے ظہر کو ختم کر کے حضرت صاحب بابا بوندی علیہ الرحمۃ کو بخشتا اور پنجگانہ نماز بطور امام پڑھاتا اس طرح کوئی پانچ چھ ماہ جب گذر گئے تو میں نے حافظ صاحب سے پوچھا کہ تمہارا کیا مطلب ہے کہ تو حافظ نے کہا کہ میں ایک نادار آدمی ہوں اور میری عورت ایک ستار نے اغوا کر رکھی ہے جو مجھ سے غالب ہے اور میرا کوئی چارہ نہیں چلتا اس لئے وہاں رہ نہ سکا اور حضور کے قدموں میں پڑا ہوں کہ آپ میرے حق میں کوئی دعا فرما دیں حسب دستور حضرت صاحب نے کچہری لگائی تو حافظ صاحب مذکور نے عرض پیش کی عرض کیا کہ حضور اس کا سوال منظور فرمائیں تو آپ نے فرمایا کہ کہ منظور ہے اور اسے اجازت ہے کہ گھر چلا جائے کام ہو جائے گا اجازت لے کر حافظ صاحب گھر پہنچے تو گھر کا دروازہ کھول کر بیٹھے ہی تھے کہ

تھوڑی دیر بعد وہ سنار اس عورت کو لئے ہوئے اس کے گھر آ کر اس کے پاس چھوڑ کر چلا گیا عورت اپنے گھر میں آ کر ایک چارپائی پر بیٹھ گئی تو حافظ صاحب نے بغور جب اس عورت کو دیکھا تو وہ عورت جو کہ نہایت حسین و جمیل تھی بدشکل ہو چکی تھی اور اس کے تمام جسم پر کوڑھ ہو چکا تھا اور گندہ گندہ پانی اس کے جسم سے بہہ رہا تھا وہ چپ کر کے بیٹھا رہا تھوڑی دیر کے بعد وہ بولی فی سبیل اللہ مجھے اپنے گناہ سے معافی ملے میں تمہارے قدموں پہ ہاتھ مارتی ہوں لیکن مجبور ہوں کیونکہ میں ایسی نجس ہو چکی ہوں کہ جس کو میری پیپ رس لگ جاتی ہے اسے بھی یہ مرض لگ جاتی ہے حافظ صاحب کا دل نرم ہو کر ڈھل آیا اور دوسرے یوم اسے ہمراہ لے کر دربار شریف میں حاضر ہو گیا اور حضرت صاحب کے پاس عرض گو ہوا کہ آپ اس کے لئے دعا فرمائیں لیکن آپ نے کوئی توجہ نہ دی آخر حافظ صاحب نے کہا حضور چاہے میرے پاس رہے یا نہ رہے مجھ سے اس کی حالت دیکھی نہیں جاتی تو ابر کرم نے فرمایا کہ دہی کا ایک پیالہ لاؤ حسب الارشاد لنگر سے ایک پیالہ دہی کا لے آیا تو حضور نے اس پر تھوک کر فرمایا کہ حافظ صاحب غسل خانہ میں جا کر اس دہی کو اپنے جسم پر ملو جہاں جہاں استعمال کرو گے اسے صحت ہو جائے گی حسب الحکم حافظ صاحب نے دہی کا پیالہ لے کر غسل خانہ میں جا کر تمام کپڑے اتار رکھ اپنے تمام جسم پر دہی مل دل اور خشک ہونے پر کپڑے پہن کر حاضر مجلس ہو گیا اور اپنی عورت سے پوچھا تمہاری کیا حالت ہے اس نے کہا مجھے کچھ آرام نہیں اور بلکہ بدستور آگ میں جل رہی ہوں پھر اس نے عرض کیا حضور اسے کوئی آرام نہیں تو آپ نے اس عورت کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے حافظ صاحب کا ہاتھ چاٹو اب حسب الارشاد اس عورت نے حافظ صاحب کا ہاتھ جو اپنی زبان سے چاٹا تو کرامت تھی کہ اس کے ہاتھ جلن اور سوزش ختم ہو گئی تو آپ نے فرمایا کہ جس جس جگہ سے دہی تم حافظ صاحب کے جسم سے چاٹو گی درست ہوتی جاؤ گی غرض سنیاری نے تو علیحدگی میں جا کر حافظ صاحب کا تمام جسم اپنی زبان سے چاٹا تو اپنا جسم صحت مند اور درست پایا کہ یہ بھاری سزا تھی کیا اب بھی کوئی تعویذ محبت کی ضرورت ہے تو عورت فوراً آپ کے قدموں میں گر کر کہنے لگی یا حضرت یہ حافظ صاحب اب صحیح میرا خاوند اور مجازی خدا ہے تا زیست اس کی غلامی کرونگی اور ویسے بھی مجھے اب حافظ صاحب سے صحیح محبت ہو گئی ہے تو حضرت صاحب نے ہر دو کے لئے دعا فرمائی اور کہا کہ اب گھر جاؤ اور کھاؤ کچھ عرصہ کے بعد جب میاں بیوی دربار شریف پر حاضر ہوئے تو اس عورت کی گود میں لڑکا کھیل رہا تھا

۸۰۔ مجھ سے ذکر کیا شبلی سنگھ لی نے کہ میں عالم خوابی میں اکثر حضرت بابا صاحب کی خدمت میں آ کر بیٹھا رہتا تھا کہ ایک دن تقریباً گیارہ بجے کا ٹائم تھا کہ دیکھتا ہوں کہ ایک شخص بغداد شریف کی

طرف منہ ہو کر پسینہ سے شرابور چلا چلا کر حضور کی خدمت میں کھڑا پڑھ رہا ہے
یا کریما کرم کرلو ہے نوں نرم رگ حضرت نوں وکھیلت کر مراد میری حاصل کر گھوڑے تے قدم دھر اور ایک لمبی رسی جو ایک طرف سے تو ایک پرنالہ سے بندھی ہوئی تھی اور دوسری طرف سے حضرت فقیر صاحب کی چارپائی کے پایہ سے بندھی ہوئی تھی اور ایک چھوٹا سا بچہ بھی بابا صاحب کی گود میں بیٹھا تھا حاضرین مجلس سے پوچھا کیا ماجرا ہے تو انہوں نے کہا کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ آج رات کا واقعہ ہے کہ یہ شخص جو موضع خوشاب کا ہے اس کی عورت جو اس چھوٹے بچے کی والدہ تھی اس نے کل عصر کے وقت سے اپنے خاوند کو کہنا شروع کر دیا ہے کہ حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں چلیں رات کو تو اس اس قدر تنگ کیا کہ سحور کے وقت یہ مجبور ہو کر اپنی گدھی پر پلان ڈال کر خوشاب سے بابا صاحب کی خدمت میں چل کھڑا ہوا چلتے چلتے یہ دونوں جب نالہ کار جین واہ جو کہ خوشاب کے راستہ میں آتا ہے پہنچے تو اس کی عورت نے اسے کہا کہ تم اپنے اس بچے کو جو کہ آپ کی گود میں بیٹھا ہے پکڑ لو مجھے پیشاب کی حاجت ہوئی ہے تم چلو میں آتی جب یہ تقریباً فرلانگ ڈیڑھ فرلانگ چل چکا تو پیچھے جو مڑ کر دیکھا تو عورت غائب دیکھ پھر پیچھے مڑ پڑا اور ان قدموں کے نشانات پر پہنچا جہاں سے اس کی عورت اس سے علیحدہ ہوئی تھی تو اس کے قدموں کے نشانات پر چل پڑا جب تھوڑی دیر آگے گیا تو وہاں سے ایک دوسرے مردانہ جوتی کا نشان بھی مل گیا جو اس کے ہمراہ ہو کر چلتا اسے معلوم ہوا کہ اپنے مال کا ہر کسی کو علم ہوتا ہے تو اس کی سمجھ میں آ گیا کہ میری عورت اغوا ہو گئی ہے اور اس نے اپنے آشنا سے یہ مقام متعین کیا تھا کہ تم وہاں پر جا کر بیٹھو میں فلاں وقت پہنچ جاؤں گی تو اس نے سمجھا کہ یہ میرے بس کی اب بات نہیں رہی کہ میں اسے تلاش کروں لہٰذا اپنے بچے کو گود میں لے کر تلی شریف کی جانب چل پڑا یہاں پہنچ کر اس نے بچے کو آپ کی گود میں دے دیا اور اپنی تمام رام کہانی آپ کی خدمت میں عرض گذاشت کی اور کہا کہ میں اب اپنی عورت آپ ہی سے لوں گا اور بچہ مجھ سے نہیں پلتا آپ ہی پالیں اس پر حضرت بابا صاحب مہربان ہو کر فرمانے لگے کہ اسے لاؤ تا کہ اس کے (ڈھنگا) پنجابی زبان میں پاؤں باندھنے والی رسی) لگا دیں تو یہ شخص ہمسایہ ماچھیوں کے گھر جا کر کڑ (رسی) لایا حضور نے لیکر ایک گرہ تو اس پرنالہ سے باندھ دی اور دوسری جانب سے اپنی چارپائی سے اور فرمایا کہ ڈھنگا تو اب پڑ گیا اب تم بغداد شریف کی طرف منہ کر کے زور زور سے یہ فریاد کرو یعنی یا کریما کرم کرلو ہے نوں نرم رگ حضرت نوں وکھیلت کر مراد میری حاصل کر گھوڑے تے قدم دھر اس وقت سے یہ پڑھ رہا ہے کوئی گھنٹہ دیر تو یہ حالت دیکھتا رہا کہ وہ چلا چلا کر پڑھ رہا تھا اور پسینہ سے شرابور تھا کہ آخر وہ تھک کر حضرت بابا صاحب کی خدمت میں التماس کرنے لگا

کہ یا حضرت اگر میری عورت واپس آ جائے یا نہ آئے مجھ سے دھوپ میں کھڑا نہیں ہوا جاتا تو حضرت بابا صاحب علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ جا کر گلی میں سے جھانکو کہ وہ آ رہی ہے یا کہ نہیں جب وہ گلی کی جانب گیا تو تھوڑی ہی دیر کے بعد ہم کیا دیکھتے ہیں کہ اس کی عورت اس کے ہمراہ داخل کچہری ہوئی اور حضرت بابا صاحب کے قدموں میں گر کر کہنے لگی کہ مجھے معافی ملے اور آئندہ توبۃ النصوح کہ میں ایسی حرکت کروں اب حاضرین نے اس عورت سے پوچھا کہ تم کیوں لوٹ آئی تو اس نے کہا کہ میں اپنے آشنا کے ہمراہ اسٹیشن راجہ کے قریب پہنچی تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ میرے پاؤں باندھ رکھے ہیں اور میں چلنے سے عاجز ہو رہی ہوں حتیٰ کہ آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا اور آگے کو کچھ نہ سوجھتا تھا لیکن جب مڑ کر گلی شریف کی طرف دیکھتی ہوں تو ذرہ ذرہ نظر آتا تھوڑی دیر تو میں نے ضد کی لیکن آخر مجبور ہو کر اپنے آشنا اس سے کہا یہ حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ کی کرامت ہو گئی ہے کہ آگے کو اندھی اور پیچھے کو سوجاکھی ہوں اور قدم آگے چلنے سے عاری اور پیچھے چلنے کو درست ہیں لہذا میں پیچھے گلی شریف کی طرف لوٹ پڑی کیونکہ یہی راستہ مجھے نظر آ رہا ہے اور یہ سفر چند منٹوں میں ختم ہو گیا اور میں یہاں پہنچ گئی ہوں تو آپ نے وہ بچہ اس کے حوالے فرما کر فرمایا کہ جاؤ اب خاوند کی فرمانبردار بنو اور اللہ اور اس کے رسول کی پیروی کرو اور حکم مانو (اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول)

۸۱۔ مجھ سے ذکر کیا کرم علی ساکن کروٹی حال ملازم ڈسٹرکٹ بورڈ سرگودھا نے کہا کہ جب میں حضرت بابا صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر مرید ہوا اور وظائف پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ رام رام رام وظیفہ کیا کرو چنانچہ میں نے رام رام کا لفظ پڑھنا شروع کر دیا جس گھر میری خواہش تھی اور وہ رشتہ دینے سے انکاری تھے وہ شادی پر رضامند ہو گئے اور مجھے رشتہ دے دیا جب دربار شریف میں آ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ رام اور رحیم دونوں ایک ہیں اس لئے اب رحیم رحیم کا وظیفہ کیا کرو چنانچہ اس دن سے میں اب رحیم رحیم کا وظیفہ کرتا ہوں

۸۲۔ مجھ سے ذکر کیا نور محمد قصاب سکنہ جوہر وہ نے کہا کہ میں بھی خادم حضرت صاحب سے تھا اور اکثر آپ کی مجلس میں جایا کرتا تھا کہ موضع نوشہرہ علاقہ سون سکیسر کا ایک شخص مسمی اللہ یار المعروف مکڑ سکنہ قوم قصاب بھی دربار شریف میں آنے جانے لگا اور اظہار کیا کہ میری محبت مسماۃ صلاح خاتون سکنہ اوچھالی سے ہے لیکن وہ میری پروا نہیں کرتی صرف قومی برادری ہے اور نزدیکی رشتہ بھی نہیں اور چونکہ مکڑ سکنہ بدصورت شخص تھا اور صلاح خاتون خوبصورت بایں وجہ لوگ اس کا مذاق اڑاتے کہ یہ عاشق صاحب پھر رہے ہیں اور وارہ مسجد میں تو اس کی خوب گت بنتی لیکن اس نے دربار شریف گلی میں آنے

جانے جاتا تھا باندھ لیا یوں اور ہفتہ عشرہ کے بعد وہ نوشہرہ سے تلی شریف ضرور آ جاتا اس طرح جب تقریباً اڑھائی سال گذر گئے اور وہ حضرت صاحب کے پاؤں دبا رہا تھا تو رحمت جوش میں آئی اور فرمایا کہ مکڑنہ تم کیا چاہتے ہو تو اس نے کہا کہ صلاح خاتون تو پھر آپ نے فرمایا کہ ضرور بر ضرور چلے جاؤ صحن میں کھڑی ہوگی تم اس سے کہنا کہ آؤ صلحو چلیے اور واپس گھر چلے آنا لیکن پیچھے مڑ کر نہ دیکھنا چنانچہ وہ حسب الارشاد او چھالی میں صلاح خاتون کے گھر پہنچا تو صلاح خاتون صحن میں کھڑی ہے مکڑنہ مذکور وہ نے اس کے پاس جا کر کہا کہ صلحو چلیے اور یہ الفاظ کہہ کر واپس گھر نوشہرہ کو لوٹ پڑا جب گھر پہنچا تو دیکھا کہ پیچھے صلاح خاتون کھڑی ہے اسی یوم اس کا عقد پڑھایا گیا اور گھر کی باعزت زندگی بسر کرنے لگے اور لڑکی کے والدین بھی کوئی ناراضگی نہ کی۔

۸۳۔ مجھ سے ذکر کیا غلام محمد ولد حافظ سرخرو حمیدہ سکنہ تلی نے کہ ایک دن کا واقعہ ہے اور میرا چشم دید ہے کہ میں آپ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ پنڈ دادنخان سے دو آدمی مرد و عورت حضرت بابا علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مرد نے کہا کہ میں بنوں میں رہتا ہوں اور وہاں سے میری لڑکی گم گئی ہے واللہ اعلم کسی کے ہمراہ چلی گئی ہے یا کسی نے اغوا کی ہے۔ بہت تلاش کی لیکن کوئی پتہ نہیں چلتا یہ کہ اس کی والدہ دین بخت اس کے غم میں گھل رہی ہے اور ہر وقت روتی دھوتی رہتی ہے آپ دعا فرمائیں کہ وہ ہمیں مل جائے آپ نے فرمایا کہ مل جائے گی لیکن جب عرصہ تقریباً ایک ماہ گذر گیا تو وہ دوبارہ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور التجا کی کہ حضور لڑکی تا حال نہیں ملی اب تو سامعین مجلس نے بھی عرض کی کہ حضور یہ تیسری بار آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہے ہیں لیکن ان کا کام تا حال نہیں ہوا سبحان اللہ ابر کرم جوش میں آ گیا اور سرہانہ جو کہ سر کی جانب پڑا تھا اٹھا کر پائنتی کی طرف رکھ دیا اور ارشاد فرمایا کہ گھر جاؤ آ گئی ہے وہ اجازت لے کر چلے گئے تیسرے یوم ہم کیا دیکھتے ہیں کہ وہ دونوں میاں بیوی بمعہ لڑکی کے حاضر خدمت ہوئے اور شیرینی بانٹنی شروع کر دی اور کہا کہ یہ لڑکی تھی تو ہم نے پوچھا کہ لڑکی تمہیں کیسے ملی تو انہوں نے کہا کہ جب ہم یہاں سے گھر پہنچے تو ہم سے پہلے ہی گھر میں موجود تھی یہ خود بتاتی ہے کہ پرسوں روٹی کا ٹائم تھا یعنی جس وقت آپ نے سرہانہ کو اٹھایا میں اس وقت قید خانہ میں جس میں اس پٹھان نے مجھے قید کر رکھا تھا جہاں کسی بھی آمد و رفت یا وسائل ملاقات نہ تھے آٹا گوندھ رہی تھی کہ ایک بزرگ دراز قد سفید ریش جن کی بائیں ٹانگ مجھے ذرا موٹی معلوم ہوئی جناب حضور کی زیارت سے معلوم ہوا کہ حضور بابا صاحب ہی تھے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ کھڑی ہو جب میں کھڑی ہو گئی تو میری آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا اور اس طرح میں نے قدم اٹھایا دوسرا اٹھایا ہی تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ

بیٹھ جاؤ تمہارا دماغ گھوم گیا ہے میں بیٹھ گئی اور تھوڑی دیر کے بعد جو اپنے آپ کو سنبھالا تو کیا دیکھتی ہوں کہ میں والدین کے دروازہ کے سامنے بیٹھی ہوں میں اندر داخل ہو گئی تو دیگر بہن بھائی تو موجود تھے لیکن والدین نہ تھے جب سب ملے تو پوچھا کہ والدین کدھر گئے ہوئے ہیں سب اہل محلہ اکٹھے ہو گئے اور جب میرے ہاتھوں پر آٹا لگا ہوا تھا تو انہوں نے پوچھا یہ کیوں لگا رکھا ہے میں نے کہا کہ میں خود حیران ہوں کہ میں کہاں تھی اور کس طرح یہاں پہنچی اور تمام اپنے گذشتہ حالات بتائے شام کو میرے والدین بھی وہاں پہنچ گئے اور آج ان کے ہمراہ یہاں بخدمت جناب حاضر ہو گئی ہوں۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں جو ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

۸۴۔ مجھ سے ذکر کیا نور محمد ولد قاسم سکنہ موہرہ ین ۱۳ـ۱۹۱۴ء کی جنگ میں میرا بھائی ملازم فوج تھا جس کی ہمیں بہت عرصہ کوئی خبر نہ ملی کہ وہ کہاں ہے یا کس حالت میں ہے اس لئے میرے والد قاسم صاحب کی خدمت میں دربار شریف پر حاضر ہوئے لیکن بابا صاحب تشریف لائے تو لوگوں نے میرے والد کو کہا کہ تم قاسم آگے سے ہٹ جاؤ ورنہ فقیر صاحب غصہ میں ہیں اور تمہیں ماریں گے میرے والد نے کہا کہ مارتے ہیں تو مارنے دو اتنے میں ایک اور شخص چوہنگاں پہاڑ سے لایا حضرت بابا صاحب کو نمک لگا کر میرے والد صاحب نے کھلانا شروع کر دیں تھوڑی سے کھا کر بقایا میرے والد کو دے دیں کہ جاؤ گھر ملے گا پتر گئے کا ٹکڑا کوئی ہفتہ گذرا تو میرا بھائی جس کی ہمیں کوئی خبر نہ تھی نام کتا کر گھر آ گیا میرے والد صاحب اسے ہمراہ لے کر آئے اور شرینی کا ایک مرغ لے کر حضرت بابا صاحب کے لنگر میں داخل کر دیا۔

۸۵۔ مجھ سے ذکر کیا شاہ محمد سلطان چوکھا سکنہ تلی نے کہ میرا والد سلطان کہتا ہے کہ ایک مرتبہ میرے تمام ڈنگر (چوپائے) جو کہ پہاڑ پر چرنے کے لئے میں نے چھوڑے ہوئے تھے گم ہو گئے تمام پہاڑ جنگل چھان مارا لیکن ان کا کوئی سراغ نہ ملا آخر حضرت قبلہ عالم حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ کے پاس حاضر ہوا آپ شہر کے باہر پہاڑی کے پاس بیٹھے تھے میں نے عرض کی کہ میرے تمام ڈنگر گم ہو گئے ہیں آپ کچھ بتلائیں تا کہ وہ کچھ مل جائیں لیکن آپ چپ کر کے اٹھ کھڑے ہوئے اور پہاڑ میں چل پڑے حتیٰ کہ ہم پہاڑی نالہ میں ایسی جگہ پہنچے جہاں گھر اکھنڈ وتھا اور آگے جانے کا راستہ بند تھا تو میرے دل میں خیال جو آیا اور کلہاڑی پاس تھی اور ادھر ادھر سے کیل کانٹے لے کر فقیر صاحب کو باڑ دینی شروع کر دی تو آپ نے کہا کہ بھائی سلطان باڑ کیوں دیتے ہو تو میں نے عرض کیا کہ میرے ڈنگروں کی بابت تو آپ بتلاتے نہیں اس لئے آپ کو باڑ دے کر چلا جاؤں گا تا کہ رات کو تم کو کوئی شیر چیتا آ کر نہ

کھا جائے تو حضرت فقیر صاحب ہنس پڑے اور فرمایا کہ باز مت دو کل روٹی کے وقت تم غوث نگر المعروف ٹھٹھہ ملک شیر محمد میں چلے جانا وہاں سے تمہارے چوپائے تمہیں مل جائیں گے جب یہ راضی نامہ ہو گیا تو فقیر صاحب اور میں واپس لوٹ آیا اور روٹی کھا کر چارپائی پر لیٹ گیا لیکن فکر کی وجہ سے نیند نہ آئی تھی اور دل میں بھی یہ خیال تھا کہ حضرت بابا صاحب نے تو کل روٹی کے وقت وہاں جانے کو کہا ہے لیکن یہ بھی خیال آتا کہ اگر صبح سویرے نہ پہنچوں گا تو شہر کے چوپائے بھی چرنے کو نکل جائیں گے اس لئے سویرے میرا پہنچنا ضروری ہے آخر چادر اور کلہاڑی شانوں پر رکھ کر ٹھٹھہ کو روانہ ہوا حتی کہ صبح صادق کے وقت میں ٹھٹھہ میں اپنے دوست گلو ماچھی کے گھر پہنچ گیا اور اسے تمام حالات سے آگاہی کی تو اس نے کہا کہ شام تک تو میں نے اس حلیہ کے ڈنگر تو یہاں کہیں دیکھے نہیں لیکن صبح جو ہوتی ہے تو تسلی کر لیتے ہیں اب روشنی جو ہوئی تو اٹھ کھڑے ہوئے اور تمام ٹھٹھہ گھوم ڈالا ہر کسی سے پتہ کیا لیکن کوئی خبر تک کسی نے نہ دی بندہ چپ کر رہا قہر درویش بر جان درویش لیکن دل میں فقیر صاحب پر غصہ کہ چودہ پندرہ کوس کا سفر فقیر نے کیوں کرایا تھکا ماندہ تو تھا ہی گلو کے گھر ذرا بیٹھ گیا اور نیند آ گئی ادھر روٹی کا وقت ہوا تو انہوں نے مجھے بیدار کیا اور روٹی کھانے کو کہا میں روٹی کھا رہا تھا اور ایک لقمہ ہی کھایا ہوگا کہ مکان کے پیچھے سے ایک گائے کے بولنے کی آواز آئی جو کہ میری گائے کی آواز کے مشابہ تھی تو میں نے گلو کو کہا کہ مکان کے پیچھے ایک گائے بولی ہے جو کہ مجھے اپنی گائے معلوم ہوتی ہے اس نے اٹھ کر جو پیچھے دیکھا تو آواز دی کہ یہ ایک گائے نہیں بلکہ آٹھ ڈنگر ہیں ان کا حلیہ بھی تمہارے ڈنگروں سے ملتا ہے جو کہ تم کہہ رہے تھے تو روٹی چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا دیکھا تو وہ میرے ہی آٹھ ڈنگر تھے بندہ اپنے دل میں نادم ہوا کہ میں قبلہ حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ پر دوش دے رہا تھا حالانکہ یہ میرا ہی قصور تھا کہ آپ نے تو روٹی کا وقت دیا ہوا تھا اور پھر پھرا کر اسی وقت انہوں نے یہاں آنا تھا جو کہ اسی وقت ہی وہاں آ کے خوشی خوشی ان کو ہانک کر گھر لایا۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔

۸۶۔ مجھ سے ذکر کیا ملک سردار علی ولد سرخرو نمبردار سکنہ ملی نے کہ تھوڑے عرصہ کی بات ہے کہ میں شہر میں نہ تھا آیا تمام گھروں سے بستر سکول میں برائے مہمان لائے گئے جس میں میرے گھر سے بھی بستر آئے اور میری ہمشیرہ بھاگاں کے گھر سے بھی اور مغالطہ میں میری ہمشیرہ کی تلائی ہمارے گھر آ گئی میری ہمشیرہ جو مرید بابا صاحب کی تھی اسے حضرت بابا صاحب خواب میں ملے حالانکہ بابا صاحب کو گیارہ بارہ سال فوت ہوئے ہو گئے تھے اور فرمایا کہ تم پریشان کیوں ہو تمہاری تلائی تو تمہارے بھائی سردار علی کے گھر ہے چونکہ اس کا عقیدہ تھا صبح ہمارے گھر آئی اور خواب کی اطلاع دی جب ہمارے

بستروں کی تلاشی لی گئی تو اس کی تلائی وہاں پڑی تھی جسے لے کر وہ گھر چلی گئی۔

۸۷۔ مجھ سے ذکر کیا اللہ داد ننھا بھمین کہ ایک دفعہ ہماری کھکھوریاں تھیں وہ ہم حضرت صاحب کے لئے لیکر تلی شریف کو روانہ ہوئے میرے ساتھ میرا لڑکا تھا ایک درخت کے نیچے جو آرام کو لیٹے تو اس نے ایک کھکھوری کو توڑ کر کھالی جب ہم نے بتایا کہ خربوزے حضرت کو پیش کیے تو آپ نے فرمایا کہ اچھی ریڈی بچے کے کام اور ماڑی ریڈی ہمارے نام ہم سب سخت شرمندہ ہوئے۔

۸۸۔ مجھ سے ذکر کیا غلام محمد حمید ساکن تلی نے کہ ایک دن بوقت سحر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے نظر کرم مجھ پر فرمائی اور دعاؤں سے سرفراز فرما کر کہنے لگے کہ اللہ کریم کا یہ فضل ہے کہ ایک رائی دانہ بھی اللہ کریم نے مجھ سے چھپا نہیں رکھا۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔

۸۹۔ مجھ سے ذکر کیا استاد جعفر نے ایک دن ایک شخص نے دس روپے آپ کو نذرانہ کیے تو آپ نے فرمایا کہ دو روپے اور دو اس نے پیش کیے تو پھر آپ نے فرمایا کہ دو روپے اور دے پھر اس نے پیش کیے اس پر حضرت صاحب جلال میں آ کر فرمانے لگے کہ پورے پندرہ کرو تو پندرھواں روپیہ اس نے پیش کیا اور نادم ہو کر کہنے لگا حضور میں نے منت واقعی پندرہ روپے کی مانی تھی لیکن خیال کیا کہ پھر پورے کرونگا تو آپ نے فرمایا اب جتنی ضرورت ہے اٹھا لو لیکن میں منت نہیں چھوڑوں گا۔

۹۰۔ میرا چشم دید واقعہ ہے کہ کسی فلک شیر بلوچ سکنہ چک ۹۱ شمالی جو کہ آپ کا درویش تھا یہ حضرت صاحب کی خدمت میں بین بجاتا تھا اس میں الاپتا تھا دے جا میرا دے دی یاد وطناں تے ٹر جاواں خوشیاں نال پاواں۔

اسی اثنا میں حضرت صاحب دنیا سے پردہ فرما گئے اور ادھر اس کا بھائی فوت ہو گیا چونکہ اس کی کوئی اولاد نرینہ نہ تھی دو مربعہ زمین اس کے نام منتقل ہو گئی اور وہاں رہ کر وہ درویشانہ زندگی بسر کر رہا ہے۔

۹۱۔ مجھ سے ذکر کیا سردار سر خرو علی ولد سر خرو نمبردار تلی نے ایک دفعہ خشک سالی میں ہم اہلیان شہر آپ کی خدمت میں اکٹھے ہو کر آئے اور دعائے باراں طلب کی تو آپ نے فرمایا کہ جاؤ خوشاب میں گورداندتہ کھتری کو کہو کہ وہ دعا مانگے تب بارش ہوگی دوسرے لوگ گورداندتہ کے پاس گئے تو اس نے کہا کہ بھولے لوگ میں گنہگار دکاندار پاپی ہوں یہ بزرگوں کا کام ہے فقیر صاحب نے تمہیں الجھن میں ڈال دیا لوگ پھر حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا باراں طلب کی تو آپ نے کہا کہ جب تک گورداندتہ خوشابی دعا نہ مانگے گا بارش نہ ہوگی بس کیا تھا دوسرے یوم لوگ خوشاب میں اس کے

پاس گئے لاٹھیاں ان کے ہاتھ میں تھیں اور کہا کہ تم دعا مانگو ورنہ لڑائی ہو جائیگی اتنے میں ایک زمیندار نے قسم کھائی کہ اگر تم دعا نہ مانگو گے تو میں لاٹھی سے تمہیں ختم کر دوں گا اب گوردا ندتہ کے پاس کوئی چارہ نہ تھا اس کے پاس ترازو پڑی تھی اسے اس نے درمیان سے پکڑ کر کہا کہ اے ترازو اگر میں اپنی دھرے تو تولا ہے اور خیانت نہ کی ہے تو مانگ دعا اللہ کریم بارش دے دعا منگوا کر لوگ گھر کو لوٹ پڑے اور ہم لوگ لوٹے ہی تھے کہ سرد ہوائیں بارش کی چلنے لگیں اور بادل اللہ آئے حتی کہ گھر کو کوئی آدمی سیدھا نہ آیا بلکہ کھیتوں میں پہنچ کر انہیں پانی سے سیراب کیا تو اس سے آپ نے سبق دیا کہ ٹھیک تولنا ہی اللہ کو منظور ہے

۹۲۔ مجھ سے ذکر کیا شیر محمد ولد محمد پناہ کہ گرمیوں کا موسم تھا اور حسب معمول میں نے ہل جوتے تھے حضرت بابا صاحب گھر میں کھیت کے کنارے بیٹھ گئے میں اپنے کام میں مشغول رہا روٹی آ گئی میں روٹی لے کر حضرت صاحب کی خدمت میں گیا کہ آپ بھی کھائیں اور پانی بھی لے گیا کہ پئیں تو آپ نے فرمایا کہ اب عنقریب بارش ہوگی اور میں اسی نالہ سے پانی پیوں گا ناڑی سے میرے لئے چوری آرہی ہے وہ میں نے کھانی ہے چونکہ بندہ کو حضور کے کشف و کمالات کا علم تھا فوراً اور بیل دوبارہ جوت دیئے تا کہ جو جگہ ٹوٹی پڑی تھی اسے باندھ دوں کہ بارش آ جائیگی اتنے میں ایک عورت آ گئی اس کے پاس چوری تھی وہ حضرت صاحب کو کھلانے لگی ادھر بادل اللہ آئے اور دیکھتے ہی دیکھتے بارش شروع ہو گئی اور حضرت صاحب جس درخت کے نیچے بیٹھے تھے وہیں سے پانی گذرنے لگا اور دونوں ہاتھوں سے پانی نوش فرمایا یہ تمام واقعات میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے رہا تھا ادھر میرے کھیت میں اتنا ہی پانی آ گیا کہ میرا کھیت سیراب ہو گیا۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

۹۳۔ مجھ سے ذکر کیا فتح محمد چھینہ سکنہ ناڑی نے کہ ایکدفعہ خشک سالی کی حالت میں ہم نے دعا باراں کے لئے آپ سے عرض کی آپ نے دعا فرمائی تو میں نے عرض کی کہ کس وقت ہوگی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اندر کے باہر بابجہ حسین بخش جو کہ میرے محرم راز تھے راستہ میں مجھے کہا کہ تم باپ بیٹوں نے جو بات کہی ہے اس کی مجھے سمجھ نہیں آئی میں نے عرض کی کہ بارش کا وقت میں نے پوچھا تھا آپ نے فرمایا کہ دن اندر باہر کہ سورج طلوع یا غروب کے وقت چنانچہ جب ہم گھر پہنچے اور سورج غروب ہونے کا وقت ہوا تو بارش چھم چھم برسنے لگی۔

۹۴۔ مجھ سے ذکر کیا ابراہیم ولد مظفر سکنہ تلی نے کہ ایکدفعہ میں اپنے مال کو چرا رہا تھا کہ اپنی بھینس کو موڑنے کے لئے ایک پتھر اسے دے مارا جو کہ اس کے سر میں ایسا لگا کہ لڑکھڑا کر زمین پر گر گئی سخت نادم ہوا کہ گھر کا زیاں اور جگ کی شہرت اپنے لڑکے کو اس کے پاس چھوڑ کر گھر آیا کہ اس کی مرہم پٹی اور

دانہ ونڈہ کا انتظام کر کے لاؤں گھر آیا دانہ ونڈہ لیکر واپس کھیت میں گیا تو بھینس کو مرہم پٹی کی لیکن جب ونڈہ اس کے آگے رکھا تو اس نے بے ہوشی کی وجہ سے نہ کھایا آخر آدمیوں کو بلا کر چارپائی پر اسے ڈال کر گھر لائے شام کو میری عورت نے کہا کہ یہ روٹی میں نے حضرت بابا صاحب کے لئے پکائی ہے تم اسے جا کر انہیں کھلاؤ اور ساتھ ہی بھینس کے لئے کوئی شے دم کرا کر کے آنا جب میں آپ کی خدمت میں گیا تو آپ نے آگ بگولہ ہو کر مجھے سخت گالیاں دیں اور کہا کہ اتنا سخت پتھر بھینس کو مارنا اور پھر میرے پاس آنا کہ بندہ شرمندہ ہو کر گھر لوٹا اور اپنی عورت کو جملہ حالات سے آگاہ کیا رات کو بھینس کو کلے سے باندھ کر گھر جا کر لیٹ رہے گھنٹہ گھنٹہ بعد آ کر بھینس کی حالت کو دیکھتا بھینس سے ڈھائے ہوئے ساری رات پڑی رہی سحر کے وقت جو میں بھینس کے پاس آیا تو دیکھتا ہوں کہ حضرت فقیر صاحب میری بھینس کے ساتھ پیٹھ لگا کر بیٹھے ہیں اور بھینس اگالی کر رہی ہے جو کہ صبح کو صحیح سالم صحت مند ہو گئی۔

۹۵۔ مجھ سے ذکر کیا غلام جیلانی ولد فلک شیر سکنہ تلی نے کہ جب میرا والد بیمار ہوا تھا اور فوت ہو گیا تو میں ایک ڈولی میں دودھ لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ آپ نوش فرمائیں لیکن آپ نے نوش نہ فرمایا تھوڑی دیر کے بعد فرمانے لگے

نیلی گھوڑی والیا تال تیرے جیب   موت دا دارو کچھ رہی نہ کوئی ملیا طبیب

اور چارپائی پر دراز ہوتے ہوتے گئے پھر کہا کہ کفن ماپو پورا ہے کہ نہیں پھر مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جلد گھر پہنچو تمہاری برادری طعنہ دے گی کہ تم فقیر صاحب کے پاس بیٹھے رہے کہ کسمپرسی کی حالت میں تمہارا والد فوت ہو گیا میں فوراً گھر پہنچا دیکھا کہ والد صاحب نزع کی حالت میں تھے اور تھوڑے وقت میں رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۹۶۔ میرا چشم دید واقعہ ہے کہ ماہ فروری ۱۹۳۴ میں میرا بھائی صاحبزادہ ریاض الدین نے ملک خضر حیات ٹوانہ سے بھوسہ برائے لنگر مانگا اور دس بارہ اونٹ لے کر کالرہ گیا اور وہاں سے بھوسہ باندھ کر شتربانوں کے حوالے کیا اور خود گھوڑی پر سوار ہو کر عصر کے وقت گھر پہنچا اور آتے ہی حضرت بابا صاحب کی قدم بوسی کی تو آپ نے فرمایا کہ دیکھو اب میں بوڑھا ہو چکا ہوں اب تم مجھے نہ تکلیف دیتے اور دھوکہ نہ دیتے تو اس نے کہا کہ میں آپ کا تابعدار ہوں میری کیا مجال کہ آپ کو دھوکہ دوں اسے کیا معلوم کہ میری زندگی کا پیالہ لبریز ہو چکا ہے اور کوئی گھنٹہ دو زندگانی بقایا ہے مل کے وہ اپنے گھر آیا والدہ صاحبہ کو ملا اور میں باہر تھا مجھے بھی بلا کر ملا چونکہ دوران گفتگو اس نے مجھ سے کہا کہ سفر کی وجہ سے میرے سر میں سخت درد ہے چونکہ مجھے اسی وقت سخت مصروفیت تھی اور باہر لکڑیاں کٹوا رہا تھا اسے کہا کہ تمہیں

معلوم ہے کہ الماری میں ڈسپرین پڑی ہے تھوڑی سی کھالو میرا وہاں سے جانا تھا کہ وہ الماری کی طرف لوٹا اور وہاں سے بجائے اسپرین کے اپھروچین غلطی سے کھالی اور تھوڑے وقت میں دم توڑ گیا اور حضرت صاحب کا فرمان صحیح بنا کہ بیٹا میں بوڑھا ہوں مجھے دھوکہ نہ دینا۔

۹۷۔ مجھ سے ذکر کیا اپنی والدہ ماجدہ نے کہ مائی اللہ جوائی صاحبہ نے کہا کہ میرے چھوٹے لڑکے شہاب الدین کا واقعہ اس طرح ہے کہ جو کہ تمہارا تیسرا بھائی تھا کہ وہ کوئی آٹھ نو سال کا تھا کہ کھیلتا ہوا یہ آپ کے سامنے سے گذرا حضرت بابا بوندی صاحب چارپائی پر بیٹھے ہوئے اسے بغور ملاحظہ فرماتے رہے حتیٰ کہ وہ چلتا آپ کی پشت کی سمت کو آ گیا تو حضرت نے اپنے جسم کو موڑ کر نگاہ اسی طرف رکھی اتنے میں ایک عورت سائلہ جو کہ آپ کی خدمت میں بیٹھی تھی اس نے عرض کی کہ اولاد کتنی پیاری ہوتی ہے کہ آپ اپنے دو بچے کو دیکھ رہے ہیں اور کسی کی طرف متوجہ نہیں اور کتنی تکلیف سے مڑ کر دیکھ رہے ہیں تو حضور نے تاسف سے سانس بھر کر فرمایا کہ گونج ڈار سے بچھڑ رہی ہے اور میں مالک کا کام دیکھ رہا ہوں اتنے میں شہاب الدین دوسری حویلی میں داخل ہو گیا اور اندر ایک بچھڑی بندھی بیٹھی تھی وہ جا کر اس پر سوار ہو بیٹھا بچھڑی کو دوڑی اور وہ دھڑام سے نیچے گر گیا اس کا گرنا کیا ہوا کہ اس کی گردن ٹوٹ گئی بہت علاج معالجہ ہوا لیکن تیسرے روز فوت ہو گیا۔ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کار ولی کار خدا است۔

۹۸۔ مجھ سے ذکر کیا نور محمد ولد قاسم سکنہ موہرہ نے کہ ڈیرہ بلہ داخلی تلی میں ایک شخص مسمی احمد اللہ رہتا تھا جو کہ فقیر ہو گیا لوگ پیسے اور پیسے وغیرہ دے کر اس کے باہر آنے جانے لگے ایک دن قدرتی میں حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ احمد اللہ فقیر بھی آپ کی خدمت میں آ گیا اور اپنے آپ کو ایک بڑا بزرگ ظاہر کرنے کا رویہ اختیار کیا تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ تمہارا خمیر تو فرانس کا ہے اور باتیں یہاں بناتے ہو تھوڑے عرصہ بعد وہ فوج میں ملازم ہو گیا اور دوران جنگ وہ فرانس میں جا کر مارا گیا اور وہیں دفن کیا گیا۔

۹۹۔ مجھ سے ذکر کیا میاں خدا بخش سکنہ مرولیا نوالہ خلیفہ حضرت صاحب نے کہ ایک دن میں حضرت صاحب کی کچہری میں موجود تھا اور کئی آدمیوں کے لئے آپ نے دعائے اولاد فرمائی تو میرے دل میں خواہش ہوئی کہ اگر اللہ کریم مجھے اب صاحب تصوف لڑکا عطا فرمائے تو کیا خوب ہو تو اتنے میں حضرت صاحب بول پڑے اور فرمایا کہ میاں بوٹا دیسی جھوٹا تو میں نے عرض کیا کہ تو مولود کا میاں بوٹا نام رکھوں تو آپ نے فرمایا کہ ہاں قدرت خدا کریم نے مہربانی اولیاء سے مجھے لڑکا عنایت فرمایا جس کا نام محمد بوٹا رکھا اور سال کے بعد آپ کی خدمت میں لایا آپ نے اسے گود میں بٹھا کر فرمایا کہ میاں بوٹا

دیکھتا چنانچہ اللہ کا اس پر اتنا کرم ہے کہ جس کی جانب توجہ کرتا ہے ذکر اذکار کا سبق دیتا ہے اور اس کے وجود پر طاری ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے صحیح ذکر میں مشغول ہو جاتا ہے۔

۱۰۰۔ میرے بچپن کا چشم دید واقعہ ہے کہ خلیفہ اعظم میاں خدا بخش کا اپنے بھائیوں سمیت مخالف پارٹی سے مقابلہ ہو گیا اور میاں صاحب بھی گولیوں سے زخمی ہو گئے لیکن ان کا بھائی اسی جگہ مارا گیا اس پر انہوں نے اپنے خلیفہ کو حضرت صاحب کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے فرمایا کہ۔

کاش نیک صلائیں لگدے کیوں اجڑیندے گھرتوں
بال موتا برہوں ولا لادتا نے جان جگر توں
عقل فکر توں دوڑاں پیاں جد لوئی پئی صبرتوں
جان گئی نال گھولے جائی اسانوں بخشیا دلبرتوں

یہ پیغام لیکر آپ کا خادم جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے سچ اور سچی شہادت دی لیکن اتنا اثر ہوا کہ موجود آدمی صحیح مجرم تھے ان سب کو سزائے موت دے دی گئی

۱۰۱۔ یہ بھی میرا ذاتی واقعہ ہے کہ جج کی کچہری جب ختم ہو گئی تو میں بابا صاحب کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ ایک شخص نے حضرت صاحب کو آکر سلام کیا اس کے ناخن بہت بڑھے ہوئے تھے جو کہ حضرت صاحب کے ہاتھوں کو لگے اور حضور درد کی وجہ سے کانپ گئے مجھے سخت غصہ آیا ایک اس کی کم عقلی کا اور دوسرا چونکہ وہ سود خوار تھا اور خلاف شریعت اس کے کام تھے تو میں نے اسے خواب ڈانٹا تو تھوڑی دیر تو آپ چپ رہے لیکن بعدہ آپ نے فرمایا کہ غلطی مجھ سے ہوئی ہے کہ اگر یہ تکلیف میں برداشت کر لیتا تو تم تو اس میں نہ گرم ہوتے نہ لڑتے

سبحان اللہ اولیاء اللہ کیسے رحیم و کریم ہوتے ہیں
کہ دشمن کی جانب بھی باد نسیم ہوتے ہیں

۱۰۲۔ میرا بھی یہ چشم دید واقعہ ہے کہ آپ کا خلیفہ جب حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اسے بیماری نے تنگ کیا ہوا تھا کوئی دمہ کوئی دق کوئی کسی اور نام سے مرض لاعلاج کہتا تھا حضور نے کوزہ منگوائی اور اس میں اپنا لب مبارک ڈال کر اسے کھانے کو کہا جو کہ تھوڑے عرصہ میں صحت یاب ہو گیا اور لنگر شریف کی خدمت میں مشغول ہو گیا اور تھوڑے عرصہ بعد ذکر خفی و جلی میں مشغول دیکھا جب اسے اجازت ملی تو آپ نے فرمایا کہ جاؤ اب یہ ادب تمہارے خاندان میں لگی رہے گی جو کہ ان کی فوتیدگی کے بعد ان کا فرزند سائیں منور اظہر حسن الشمس ہے۔

www.sooperislami.com TM

۱۰۳۔ یہ بھی میرا چشم دید واقعہ ہے کہ مولوی محمد شفیع صاحب خطیب سرگودھا ایک شریعتی فیصلہ کے لئے تھی تشریف لے گئے اور حضرت بابا صاحب کی خدمت میں جا کر بیٹھ گئے تو مولوی صاحب کی طبیعت چائے کو ہوئی اتنے میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ لنگر سے چائے لاؤ اور مولوی صاحب کو پلاؤ اور فرمایا کہ فیصلہ کرنا مولوی صاحب نے فرمایا سبحان اللہ حضور کو کیسا کشف ہے کہ میرے دل کی باتیں آپ نے ظاہر فرمادیں۔

۱۰۴۔ حضرت صاحب اکثر فرماتے تھے کہ فقیر وہ جس کی قبر جاگے جنیدیاں ہاتھی لکھ وٹے مویاں وٹے کروڑ جیا میں نے حضرت قبلہ عالم محمد عظیم خلوی کی مراد سے فیض حاصل کیا ہے ویسے لوگ میری قبر سے فیضیاب ہوتے رہیں گے جس کی اب زندہ مثال یہ کہ اب بھی جو حضرت صاحب کی قبر شریف پر مراقب ہوتا ہے فیض بے پایاں سے شاداب ہوتا ہے

اگر گیتی سراسر باد گیرد
چراغ مقبولاں ہرگز نہ میرد

ان حضرات کے اسمائے گرامی جنہیں خرقہ خلافت عطا ہوا

۱۔ میاں محمد بخش رانجھہ سکنہ مرولیانوالہ کو خرقہ خلافت عطا فرما کر سکول نقشبندی کے نور خانے والے بھیجا اور وہاں سے سلوک وغیرہ طے کای جن کے بابا بھینڈی میاں شیر محمد وغیرہ آگے خلیفہ موجود ہیں۔

۲۔ سائیں عبدالوہاب کانواں کو طریقہ قادری میں سرفراز فرما کر سکول قادریہ کی اجازت دی

۳۔ حافظ میاں محمد سکنہ مردوال کو فیض قادریہ اویسیہ سے سرفراز کیا۔

۴۔ حافظ عالم شیر سکنہ ڈھوکری

۵۔ محمد اعوان سکنہ نور پور سیٹھی

۶۔ فلک شیر بلوچ

۷۔ میاں مظفر کنڈان

۸۔ میاں چنوں سکنہ سرگودھا

۹۔ فقیر غلام حسن سکنہ کھوڑہ

۱۰۔ استاد صوفی سکنہ خوشاب کو فیض قلوبی سے سرفراز فرمایا۔

حب فقیراں حب اللہ ہے خاصاں نے فرمایا

راہ حقیقت بن مرشد دے کسے نہ اج تک پایا

www.sooperaly.com

بول حضوروے تے شہ پارے

۱	لا الٰہ کماویں اتے خالی مول نہ جاویں	الا اللہ کماوی تے رنگ مولا وارتا وی
۲	پانی بھرے پانی ہاریئے نے جان جان ایہالو	وت انہیر اپے ویس وت بھرن ویسی آ کو
۳	پانی بھرن چوہڑیلیاں رنگو رنگ گھڑے	بھریا اس دا جانیے جس دا توڑ چڑھے
۴	میں میری توں دور کرنہ سکی بہہ کے کٹ	بھرے خزانے نوروے اندر بہ کے لٹ
۵	رنگن چڑھی رسولدی مولے لایالاگ	کپڑے رتے اٹھاندے جتھے جہاندے بھاگ
۶	حسن گلی دا ہکو بازار	ہکو سودا ہکو وپار
۷	سیدی کھوے دی آ	چتاں وے تیرا چانناں ہر گل روے دی آ
۸	بس خطائے نگر شیطان کیتا میتوں بہت حیرانی	ایہ دور چھڑ کر چندے چھڑی ڈر خطرہ قبر اندھاری دا
۹	کیتی ہوگئے اس پہاڑی دے ہٹ	پورا کہیں نہ تولیا جیں تولیا سو گھٹ
۱۰	مرو نجیسی خاک رلسی جگ وچ رہسن گلاں	اگو پرائے پتر ملسن بھن سیسں گلھاں
۱۱	نیلی گھوڑی والیا تاں تیرے حبیب	موت دا دارو کجھ رہی نہ کوئی ملیا طبیب
۱۲	نظر جہناندی کیمیا سونا کردے وٹ	مولے سندیاں ذاتیں کیا سید کیا جٹ
۱۳	کجھ کھاجے کجھ بچے کجھ یاد کریئے رحمان توں	سر پوچھوں ترت وجناں کے حیلے چڑھی اسمان توں
۱۴	توں سن فقیرا تیرا کالا کوٹ اے	ہک ماہیے ڈاڈھا دوجا ظالم لوک اے
۱۵	اچا بول نہ بولیے ور ریئے نام خدا	عزرائیل لے ڈنڈا موت دا ہر دے سر کھڑا
۱۶	پیر پیغمبر اولیاء	سب دے موت کھپا
۱۷	چوڑھیاں دا کھڈیا گئے کتے کھا	نہ فاتحہ نہ ارواح
۱۸	ماں جے آکھدی پتا بھیڑو جے آکھدی دیر	جھولی وچوں کھن کڈھ جدا کیتا ڈاڈھا عزرائیل
۱۹	پیلو چڑھیا چنڈ تے ہوکھلا حیران	نہ اوہ مست شراب دا نہ اوہ تیل دکان
۲۰	بہہ بہہ گئی چبوترے لا لا گئی دیوان	پیلو بیٹھا ٹھکریے تیرا کتوال گیا جہان
۲۱	کن جہاندے بیلے بیجو وانگ ٹکمیں	پیلو آپ کھاون منگ کے تیتوں کے اوہ دین

فقیرا اوہ جیہدی قبر جاگے

میلی تیری ٹوپڑی توں بہہ کنارے دھو
فقیرا ہور وی نیواں ہو فقیرا ہور دی نیواں ہو
جاگ گئی دودھ جمیاں میں کیتا رب سچ
جتھے اساتوں عشق پہنچیا ایمان نوں خبر نہ ہوئی
عاشق ہو پاک محمد ﷺ رب دا خاص پیارا
وحدت والے بجھڑے بے وصدقیاں دور ہے
دل گن انکھیں توٹیاں

سچ کوڑا کوڑ مٹھا
جے نہ ڈسیں تاں ویسن بھر
تاں تاں تین بجا

سنگتیاں دے سادھ دی بے ملے تیتوں خوشبو
مرشد بھی نور دی میرے اندر ورت گئی
ایمان سلامت ہر کوئی آکھے عشق سلامت کوئی
عاشق عاشق ہر کوئی کہاوے عاشق بنے جگ سارا
فقیرا فقیری نورائے
فقیرا اللہ دیا بوٹیاں
رہو فقیرا رہو
رن پرینجدی کھوہڑے رب دا تا سہو
پیر پیسہ رن گڑ جدے آکھی اودے نر
جاجاں جی کرنگ وچ
فقیرا فقیری دورائے اچی لی بھورائے

بے چڑھ جاویں تاں ہوویں رس پریم دی ڈھیہ پویں تاں چکنا چورے
فقیرا سکھ تھیں چال رکھے صحبت پانی نال

باہر نکلے تاں سکے پال   جتھ کا رول   چیت یاروں جیوم عاقل   سوم کافر
صدق ثبوت   تاں منزل آسان   ہردے وچ ہر ساتھراں ہر آون جاون دا کیتا بہانہ
ہر پاون توں پیاز ورلگاویں ہر جاویں تاہر توں پاویں
توں بھی نردا کیں بھلیا   جدھر پیو تے دادا چلیا
بھجاں دھرکاں بھراں گلاوے   جو کجھ لکھیا سو کجھ آوے
واردو ہوے دروگرین دھوے کٹ   آن نشانہ نہ بنے تاں کوئی کون چنائی سٹ
کرے تاں بھی ڈرے   نہ کرے تاں بھی ڈرے
جتھاں تراں ہووے   انگانہ لائے
کون کہے تے آوندا قسمت لے آندی توڑ   دانہ پانی ولیا قادر دے ہتھ ڈور
پیسہ بہہ جوڑیں آ   تے آشنا زی چھوڑیں ہا
جیہڑا ویس روک اسدی تانی دیکھاں ٹھوک   جیہڑا ویکی دانے اسدی تانی اللہ جانے
ٹکڑیاں بچیاں دیاں نہ مرن ماواں   ہتھ وچ ٹکڑے کھس کھدے کاواں
اوتھے گھاٹ گھڑیندے ہو   اوتھے گھاٹ گھڑیندے ہور چوندے سادھ تے ٹھنڈے چور

لیکھیا بے پرواہی دا

اللہ سائیں کیتے ڈولی ڈولی دے تے نہ گئے چیتیں رکھیاویں دے ہر حیلے شکرانے کیتے

جنگیاں دے لڑکیاں جھولی پھل ہے مانڑیاں دے لڑکیاں اگلے بھی ڈل گئے

پہاڑ تاہیں بھارے بے جنڑ کے نہیں آندے

فقیر مولف کی مدح سرائی

رات دن فریاد ہے میری آ رسول خدا دے
اجڑی جھوک توں آخر وساؤ اے مقبول الہ دے

الف اللہ دی ذات الٰہی واہ واہ ذات سبحانی تخلی راز کرے چمکارا قدرت خاص ربانی
ظاہر باطن ازل ابد وچ ناظر سرحقانی چودھاری وچ جلوہ تیرا مالک کل شاہ دے

رات دن فریاد ہے میری آ رسول خدا دے
اجڑی جھوک توں آخر وساؤ اے مقبول الہ دے

محبوبی سر سہرا پاکے نور محمد ﷺ آیا گھر عبداللہ کرے روشنائیاں مائی آمنہ واجایا
چودہاراں توں کرے انعاماں کرے کرم سوایا رہبر پاک مربی سوہنڑاں اپنا جمال لقادے

رات دن فریاد ہے میری آ رسول خدا دے
جڑی جھوک توں آخر وساؤ اے مقبول الہ دے

ذات حبیب کیتا چمکارا ڈھے آن پروانے صدیق عمر حق آکھلای بیٹھے بن ستانے
عثمان غنیؓ پس خوردہ کھاون محسن حق پرانے علیؓ بہادر ولی کمال منصب لائق دے

رات دن فریاد ہے میری آ رسول خدا دے
جڑی جھوک توں آخر وساؤ اے مقبول الہ دے

کل انبیاء اولیاء فخر تماماں ذات حضوری پاروں ہے انساناں ملے انعاماں احمد نوری پاڑوں
امی نبی رحیم کریمی کرم کھلا سرکاروں کلمہ رکن بن اسلامی ظاہر کمن بجادے

رات دن فریاد ہے میری آ رسول خدا دے
جڑی جھوک توں آخر وساؤ اے مقبول الہ دے

معین الدین ہے سائل تساڈا بخشو من رحیمی دامن اپنے تلے لکاؤ وکھاؤ شان کریمی
ہر امتی دی کرو خوشحالی تخی نبی قدیمی ہر برائیوں ہوون برادشمن مار بھگادے

رات دن فریاد ہے میری آ رسول خدا دے
جڑی جھوک توں آخر وساؤ اے مقبول الہ دے

فجری اٹھ کراں فریاداں اے رسول خدا دے
اعظم تیرا سبحانہ اللہ ھو اللہ ھوترانہ
فجری اٹھ کراں فریاداں اے رسول خدا دے
گھر عبداللہ چانن لگا عاصیاں منصب پائے
فجری اٹھ کراں فریاداں
لکھ لکھ نعمت ہور نیامت لے کر پاک حبیب آیا
ہر سائل دی کرے تسلہ پاک لطیف آیا
فجری اٹھ کراں فریاداں
وڈی واراگن تے اوہی دید ملے سرکاراں
ہر امتی تے نظر کرم دی محبوب ربی دے پاروں
لکھ صلواۃ سلام تساہیں سائی آمنہ دا جایا
دیہی نعمت بخشش کرکے غفران منایا
فجری اٹھ کراں فریاداں اے رسول خدا دے

کروشفاعت عاصیاں کارن اے مقبول خدا دے
تیرا ترانہ کرے مستانہ مالک یگانہ بھاوے
کروشفاعت عاصیاں کارن اے مقبول خدا دے
ہر عاصی دی کرنی شفاعت وقت روز جزا دے

سرورعالم عاصیاں کارن بن طبیب آیا
خالی در تے موڑیا ناہی ویکھو شان سخاوے

آن جمال نہال وکھایو خیر ملے درباراں
فجری اٹھ کراں فریاداں
جی آیا جی آیا سوہناں نبیاں وچ سوایا
معین الدین دراگی جمالوں نوری آن لقاوے
کروشفاعت عاصیاں کارن اے مقبول خدا دے

الٰہی تو آساں کئی مشکلات
یاجناب غوث الاعظم میں تیری مشتاق ہاں
میں کنگالی ہو سوالی در تیرے آکھلی
آویں پیارے ایہہ کی لارے میں پئی کرلاندی
ہاں کولی اڈ کے جھولی منگتی ہوں سرکاری دی
مدتاں ہویاں میں پکاراں الغیاث الغیاث
معین الدین ہے سگ تمہارا میراں میراں کہوندا

بحق محمد علیہ الصلواۃ
رب دے پیارے مکھ وکھادے بن تیرے غمناک ہاں
رحم کمائیں خیر کمائیں سینہ ہجروں چاک ہاں
آ طبیبا توں جپا در تیرے تے خاشاک ہاں
دی بخششان بخشو تیرے در دی چاک ہاں
ہو بٹریں ہیرا وصل نہ لاویں میں بڑی روز مشتاق ہاں
کر نہ کرم واشہ کرم کیوں پڑھدا ہجرا سباق ہاں

فقیر مولف کی حضرت اقدس علیہ الرحمۃ کی مدحت میں

ہاوے ہوندی دے نورظہوروں چانن تھیا انہارے دا
اللہ احمدیاں حمد ثنائیں لکھ درود محمد تائیں
ہاوے ہوندی دے نورظہوروں چانن تھیا انہارے دا
صدق صدیق دا ہے مشہور عدلوں عمر تھیا منظور

ہر سائل دی آس پجوندا بخت کھلا جگ سارے دا
اہل بیت تے شام صباحیں تحفہ صلواۃ چوہدہارے دا

عثمان حیا تھیں ہو مخمور علی بہادر تلوارے دا

www.scanvalley.com™

باوے بوہڑی دے نور ظہوروں چانن تھیا انہارے دا

امام حسن تے رحمت دوام حسین شہید خیرالانام — عباس حمزہ تے فضل تمام ازواج حضرت دے نظارے دا

عبدالقادر غوث صمدانی محبوب سبحانی قطب ربانی — شاہ جیلانی پیر حقانی جوں قطبی شان ستارے دا

باوے بوہڑی دے نور ظہوروں چانن تھیا انہارے دا

اویس قرنی راز نہانی عبدالخالق پیر حقانی — خواجہ محکم الدین سیرانی حافظ محمد عظیم دا فیض ہلارے دا

باوے بوہڑی دے نور ظہوروں چانن تھیا انہارے دا

بنی پیر دیاں بلیاں لاٹاں رحمت حق آئی وچ ٹھاٹھاں — مٹ گئیاں سب تیر دیاں باٹاں ایہہ فیض تے خاص پیارے دا

باوے بوہڑی دے نور ظہوروں چانن تھیا انہارے دا

تلی دے وچ خاص نشانی چشمہ کھلیا فیض رسانی — اس دربار کرم ربانی ہویا فضل ستارے دا

باوے بوہڑی دے نور ظہوروں چانن تھیا انہارے دا

جو کوئی اس دے در تے آندا خالی سوال نہ ہرگز جاندا — منگی مراداں دل دیاں پاندا صدقہ نبی سوہارے دا

باوے بوہڑی دے نور ظہوروں چانن تھیا انہارے دا

میں بھی سائل ہاں تساڈا اچھ تھ کے ہاں عرض سناندا — دکھ قد میں ہویا درماندا ورکریں نیارے دا

باوے بوہڑی دے نور ظہوروں چانن تھیا انہارے دا

معین الدین کے عرض گزاری سنیو شاہا میری زاری — فیض قلوبی کریو جاری پردہ حجاب اتاری دا

باوے بوہڑی دے نور ظہوروں چانن تھیا انہارے دا

جو کوئی در بوہڑی تے آن سوال الاندا اے
صدقہ پاک نبی سرور دا دلی مراداں پاندا اے

واہ واہ ذات ایہہ سبحانی کریم رحیم غفار رحمانی — حی قیوم دائم حقانی رازق مالک کہاندا اے
جو کوئی در بوہڑی تے

نور خدا محبوب خدا نال اعلیٰ اشراف انبیاء — پاک محمد صلی علی صل علی خدا فرماندا اے
سردار انبیاء سردار عاشقین صاحب کرم رحمۃ للعالمین — شافع محشر شفیع المذنبین ہر عاصی تے کرم کماندا اے
جو کوئی در بوہڑی تے

محرم راز صدیق کہاوے حضرت عمر خاص پیارے — عثمان غنی مثل چمن تارے علی شیر کہاندا اے
جو کوئی در بوہڑی تے

صدقہ پنج تن پاک تے بارہ فضلوں آ گھن میریاں ساراں — معین الدین پیا کرے پکاراں بن سائل عرض سناندا اے
جو کوئی در بوہڑی تے

www.Soonvalley.com

میں خادم بوندی پیر دیاں
تکی مست بدر منیر دیاں

ایہہ خاص توحید بتاندا اے لولاک دا سبق پڑھاندا اے
قالوا بلی جتلاندا اے ایہہ تاراں کنز سویر دیاں
میں خادم بوندی

جدوں نور محمد اظہار کیتا خالق دربار سنگھار کیتا
پنجتن آ سرشار کیتا کربل وچ کھیڈاں شبیر دیاں
میں خادم بوندی

ایہہ لاڈ لاڈ کریندا اے خالی بھانڈے پیا بھریندا اے
ڈبے بیڑے پار تریندا اے رمزاں جانڑیں خاص تقدیر دیاں
میں خادم بوندی

تکی تھل دا بکھ دربار سیو بکھ سودا بکھو وپار سیو
اوتھے عشق دا رہندا اظہار سیو حرماں منڈیاں سب دلگیر دیاں
میں خادم بوندی

واہ کھلا ہٹ صرافی دا کر سودا توبہ معافی دا
چھوڑ رشتہ شیطان پاپی دا بجھ رمزاں پڑیاں اکسیر دیاں
میں خادم بوندی

بن سائل معین الدین کرلاندا اے بھا عصیاں تھیں ڈر ماندا اے
تیرے نال کرم کر جاندا اے کر کرم میں بھڑدی تاثیر دیاں

میں خادم بوندی پیر دیاں
تکی مست بدر منیر دیاں

رباعیات معین الدین درشان بوندی علیہ الرحمۃ

جواہر دا مُل جوہری جانن جنہاں کد پچھیدی
نظر عقیدت پیش ہاں کردا لوڑیں رحمت ایدی

الف آواز آئی وجود اپنی تھیں کر ہوش بے جے کہہ جاوے
بوہا پیر دا جا کے مل بہیے تاں خیر جناب تھیں سپے جاوے
داغ ہجر فراق دا دھوئے متاں پانی وصال دا دیہہ جاوے
معین غلام ہے بوندی پیر سوہنے دا شالا پردہ حجاب دا لہہ جاوے

ب بریلوی دی اگ تے ساڑ دتا جنہوں ساڑ نے سوئی جاندائی
کلمہ انا الحق والا متہ کہہ بہندے رمز یار والی جو جاندائی
جے کر صبر کریں تاں کجھ اجر ملے راز فاش کریں رہو علمان وائی
معین بوندی پیر دے کرم جہاں جانے رستہ دس دیند جورحمان والی

ت تاج سرشان دا فقیر جھلے تجی لال بوہڑی اے کمال دسدا
اکھاں میٹ کے کھول ویہ قلب والی بوہا یار والا باجمال دسدا
رمز عین تے شین دی سمجھ ذرا ایہہ وچ رحمان جلال دسدا
معین سب لاج میری بندی پیر بوہڑی کرم نیکو فال دسدا

ث ثابت صدق یقین سنیں اس یار دے نوں پکائیے
اسم اعظم ایہا اسم یار والا اس اسم دا ورد کمائیے
فانی ہوکر اسم محبوب دے وچ ورثن یاروالا ذرا پائیے
معین موتو قبل ان تموتوا بوہڑی پیر کہے موئے تے نوں ذرا جوائیے

ج جلوہ ماہی دل ساتوں شکل موسیٰ کوہ طور اے
وچ عشق جانی سب خیال بھلے ماہی نال بھی نور نور ہوئی
جد ماہی دی دید نے جگ کیتی شیشی نفس والی چور چور ہوئی
معین الدین بوہڑی پیر دے فیض جہاں جانے جیندے نام پچھے میں مشہور ہوئی

ح حال میرا اللہ پاک جانے باجھوں پیر دے ہور غمخوار ناہیں
وچ اوجھڑاں راہ بھلساں نوں بتاں ہادی دے ہور دلدار ناہیں
لج پالاں دا کم لاج پالنا ایں تساں جھیا جے ہور کوئی دلدار ناہیں
معین بوہڑی پیر نوں لج غریب سندی لئی اپ باجھوں کسے سار ناہیں

خ خوف تے حیا سب بھل گئے ہکو خیال ماہی والا منوں پے گیا
شیشہ عقل شعور دا چور ہویا چھرا عشق والا سینے وج گیا
سدھ رہی نہ نام ناموس والی برقعہ صبر والا ہاتھوں لہہ گیا
معین بوہڑی پیر دے عشق چا بھانجڑ بالے کول نام بوہڑی ہکو رہ گیا

د درد ماہی بے تاب کیتی ہجر یار دے چھریاں چلائیاں نے
طعنے یار دے سب جہان دیوے جد دلوں ونگاں ایہہ چاپائیاں نی
بیڑی عشق والی جو چڑھ جاوے تانگاں حرص دیاں اس بھلائیاں نیں
معین بوہڑی پیر داجلوہ چودہار دے جس دے فیض برساتاں آلائیاں نیں

ذ ذرا تاں ہوش توں کر عاقل آخر اس جہاں تھیں چلنا ئیں
توشہ قبر دا کھٹیا بجڑا لے توں بستر خاک والا آخر ملنا ئیں
جے کر خرچی پلے ہوی آبیڑی پار ملاح تد گھلنا ئیں
معین بوہڑی پری کہیا کلمہ سنت لیو ڈیوا وچ قبر تد بلنا ئیں

www.soonvalley.com

ر رب رسول نوں پچی سوہاں ہر دم بنا رب دے ہور کوئی چاہ نہیں
سب وہم خیال مٹا مٹھی زباں ہادی کامل ہور جگ نہیں
منزل ہجر فراق دی پئے گئیں پاس بات یار دے ہونگا نہیں
معین ہوندی پری دی کوئی سداوئی آن ساہنوں ملے نہ ملے دا بھا نہیں

ز زر دی طلب نہ سول ذرا رتی عشق میں طلبگار ہوئی
اچی کوک ماراں ماہی ماہی والی بناں یار دے میں بیمار ہوئی
جھب مل ماہی کیوں تدھ ڈھل لائی پائی وچ جگ دے میں خوار ہوئی
معین ہوندی پیر توں پئی وڈکاری آن جھٹ پہنچ سنی میں لاچار ہوئی

س سداماراں مست الست تائیں آن نظر کرم دی بھال گئی
تیرا باغ شالا آباد رہے پودے پھلے ڈھنی نونہال گئی
تیرن رنگن جوش ہمیش رہے بھٹی گرم رہے رنگ نال گئی
معین ہوندی پیر دا رنگ عجیب وسدا نال رنگ دے کروے لال گئی

ش شان مکان بلند اعلیٰ میرے پیر تے فضل کمال ہویا
خواجہ اویس تے کرم جہان جانے جیہڑے کرم تھیں جہان نہال ہویا
بدلے دعا جناب رب امت بخشی جد کرم تھیں ذوالجلال ہویا
معین ہوندی پیر دے فیض جہاں جانے جیں تے نظر کیتی بحال ہویا

ص صاف حباب شفاف تھیندا کرم پیر والا جداں سر ہوجاوے
میل سول نہ رہندی وچ شیشے داواغ ہجر والا بھی ہوجاوے
فانی ہوکے ذات ہے بکے ہوندی کدیں ہس جاوے کدی روجاوے
معین ہوندی پیر تاں اللہ دے رنگ وچ رنگدیندا سائیں ور اطہر تے جو جاوے

ض ضرب جلال اس کلمے والی جس تھیں قلب سلیم نور نور ہووے
بناں کلمے نہ ہونے توں پاڑیں ملے بنا ہادی دے نہ منظور ہووے
بناں یار دے محرم نہ راز سینے بناں موسیٰ نہ جلوہ کوہ طور ہووے
معین ہوندی پیر دے کرم احسان باجھوں چور چور ہووے

ط طلب کمال فی الکمال لکھا میتوں باطنی حج کرا گئی
کل دے ماہی الا اللہ دی وچ اندر میرے اے چلا گئی
ظاہر باطن توں مرد اللہ دا میرے من دا ڈیوا جگا گئی
معین ہوندی پیر دے در دا سیوا گار ہویا میرے من دی آس پچا گئی

www.soonvalley.com TM

ظ ظاہر باطن میتھوں توہیں دسیں ہور طلب خیال مٹا بیٹھی
دانا کھا بیٹھی میں بھل کے نالے اصلی چال بھلا بیٹھی
کیوں ماہی آوے وس نصیب ہووے جنجل ہجر فراق دا پا بیٹھی
معین بوندی پیر شالا مہربان ہوی دربار دے میں سیو لا بیٹھی

ع عشق جھنانمدے خیال پیا ہور غیر خیال ونجا بیٹھے
رنگ مولا دے رنگن والے بوہے یار دے دھونیاں لا بیٹھے
کالی بھن ست سیاہی چلیٹ دی طوق ماہی والا گل پا بیٹھے
معین بوندی پیر دی رنگ رنگیو نے توں سودا سروار میں بھی لا بیٹھی

غ غیر خیال ونجا کے تے یک الف توں ذرا پکا لئے
دوئی دور کر کے تصور رکھ نقش ویہ ماہی والا ذرا لا لئے
ہوناں ہونا ہو ہو کے نفس اپنے توں سمجھا لئے
معین بوندی پیر دے قدماں دی خاک ہوکے درشن یار والا ذرا پا لئے

ف فقروا شان بلند کیتا مولے پاک نے دوجہان اندر
فقر پاک دیاں عظمتاں بھاریاں نیں ویکھے پھول کتاب قرآن اندر
الفقر فخری نبی پاک کہیا عظم آپ کہیا فقر دی شان اندر
معین لا شنا بوندی دے صفت ہوسکے نہ بیان اندر

ق قطب گواہ ہے پیر میرا جیہدا تکی دے وچ مکان میاں
نائب خاص رسول مقبول ولی جیہدا تکے دے وچ دھیان میاں
ظاہر باطن کامل اکمل بوندی پیر ہے فیض رسان میاں
معین بوندی پیر دا اسم لیہدا ایہہ مشکل ہوون گل آسان میاں

ک کرم کیتا مولے پاک اساتھے بوندی پیر چا مشہور کیتا
غرق التوحید کر کے ذات اپنی وچ نام بوندی چا مشہور کیتا
سلسلہ اویسیہ قادریہ جاری رہے خلق ساری توں چا نور نور کیتا
معین بوندی پیر دی لڑی وچ منسلک کر کے کمہاراں توں جا مغفور کیتا

ل لو لگیاں دیاں لج پال کٹی لجپال لج پال سی آ
ہجر فراق مصیبتاں دے نال کھو نگاہ دے نال سی آ
دکھ درد ہوون سکھ چین ملسن نظر کرم والی جداں دکھ بھال سی آ
معین بوندی پیر شالا کرم نواز ہوی ڈیوے نال ڈیوا تیرا بال سی آ

م مل بیٹھی بوہا یار والا یوہے یار دے کھلوتاں بھاریاں نی
دربار ماہی دے فیض ہزار کھلن ایتھوں لکھاں توں ملیاں سرداریاں نی
پکن رنگ ماہی دے وچ آپ گیاں کھتاں کیتیاں ہن تیاریاں نی
معین بوندی پیر در میں مل بیٹھی کدیں آس غریباں دیاں ورایاں نی

ن نی مقام ہے عاشق دا اتھے جھنڈے عشق دے پئے جھلدے نی
کئی آکے ڈیرے پٹ گئے کئی وچ نی پئے رلدے نی
اتھے ہٹ بازار صراف لگے اتھے سودے سراں دے پئے تلدے نی
معین بوندی پیر داشان بلند ہویا اتھے لکھاں فیض پئے کھلدے نی

و واہ وقت عجیب لطیف آیا جدوں سامنے حضور سن ہو بہندے
کدیں ہس کے دل نوں موہ لیندے نال قول دے غم نوں دھوندے
مجلس دانشاں مریضاں دا طلب گار تھتھے کئی سو بہندے
معین بوندی پیروقت حیاتی دے نوں کر یاد ہن روہندے

ہ ہدایت بخشی خواجہ اویس صاحب عبدالخالق دا نام عیاں ہویا
عبدالخالق دی لڑیوں محکم الدین صاحب پیر میرا نی عالیشان ہویا
میرا نی پیر دے فیض دی دھم کھلی حافظ محمد عظیم داخل مکان ہویا
معین نئی حافظ دے کرم کمال نے مست بوندی جو فیض رسان ہویا

لا لا بیٹھی سیوا عاشقاں نوں لبھاں پیراں دا نام چنگارنی آں
گل پایا دعوی غلامی والا بچناں پیراں توں پئی ونگارنی آں
مج پالو تسیں نام اپنے دے تساڈے نام دا ورد پئی دھارنی آں
معین بوندی پیر تسیں کلمہ ہدایت منگاں نال فضل بیڑی میری تارنی آں

ء اتھے اوتھے دوہیں جہانیں میں مدد منگاں جناب کولوں
نال فصل بہار وچ باغ رہیے روشن چہرہ رہے گل گلاب کولوں
رہے نال سلامتی ایمان کامل کر نفی توں غم رہے جناب کولوں
معین بوندی پیر توں مج غریب سندی چھوڑ لیں روز حشر دے عذاب کولوں

ی یاری لائی نال عاشقاں دے شالا عاشقاں وچ شمار ہوواں
دین دنیا دا غم نہ مول ویکھاں روشن عشق چراغ بازار ہوواں
میری آس ایہدا باغ پھلے چمن ویکھ کے پراسرار ہوواں
معین بوندی پیر یقین آخر میں ایہہ منگاں وقت نزع دے کلمہ گفتار ہوواں

www.soonvalley.com™

نذرانہ عقیدت از حاجی خورشید احمد ساکن تلی

بابا بوندی کی سرکار کیا سرکار ہے
ہے زمین پر جس کا چرچا پر گفتار ہے
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را پیشوا
ہے بندی بوند کرم کی مخزن انوار ہے
کس طرح خلد کو جائیں چھوڑ کر تلی شریف
جنت سے بڑھ کر کہیں ہم کو تیرا دربار ہے
چارہ گر مریض محبت کو کہیں ملتا نہیں
کیا کرے دینار شربت تشنہ دیدار ملتا نہیں
کرم کی اک بار ہو مسکین خورشید پر نگاہ
کیا بات بگڑی بنانا آپ کو دشوار ہے

www.soonvalley.com

طریقہ ذکر از مشائخ قادریہ اویسیہ بوندیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

افضل الذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
افضل الاسم اللہ
افضل التسبیح سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر
افضل السلام الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ
افضل الصلوۃ اللھم صل وسلم وبارک وکرم علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ بعدد کل ذرہ دائما ابدا
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم من قال بعد الصلواۃ اللھم انزلہ المقعد المقرب عندک یوم القیامۃ وجبت لہ شفاعتی

لطائف اہل تصوف اور اہل سلوک اہل طریقت وحقیقت ومعرفت پر ولی غوث قطب ابدال واوتاد اخیار کے ذکر کرنے کے مقامات
قلب + روح + سر + خفی + اخفیٰ + نفس قلب بائیں پستان کے نیچے۔ روح دائیں پستان کے

نیچے+سر بائیں پستان کے اوپر+خفی دائیں پستان کے اوپر+اخفا صدر سینہ+نفس پیشانی کے نیچے حصہ میں

قالب تمام ۹-۳-۲

سب سے اول تیل راسخ ذات کی مشق ہوتی ہے　　　　　اللہ ھو+لب بند ہو

بلند کر کے سانس اوپر کو لیتے وقت اللہ دل میں ہو نیچے سانس لیتے وقت ہو کی ضرب قلب پر

متعدد بار لگاؤ۔ اگر سانس بند کر کے اسم ذات اور نفی اثبات کی مشق کرو تو جلدی فائدہ ہوگا

اور اس طرح بھی اسم ذات پڑھو اللہ اللہ

اسم ذات اور نفی اثبات کے بعد مندرجہ ذیل دعا پڑھنا نہایت ضروری ہے

یا الٰہی مقصود میرا توں ہیں اور رضا تیری محبت اتے معرفت اپنی دے میتوں اے میرے اللہ یا الٰہی مقصود میرا

تو ہی ہے اور رضا تیری محبت اور معرفت اپنی دے مجھے اے میرے معبود

شرائط

ہوش دردم	نظر برقدم
خلوت در انجمن	وقوف عددی

پرہیز برائے حصول مراتب

(۱) گمراہ منافق کافر سے نفرت ہو

(۲) بے ادب گستاخ سے بچو

(۳) اکل حلال سب سے اولی مقصود ہے

(۴) دنیاوی باتیں زیادہ نہ کرو۔ گانے بجانے سے پرہیز

(۵) ۲۴ گھنٹے میں کچھ دینی تبلیغ کرو ۲۰ منٹ یا ۳۰ منٹ کم از کم

(۶) اذکار خمسہ کی پابندی نہایت ضروری امر ہے

ختم مبارک برائے ایصال ثواب

اول اعوذ باللہ پھر بسم اللہ پھر کلمہ طیبہ پھر درود شریف کم از کم پانچ بار زیادہ کی کوئی حد نہیں پھر استغفار پھر حسبنا اللہ ونعم الوکیل پھر لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین پھر لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کم از کم پچیس بار زیادہ کی کوئی حد نہیں پھر قل ھو اللہ احد پھر الم نشرح لک اخ پھر آیۃ الکرسی اور فاتحہ کم از کم تین بار زیادہ کی کوئی حد نہیں

www.soonvalley.com™

حضرت بابا بوندی علیہ الرحمۃ کے شہ پارے

کون کسے تے آوندا قسمت لے آندی توڑ
دانہ پانی رلیا قادر دے ہتھ ڈور

ہک چپ تے سو سکھ
چپ کنوں دو لعل وئیو سے۔ جھڑ کنوں دو ہیرے

کن جہاندے بلبلے بھو وانگ تکین پیلو آپ کھاون منگ کے تیتوں کے اوہ دین

لو بالوں کھیندیاں عمر دہار گئی
بھٹو ہاں تھالی وچ پیالوں کھیندا ئی

اسلام علیکم و علیکم السلام کا ٹھے دا گھوڑا
پتھر دا لگام
جوں جوں جھکیئے تاں دیوے میدان

سادے سلوے کڑیئے ایڈا مان نہ کیتا کریا اس تیرا بھو چھن پاڑیا
اندر بہہ کے سیتا کر

جھوڑے کھاندے اک کڑتک
کوٹھے توں چڑھ مارن دھرک

بخت۔ ہکن نہ دیندے بھیڑا ٹھن نہ دیندے
ہک چھتے پیر رکھیا
خدا دی خدائی نظر آ گئی اے

مینہ آیا مرتاں
تے پھیر ہینڈ کالا کے ملتا
کرنی پروان
کے ہندو کے مسلمان

لوہے دیاں ہوون تھیڑیاں تے تڑدیاں مرشد دا گھن و نجن تے وت بھی آ کھیے جے کجھ نہ ترلے

جے ایہا تاں بولتاں رہیا سکوت
جے تھیا تھیور تاں پیا قتور

میں نہ بھلی تو ڑوں بھلدی آئی
پہلے بھلی چند مہتانی جھوری موت
قبول کرائی

نہ کوئی آوے نہ کوئی جاوے کیس ہتھ لکھ منجانے
ہک نگاہ مرشد دی ہووے کلیاں پھل تھیو انگھ

وڈیاں اڈے کہیں نہ تھڈے
وڈیاں دے تھڈے کہیں نہ لڈے

جی اوے جلا عی دیا جی
سنگیاں چتر ڈھی پئی وی

دل تیرے نال روح نگی ہتھ
صدقے میں اتو جھوا کھنگے بیری ہتھ

گزو ندو کھے کرے نہ لیکھے

لا الہ کماویں اتے خالی ہول نہ جاویں با
لا الہ کماوی تے رنگ موے رتا وی

پانی بھرے پانی ہار یئے تے جان جان ایہا لو
وت اندھیرا بے وسی وت بھرن نہ دیسیا کوئی

پانی بھرن چو ہڑ ٹلیاں رنگو رنگ گھڑے
بھریا اسدا جانیے جس دا تو ڑ چڑھے

میں میری نوں دور کر گئی بہہ کے کٹ
بھرے خزانے نور دے اندر بہہ کے لٹ

رنگن چڑھی رسوا۔ بہو لے لایا لاگ
کپڑے دے تے اٹھاندے متھے جہاندے بھاگ

تل تمل دا ہکو بازار
ہکو سودا ہکو وپار
نیت وا المراد
صدق ثبوت تاں منزل آسان

www.soonvalley.com

www.soonvalley.com™

صاحبزادہ ریاض الدین صاحب

ریاست جموں کی ایک رئیسہ صاحبہ سے محمد ریاض کے ساتھ ایک یادگار تصویر

صاحبزادہ ریاض الدین صاحب، صاحبزادہ محسن الدین صاحب

صاحبزادہ اللہ جوایا صاحب

www.soonvalley.com™
صاحبزادہ شاہ سلطان صاحب
سجادہ نشین خانقاہ
رابطہ نمبر: 0454-722999